

UNIVERSAL
LIBRARY

OU-232906

UNIVERSAL
LIBRARY

صَوْنِ الْفُلِ

یعنی سراپا مبارک با شامال قدس رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Kies

شمس العلماء ریحان ہادیہ دروایہ غریبہ خجک و لا تخلص

١٣٢٧

اسکی رجسٹری ہو چکی ہے اور مصنف کے تمام حقوق محفوظ ہیں

عَلَّمَ الْكَلِمَاتِ الْكُبْرَى

تقریر تحت کف و مضامین نور الیضیاء صانفت مجاہد عالمیہ

خُلِقْتُ مُبْدَأً مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ مِمَّا تَشَاءُ

دور عثمانی کے برکات کا یہ بہترین یادگار ہے کہ شمس العلماء خان ہادر نواب عربیہ خجک ہادر
المخلص ولانے سرایے اقدس حضرت سرور عالم رسول اکرم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو اس خوبصورتی کے ساتھ تصنیف فرمایا جس کو دیکھ کر ہر ایک
صاحب ایمان کے دل سے فرما زوئے عہد کے حق میں دعائے خیر نکلتی ہے
جس کے عہد مہینت کی یہ خصوصیت اور برکت ہے کہ اہل کمال ایسے مبارک
کاموں کی جانب متوجہ ہیں۔ لائق مصنف کی زبان کی سلاست اور طاوت بند
کی چستی مضامین کی بلندی میں یہ مجموعہ نعت سرایہ ممتاز ہے۔ اسکا عالمانہ انداز
ہر ایک بند میں شاعری کے ساتھ محبت کا پہلو لئے ہوئے اور عاشقانہ رنگ میں
یہ کام قابل مصنف ہی کا حصہ ہے۔ میری دعا ہے کہ مصنف کی یہ محنت مقبول
بارگاہِ صمدی۔ وسیلہ نجات اور ذریعہ برکات ہو۔ آمین۔ اِنَّ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

دار ذر تجلیش شروع طورے

تصویر محمدی سراپا نورے

تصویری است یا کہ نقش خورے

تایخ نکوشن یہ طبع ضیاست

تقرط تارخی رنجیه ملک ملا غریب قلم جبار مولوی سید غلام جبار صاحب قتل رکن مجلس عالیہ عدالت

مولا عبدی

التفتش من قلم
الاعمال علی الکمال
ما حسن الثناء
وین الکشفان حسن الثناء



تاریخ الفاتحہ التفتش
ما حسن الثناء
وین الکشفان حسن الثناء
ما حسن الثناء
وین الکشفان حسن الثناء
ما حسن الثناء
وین الکشفان حسن الثناء

نشان سلسلہ	البواب	نشان صفحہ
۱	و بیاجہ	۶
	باب اول متعلق بہ تعیناتِ سرایے مبارک	
۲	چھترہ مبارک	۹
۳	جسم مبارک	۱۱
۴	پوست مبارک	۱۳
۵	زنگ مبارک	۱۴
۶	قامت مبارک	۱۵
۷	ملبوس مبارک	۱۷
۸	سایہ مبارک	۲۰
۹	خوس مبارک (پسینہ)	۲۱
	باب دوم متعلق بہ تخصیصاتِ سرایے مبارک	
۱۰	سر مبارک	۲۳
۱۱	وماغ مبارک	۲۶

۲۸	گیسوت مبارک	۱۲
۳۰	فرق سر مبارک	۱۳
۳۲	جبین مبارک	۱۴
۳۴	کاکل مبارک	۱۵
۳۶	ابرو سے مبارک	۱۶
۴۰	چشم مبارک	۱۷
۴۳	مروک مبارک	۱۸
۴۵	ترکان مبارک	۱۹
۴۷	لگاؤ مبارک	۲۰
۵۰	عارض مبارک	۲۱
۵۲	بینی مبارک	۲۲
۵۴	گوش مبارک	۲۳
۵۷	زلف مبارک	۲۴
۶۰	دہان مبارک	۲۵
۶۳	لب مبارک	۲۶

۶۵	زبانِ مبارک	۲۷
۶۹	آوازِ مبارک	۲۸
۷۳	وہدائِ مبارک	۲۹
۷۴	زخندانِ مبارک	۳۰
۷۶	ریشِ مبارک	۳۱
۷۸	بروتِ مبارک	۳۲
۸۰	غیبِ مبارک	۳۳
۸۱	گرونِ مبارک	۳۴
۸۶	دوشِ مبارک	۳۵
۸۸	بغلِ مبارک	۳۶
۸۹	مہرِ نبوت	۳۷
۹۱	دستِ مبارک	۳۸
۹۴	بازوے مبارک	۳۹
۹۵	آرنجِ مبارک (دکھنی)	۴۰
۹۶	ساعدِ مبارک (دکھانی)	۴۱

۹۷	پنچہ دست مبارک	۴۲
۹۸	کف دست مبارک	۴۳
۹۹	انگشتان دست مبارک	۴۴
۱۰۰	ناخن دست مبارک	۴۵
۱۰۲	پشت مبارک	۴۶
۱۰۳	سینہ مبارک	۴۷
۱۰۴	قلب مبارک	۴۸
۱۰۶	شکم مبارک	۴۹
۱۰۷	کمر مبارک	۵۰
۱۰۸	پاسے مبارک	۵۱
۱۱۰	ران مبارک	۵۲
۱۱۱	زانوے مبارک	۵۳
۱۱۲	ساق مبارک	۵۴
۱۱۳	کعب مبارک	۵۵
۱۱۴	قدم مبارک	۵۶

۱۱۲	پنج پائے مبارک و پاشنہ مبارک	۵۷
۱۱۱	کف پائے مبارک	۵۸
۱۱۳	ناخن پائے مبارک	۵۹
۱۱۰	نعلین مبارک	۶۰
۱۱۰	رفقاہ مبارک	۶۱
۱۱۳	خاتمہ سراپا	۶۲
۱۱۵	وُعا	۶۳
۱۱۸	قطعات تاریخی سراپا	۶۴

نصو فی الخلف

یعنی سرِ آپ مبارک بشمالِ قدسِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ و صحابہ وسلم

مصنف

شمس العلماءِ حُجَّانِ بہادرِ نوابِ غزنوی خٹک والا تخلص

سنہ ۱۳۳۸ھ

اسکی رجسٹری ہو چکی ہے اور مصنف کے تمام حقوق محفوظ ہیں

عالمِ علم و فضل
مولانا عبدالحق صاحب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سراپا ہوں تصدق اے ولا اس ست قدرت
مین آئینہ ہوں اُس تصویر کا جسکی نزاکت پر
بنائی ایسی مورت خود ہے عاشق جسکی صورت پر
نزاکت ہے فدا صنعت ہے قربان محسن صنعت پر

اسی مورت اسی تصویر کا عالم میں شہر ہے
اسی معشوق و محبوب خدا کا یہ سراپا ہے

مرے دل میں سراپا اشتیاق نعت درویش
مرا مروج معشوقِ رُسل محبوب اور ہے
میں ہوں شاگردِ ستا وازل میرا وہ رہبر ہے
قصیدہ یہ مرا الحمدِ قرآن کے برابر ہے

ز تشبیبِ غزل بجزِ نرم اینجا در سخن گفتن
کہ می خواہم بتا ریک نفس صد بکر جان سفتن

زمین شعر پر فکر سا ہے آسمان میری فصاحت کے چمن میں مثل سوسن ہر زبان	سفینہ ہے بجز شعر میں طبع روان میری ۳ ولا عشق گل و بلبل سے بہتر دستان میری
	میں محبوب خدا کا عاشق صادق ہوں دنیا میں امید وصل جس معشوق کی ہے مجھ کو عقبیٰ میں
حسینوں سے سوا ہے اس میری معشوق کی کشتی سراپا حسن میں ظالم ہیں وہ یہ آیہ رحمت	فرشتوں کی ہر فائق اس میری محبوب کی سیرت ۴ وہ اپنے عاشقوں کے حق میں فخر ہیں تو حیثیت
	ولا مشہور ہے ظلم و ستم ان کا زمانے میں یہاں لطف و کرم اس کا سنو گے ہر نئے میں
حسینانِ جہاں معروف اپنی بیوفائی سے پریرا دان و ہر آئینہ رو میں خود نمائی سے	۵ مرا معشوق ہے مشہور پیمان کی سچائی سے مرا محبوب ہے آئینہ دل کی صفائی سے
	خیال انکو نصھین اپنی پرانی آشنائی کا مرے دلدار کے دل میں لحاظ اپنے قدائی کا
بحمد اللہ میں حلیہ نگار جسم سرد ہوں بنی ہوں کیا مرا آنکھیں میں ہوں تو لگاؤ ہوں	۶ میں نقاش نقوش و کش روے پیہر ہوں دل آئینہ ہے جس پر عکس گیر روے انور ہوں
	سراپاۓ محمد کی کتابت کا م ہے اپنا

<p>ولا چھرہ نویسِ جسمِ احمد نام ہے اپنا</p>	
<p>بناموے پلک کا مو قلم اور لوح مراد ہوا ہے مانی و بہزاد پر مجکو شرف حاصل</p>	<p>مصور ہون فن تصویر قلمی ہے بہت مشکل تصدیق سے ترے اس فن میں با استاد ہوں کامل</p>
<p>اتر آیا تھا تیرا عکس گو آئینہ دل پر مگر اُل مراد مل ہو گیا اندازِ شکل پر</p>	
<p>قلم سرے کا ہاتھ آیا ولا لیلے کی مرکان لب شیرین سے تہا شجرِ یاعل بن خشتان</p>	<p>بنا یا مو قلم موے خط مشکینِ خواب سے سیاہی لی سوادِ دیدہ محبوب کنگان سے</p>
<p>یمن نے دفترِ اوراقِ گل کو کر دیا کاغذ اسی سے گلِ خون کا صفحہ عارض بنا کاغذ</p>	
<p>تعلیٰ میں نہیں کچھ خوفِ مجکو خود ستانی کا مرا خونِ جگر شجرِ ہے رنگِ خانی کا</p>	<p>سراپے نبی میں قصد ہے طبع آزمائی کا سوادِ دیدہ روشن ہے کاجل و شنائی کا</p>
<p>برا وراقِ فلکِ حُسنِ سراپا گر رقم گرود سراپے نیستانِ زمین صرفِ قلم گرود</p>	
<p>مری آنکھوں میں پھرتی ہر ولا رخِ ابھی صورت نہ نکلی ہائے تسکینِ دلِ بیتاب کی صورت</p>	<p>نظر آئی مجھے جسدن سے اس مہتاب کی صورت ترپتا ہوں میں یادِ حسن میں سیما کی صورت</p>

سرپا نہک ہوں حُسنِ تصنیفِ سرپا برنگِ آئینہ حیران ہوں یادِ لطفِ واپس	
جی رہتی ہیں آنکھیں حُسنِ تصویرِ خیالی کبھی میں آفرین کہتا ہوں اپنی خوش مقامی	لگا رہتا ہے دل ہر ایک تشبیہ مثالی "کبھی کرتا ہوں نعرین اپنی طبع لا ابالی پر"
غلام اسکا ہوں بینا س فن میں مولے ہے ملک کئے جاتا ہوں اپنا کام آگے ہے خدا مالک	
بہت کچھ لکھ چکے ہیں گرچہ استادِ نام آور کلام حضرت محسنِ لا اوروں سے ہے بہتر	سہوں کا طرز ہے ایسی بہو کا ایک ہی سطر "مگر جدت کو بدعت جانتے ہیں سب سخن پرو"
سرپاے نبی میں بھی نرالا ڈھنگ ہے اپنا فن تصویر میں بھی اور ہی کچھ رنگ ہے اپنا	
باب اول متعلق بہ تعیماتِ سرپا مبارک	
چہرہ مبارک	
منم آن چہرہ پردازے کہ نقش چہرہ بردارم نگہ دارم کہ از ابروے او تیغے بسر دارم	بہر وار نقوشش از نکاتِ او خبر دارم ۱۳ بخط خویش متن موضوع خود پیش نظر دارم
از جامِ چشمِ مخمورش بحد ہوشی کنم کارے	

۱۰
چہرہ مبارک
نمایا از آفتاب

کہ ناید اے وَلَا سرگز دست صنع ہشیام	یہی ہے چاند کی منزل بروج جسم انسان سے نقاب حسن اٹھ جاتی ہے پھر چشم سخندان سے	۱۴ وَلَا چہرہ مرا روشن ہے وصف وی تابان نکل آتا ہے چہرہ چاند بنکر جب گریبان سے
منم آن چہرہ پروازے کہ بوسہ آسمان دستم بصنعت اوستا و چہرہ پرواز چہانستم	۱۵ یہی چہرہ جمال و نشین حسن آفرینو کا یہی چہرہ ہے نقش و ربین باریک بینیو کا	یہی چہرہ بنا حسن آفرین سارے حسینو کا یہی چہرہ ہے انداز حسین سب نازینو کا
منم آن چہرہ پرواز گل رنگین وے او کہ آب و رنگ صدف بتان اے رنگ بوے او	۱۶ وَلَا انگشت مینی بھی اسی کا اک اشارہ ہے گل گوش مبارک بھی اسی کا گوشوارہ ہے	مکمل مصحف عارض اسی کا ایک پارہ ہے (چمن خسار) کا اس گلشن رخ مین نظارہ ہے
اسی کو مطلع خورشید و برج ماہ کہتے ہیں ہم اسکو چہرہ پاک رسول اللہ کہتے ہیں	۱۷ اسی مین ابرو پر خم اسی مین زلف ستر کا اسی مین عارض گلگون اسی مین بینی طہر کا	اسی چہرے مین ہر اس شاہ کی پیشانی انور اسی مین دیدہ حق مین بصیرت کا بنا جو

	<p>اسی میں وہ لب جان بخش ہے چاہ زرخندان ہے اسی میں ہے وہن جسکے صدف میں ملک اندان ہے</p>	
<p>اسی چہرے میں ہے شیریں لب شیریں کج عنوان ہے اسی چہرے میں خورانِ جنانِ خسارتا بان سے</p>	<p>۱۸</p>	<p>اسی چہرے میں ہے لیلے سوا و زلف پیا کج اسی چہرے میں لیسف آپکے چاہ زرخندان سے</p>
	<p>اسی پر خالق حسن آفرین سودل سے عاشق ہے یہی چہرہ جمال و حسن و رعنائی کا خالق ہے</p>	
<p>اسی میں صفحہ عارضِ شکر ہا ہے جبینِ مسطر ۱۹ کتابی چہرہ انور کا شیرازہ ہے زلفون پر</p>	<p>۱۹</p>	<p>اسی چہرے کو کہتے ہیں کتابی سب سخن پڑ اسی میں خط سے ہیں اشعار و صف و نمبر</p>
	<p>روایاتِ مبین میں ہر جگہ اسکے اشارے ہیں ولایہ کا رمانے کاتبِ قدرت کے سارے ہیں</p>	
	<p>جسم مبارک</p>	
<p>مسترت سے میں جامے میں نہیں بھلے سما تا ہوں ۲۰ کہی ہنستا ہوں مثل گل کہی میں مسکرتا ہوں</p>	<p>۲۰</p>	<p>صفاتِ جسمِ اقدس میں کچھ ایسا لطفِ پائون خیالِ حسن میں آپ سے باہر ہو ہی جاتا ہوں</p>
	<p>کچھ ایسی تازگی میرے تین لاغر نے پائی ہے بڑا پے میں نئے سر سے جوانی واپس آئی ہے</p>	

<p>ولا جسم مبارک نوریزدانی کا پٹا ہے اسی نور مجسم کا مرتق یہ سراپا ہے</p>	<p>جسے خود اپنے ہاتھوں نے قدرت نے ڈھالا ہے ۲۱ اسی کا عکس جرم قرمخورشید سلیا ہے</p>
	<p>زمین پر عمر بھر ہم نے نہ پایا اسکے سائے کو سمجھتے ہی نہ تھے کچھ آج تک ہم اس کنائے کو</p>
<p>اسی جسم منور میں ہیں سب اعضاء نورانی اسی سے ہم کو آتے ہیں نظر انوار رحمانی</p>	<p>۲۲ چمکتی اس میں ہیں آنکھیں منور اس میں پیشانی اسی میں آئینے ہیں اور آئینوں میں جبرانی</p>
	<p>اسی میں ہیں کرشمے جلوہ اسرار عالم کے اسی میں جا بجا پائے اشارے اہم عظم کے</p>
<p>اسی میں کان ہیں ریہا ہیں جن میں لعل گوہر ہیں اسی میں بلبل گل قمری و سرو و صنوبر ہیں</p>	<p>۲۳ اسی میں آسمان ہیں جنبہ مہر و ماہ و خیر ہیں اسی میں نیزہ و تیر و کمان شمشیر و خنجر ہیں</p>
	<p>ہر املتا ہے اس تشبیہ کا ہر اک سخندان کو سزا کا فر کو ملتی ہے جزا مرد مسلمان کو</p>
<p>سراپا تھا مناسب آپ کے اعضاء روشن میں بڑا ہے میں جسامت تھی مگر سستی نہ تھی تن میں</p>	<p>۲۴ گڑھ ہلا تھا بدن پھرتی نظر آتی تھی بچپن میں ولا قوت نہ تھی ایسی کہی جسم ہمتن میں</p>
	<p>مراتن من فدا اس جتنے نازک کی نرمی پر</p>

تن زین زیب نام جانہ
نیز زیب پوشند
سراپے برکون کنایہ
نیشہ بیان کرکون و
خود مالکی انفس کرکون
سراپے اندر نقیہ
بانی خود نازک شدن ۱۳

تصدق کر مجبوشی خلق کی۔ اس تن کی گرمی پر	
تن ور تھے تن آسانی سے دائم آپکو نفرت تن تنھا کیا کرتے تھے اپنی قوم کی خدمت	۲۵ نہ تھی تن پروری تھی تندہی سے آپکو الفت اسی سے تندرستی آپکی تھی جسم کی زینت
ولا تن زیب کی حاجت نہ تھی خود جسم تھا جوہر رہا کرتی تھی چادر آپکے اعضا سے روشن	
سراپا (جسم اقدس کا سراپا) ہے مرا حامی ولائے بین بہر وسہ ہر طرح آئین اسلامی	۲۶ اسی خلق مجسم کے سراپا سے ہواناں قیامت میں ولا ممکن نہیں اب سری کاہلو
جلال کی نہ دوزخ اب قیامت میں مرے تن کو وسیلہ اپنا کر لوں گا ولا اس جسم روشن کو	
پوست مبارک	
زجلدش پوست برکون چو ترکا دب باشد سکوت از وقت مضمون ولا حفظ تعب باشد	۲۷ ہما ناکش از اہل سراپا ہے سبب باشد پے وقت پسند این امتحان وجہ طرب باشد
سراپا خامہ من پوست می اندازد از ہیبت ولا سامیشو از دست تبا یا او کن ہیبت	
تن سیمین پہ نازک پوست۔ ریشم کی قبا کہئے	۲۸ بدن پر ریشم نازک جا بجا ہیں انکو کیا کہئے

لے آب روان۔ ایک رنگ
کے کام (ایم اے ایم اے)

یہ گلبوٹے ہیں اُس کو جامہ نیکی عبا کہئے
سخنگو کچھ نہ کہئے صرف نورانی روا کہئے

مشجر پوستین گلبدن ہے فصل سرمایین
ولا آب روان یا ریشمی ملمس ہے گر مایین

قبائے گل گلابی جسم پر حسن نزاکت ہے
گرگوئی سبز بیلین جامدانی کی شبابہت ہے
مقدس پوست کی نرمی مین ریشم کی لطافت
یہاں یہ دستکاری صانع قدرت کی صنعت ہے

حقیقت اسکی کہدی پوست کندہ ہے ولا ہم نے
صلے مین کی خطا اک پوستین خلق محبتم نے

زنگ مبارک

ولا زنگ سخن ایسا نہ تھا آگے کہی اپنا
ادب سے اڑ گیا اس رنگ مین زنگ نئی اپنا
یہاں زنگ طبیعت آج ہے کچھ اور ہی اپنا
اب کچھ جاتا ہے رنگ آمیزی مضمون سی جی اپنا

سراپا مین بند ہا جب زنگ ذوق لفظ و معنی کا
جیسا ہے زنگ پہیکا پڑ گیا بھنرا و ومانی کا

مرے مدح و محبوب خدا کی موہنی صورت
یہی تصویر عکسی ہے یہی ہے عکس کی رنگت
مری رنگینی تحریر کو اس زنگ سے اُلفت
اب اس تصویر مین کچھ زنگ بھر کی ٹھنچت

یہی ہے زنگ نازک عکس ہے یہ نور ایمان کا

لے کر دن رنگ
بہنی ظاہر دن رنگ

	نظر آتا نہیں سایہ اسی سے جو ہر جان کا	
کسی کا رنگ گورا ہے کسی کا لالہ ہے	مگر اپنی صباحت میں یہ گورون سی فرالہ ہے	مرے اس بندے کیا رنگ نیرنگی نکالہ ہے
	سخن سجان اردو گوری رنگت اسکو کہتے ہیں حسینا عرب حسن صباحت اسکو کہتے ہیں	
بغیر رنگ آمیزی بھان ہم صاف کہتے ہیں	اسی رنگت کو ارباب بلاغت صاف کہتے ہیں	صباحت کو چمک کو رنگ کے اوصاف کہتے ہیں
	بہر ساعت ولا برہمی کند آن لالہ رو رنگے کہ دار و آب و رنگش و ربدن پیرا ہن تنگے	
صباحت آپکی رنگت کی تعریف حقیقی ہے	اسی خورشید روستے ماہ کامل کی تجلی ہے	ولا تشبیہ گدروئی بھان کیسی رنگیلی ہے
	سراپا اس سپیدی میں ولا سرخی جھلکتی تھی پینے سے گلابی عطر کی خوشبو مہکتی تھی	
	قامت مبارک	
کھڑا ہوں اے ولا تصویرِ قامت کیلئے تنکر	۳۵ عروس فلک بھی آئی ہے برہمن آج بن ٹھن کر	

مضامین سامنے آئے چلے جاتے ہیں بنکر	مرا محبوب جب چلنے لگا سرور وان بنکر
اڑا یا میں نے پھر چلتی ہوئی تصویر کا خاکا	سراپا یہ وہی ہے قامتِ دلجوئے رعنا کا
ولا طفلِ قلم نے کیا سھانا قد بخالا ہے	محبت کیوں نہیں ہوتا تھکی گویکا پالا ہے
اسی نے میری صنّاعی کی رونق کو سنبھالا ہے	سمجھتا ہوں کہ آگے چلے یہ کچھ ہونیوالا ہے
سہارے سے اسی قامت کے یہ کاغذ چلتا ہوا	صفاتِ قدین یہ مجھ سے بھی آگے چل نکلتا ہوا
قدِ موزون کو شاعرِ مصرع برجستہ کہتے ہیں	ہم اسکو منتخب اشعار کا گلدستہ کہتے ہیں
ملائک سرود کو سدرہٴ نورستہ کہتے ہیں	اسی کا ہم ولا شمشاد کو وابستہ کہتے ہیں
کہا ہے مکیون نے نخلِ بستانِ عرب اسکو	عجم میں نو نھال ہاشمی کہتے ہیں سب اسکو
تصدق ہو گئی خوبون کی رعنائی اسی قد پر	ہوئی قربانِ حسینو کی دل آرائی اسی قد پر
ولا اوصاف میں ہے ختمِ زیبائی اسی قد پر	رسالت کی قبایرِ بیا نظر آئی اسی قد پر
اگر ہم دیکھ پائیں ایک لٹکا حُسنِ قامت کا	تو پھر چرچا ہو اس عالم میں آثارِ قیامت کا

<p>قد بالاترار وشن ہوا تیری امامت سے تری تکبیر نے واقف کیا قد اور قامت سے</p>	<p>تری ہم اقتدا میں ہو گئے غافل قامت سے ملی یہ آج دولت ہم کو مسجد کی اقامت سے</p>
<p>ز قامت کر و نت در یافتم حسن قد و قامت سرم در افتد اسے سجدہ قربان شد بر قامت</p>	
<p>تری قامت میں ہے حسن سر پاک قیامت کا قیامت کو تری ٹھوکر سے ڈر ہے اپنی شامت کا</p>	<p>قیامت عکس ہے آئینہ تصویر قامت کا گر بیان چاک ہے پیرا ہن صبح قیامت کا</p>
<p>نہ ٹھوکر تو نے ماری قبر پر مروے نہ جی اٹھے تری تعظیم کو ہاں سر و قد سارے نبی اٹھے</p>	
<p>قد آور سے مرا مدوح اپنے قد میں چھوٹا ہے شامل میں میانہ قد اسے یوسف نے لکھا ہے</p>	<p>کسی کوتاہ قد کی ہم رہی میں سرو بالا ہے قد و قامت میں یہ سرور وان لہجہ وال ہے</p>
<p>اسی قامت کو اجرام فلک سر پہنچتے ہیں اسی قامت کو سب حور و ملک طوبی پہنچتے ہیں</p>	
ملبوس مبارک	
<p>لباس نظم پہناتا ہوں میں شررِ سائل کو تعلق جب طبع اعضاء سے قائم ہے خصال کو</p>	<p>یہاں یوسف بن اسمعیل کے گنج خصال کو مجازی حسن سے نسبت ہے ملبوسی سائل کو</p>

ملہ اقامت بہت ہی عجیبہ
نماز ۱۱
ملہ قامت کر و نت بہت ہی
عجیبہ گنتن ۱۱
ملہ یوسف بن اسمعیل
صاحب شامل ۱۱

لے گلبدن، نسی سونہ
لے گلبدن پاپو کی

حقیقی حُسن محتاج لباس زرِ نھین ہوتا بلورین دانہ روشن کہی گوہر نھین ہوتا	
کسی سیمین بدن کو اعتنائے زیب تن کیا ہے گھل خوش رنگ و بو کو حاجت سیرِ حرم کیا ہے	ولا گل پیرہن کو احتیاج پیرہن کیا ہے جمال گلبدن کو افتقار گلبدن کیا ہے
لباس مکر میں جو حُسن عارض کو دکھاتے ہیں حقیقت میں ولا نقال بنکر مٹھ چڑھاتے ہیں	
عوض عمامہ و دستار کا چھ ہاتھ کی چادر دو شالہ بھی مرے سر کا کاچھ ہاتھ کی چادر	لباس اس سید ابراہار کاچھ ہاتھ کی چادر بدل تھی آپ کی شلوار کاچھ ہاتھ کی چادر
بسر اس سادگی سے آپ فرماتے تھے دنیا میں تکلف آپ کا مخصوص تھا ملبوس زیبائیں	
حریر تن پہ رہتی تھی قبا اور صوف کی چادر تہ عمامہ ٹوپی بھی رہا کرتی ولا اکثر	پھنتے تھے لباسِ فاخرہ قاصد کے آنے پر سحابِ فرق سے موسوم تھا عمامہ اظہر
قیص سید عالم کہی زیرِ قبا ہوتا کہی ریشِ مبارک پروہان ڈھاندا بندھا ہوتا	
کبھی اپنی قبا کو دوشِ اقدس کی رد کرتے	کبھی آپ ایک ہی چادر سے ستر و ستِ پا کرتے

کبھی ملبوس تن میں لنگ ہتی اکتفا کرتے	کبھی اپنے قمیص صوف میں دن بھر رہا کرتے
قبائے گل سہاتی تھی مرے محبوب کے تن پر	گلستان سے گلہ بٹے بنے تھے اسکے دہن پر
نماز عید میں رہتا تھا گلگون چادر تن پر	رہا کرتی تھی اکثر صبح میں شبگون دامن پر
خطوط اسبزی چادر کبھی رہتی ولاتن پر	مہا کرتی تھیں اکثر چادرین دن بھر فداتن پر
قمیص اقدس تن تھا شبابت میں عباؤ گل	قبلے پاک رنگینی میں اپنی تھی قبلے گل
چمن میں بلبل رنگین نواہت سراؤ گل	فدا محبوب پر ہم جس طرح بلبل فداے گل
تصدق آپ کی چادر پر زرین چادر ترسا	ردائے کھلی و نیل آپ کی چادر پہ تھی شیدا
ازار پاک ہے پاجامہ سرکار عالی شان	اسی کا نام ہے شلوار اسی کا نام ہے بنان
سخن گوے زبان آورچہ خوش گفتند لیل	ازار لالہ ہا قائم کنہ گہ پایہ برد امان
ولا لنگ مبارک ہفت دم کالی روا کی تھی	یہی لنگ کمر کا منہ کے حق میں لنگ خاکی تھی

ملبوس مبارک
 دیرینہ
 خطوط اسبزی
 چادر ترسا
 آفتاب
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

لے کیا مراد از عکس
لے اشارہ بہ عکس عام
در عکس

<p>وَلَا کَفَّارِینَ پور سے جسے پاؤں پھیلا یا جگایا جس کسی کی آنکھ پر پردہ پڑا پایا</p>	<p>۵۰ وہیں اسکی خبر لی آپ نے ایسی کہ گہرا یا صفات پردہ پوشی تھے اسی ملبوس کا سایا</p>
<p>نھوگا شاعرون میں ہم سے بڑ بکر کوئی خوش قسمت صلے میں اس سراپا کے وَلَا ہم کو ملا خلعت</p>	
<p>سایہ مبارک</p>	
<p>کھڑا تھا رو برو پایا نہیں اس جسم کا سایا ہوا بار کیوں سے موقلم قاصر تو گہرا یا</p>	<p>۵۱ نہ آیا کیا مرے میں عکس پھر فوٹو سے باز آیا وَلَا حلیہ نویسی میں قیافے کا مزایا</p>
<p>سراپا چشم ہوں آنکھوں میں سُرمہ ہے بصیرت کا میں اس صورت میں پاتا ہوں تطابق حسن سیرت کا</p>	
<p>تری صورت کے پر تو ہیں مہ و خورشید گرد و سپر انگہ آنکھوں کی بے سایہ ہے جب آنکھوں میں اوسر</p>	<p>۵۲ زمین پر جو ہر روشن کا سایہ پھر ٹپے کیونکر تو پھر امکان سے باہر ہے عکس قامت انور</p>
<p>حقیقت نور کی بے سایگی کی یوں نظر آئی چمک مخفی رہی فوٹو میں اوصورت اتر آئی</p>	
<p>وَلَا شمع منور کا ہے پر تور روشنی اسکی اضیاء نور خورشیدِ فلک پر تو بنی اسکی</p>	<p>۵۳ قمر کا سایہ روشن چہکتی چاندنی اسکی کسی جوہر سے ہے وابستہ سایہ فلکی اسکی</p>

<p>ضیاءِ مہر و مکہ کا ہم نے جب سایا نہیں پایا تو پھر اس جو ہر اجرام کا کیونکر پڑے سایا</p>	
<p>عیان ہے سایہ تن روز روشن میں کثافت عجب ہے لے والا اپنی فراست اور طراف سے</p>	<p>نہیں پڑتا زمین پر روح کا سایہ لطافت تن نازک ہے فائق جو ہر جان پر لطافت سے</p>
<p>تجرب کیا اگر سایہ نہیں روح مجسم کا سراپا نور سارا جسم تھا سوار عالم کا</p>	
<p>سراپا ہے کنائے میں بھان پھلو حقیقت کا یہ وہ سایہ ہے جس سائے کو آنکھوں نے نہیں دیکھا</p>	<p>اسی سائے کو ہم کہتے ہیں ظلِ عاطفت تیرا قیامت تک رہیگا فرق عالم پر تر اسایا</p>
<p>نظر آنے لگا کیون کیا یہ کوئی چتر شاہی ہے یہ وہ سایہ ہے جو ہمسایہ ظلِ آہی سے</p>	
<p>کسی پر سایہ جن یا ہے مہر و ماہ کا سایہ مسلمانوں کے سر پر ہے رسول اللہ کا سائے</p>	<p>کسی کے سر پر ہے ظلِ ہمایا شاہ کا سایہ کسی کا چاہتا ہے دل کسی درگاہ کا سایہ</p>
<p>کوئی سایے میں آتا ہے کوئی سایے سے ڈرتا ہے ترا مدح ظلِ عاطفت میں چین کرتا ہے</p>	
<p>خوے مبارک (پسینہ)</p>	

سیدہ دیکھ کن کا زخم
ہے زہر نکالتے کا اوست
گلابل زرد و دیوار چکری

<p>ولّا وصف عرق میں قلت مفعول جاتا ہوں</p>	<p>طہارت کے بہانے سے پسینے میں نہاتا ہوں</p>
<p>کبھی سحر سخن میں کہا کے غوطہ ڈوب جاتا ہوں</p>	<p>کبھی خوش قسمت تھی سے گوہر مقصود لانا ہوں</p>
<p>پسینہ اس تن نازک میں جب کثرت سے اچھا</p>	<p>جمال جانفرا بھر تفکر کو دکھاتا تھا</p>
<p>نزل وحی پر جب فکر سے ولّو جاتا تھا</p>	<p>وہ اپنے بوجھ کی گرمی پسینے سے بہاتا تھا</p>
<p>پسینہ آپکا شبنم ہے یا آبِ گل تر ہے</p>	<p>گللابی عطر سے وہ سینہ اقدس معطر ہے</p>
<p>جو گیسو سے ٹپکتا ہے وہ عطرِ مشکِ غمیر ہے</p>	<p>جو عارض سے گرا کرتا ہے وہ نایاب گوہر ہے</p>
<p>ٹپکنے میں یہ قطرے اس قدر خوش آب ہوتے ہیں</p>	<p>ندامت سے ولّا ولین گہر آب آب ہوتے ہیں</p>
<p>ٹپک پڑتی تھی خوشبو جسم اقدس کے پسینے سے</p>	<p>ٹپک جاتے تھے قطرے روبرو روشن اقدیس سے</p>
<p>گرا کرتے تھے قطرہ بن کے موتی آبِ بگینے سے</p>	<p>چمک فائق رہا کرتی تھی جوہر کے بگینے سے</p>
<p>بقا میں پہیلیتِ خوشبو تولے اُڑتی نسیم اس کو</p>	<p></p>

	اسی سے باغ میں کہنے لگے مشکین شمیم ہکو	
پسینہ آپکا مغرب تر تھا ساری اُفت کو	۶۱	کہا ہے راویوں نے عطر سے غربت تھی حضرت کو بیان کرتے ہیں سب اہل شمال اس روایت کو
	وہاں ہے عطر خالص - روح - اجسام معطر کی پسینے میں یہاں گویا کھنچی ہے روح - جوہر کی	
مرورِ پاک کو سب لوگ بوسے پاک سے پاتے	۶۲	وَلَا جِسْرَ رَاسْتَةٍ سے سرورِ عالم گزر جاتے کبھی دیکر پسینہ جسم پر ملنے کو فرماتے
	پسینے کا عطا شیشہ ہوا تھا بنتِ عتبہ کو تعجب جسکی خوشبوئی یہ تھا اہل مدینہ کو	
اسی بوسے مفرح نے رکھا ہے تازہ دم مجھ کو	۶۳	پسینے آرہے ہیں اے وَلَا سِرَاقِدُمِ مجھ کو خدا جانے یہاں پھر روکتا ہے کیوں قلم مجھ کو
	کنون خوسے می چکد از ہسرنِ بوسے تم اینجا کہ از وقت پسند ان مضامینش منم اینجا	
بَابُ وَمُتَعَلِقٌ بِتَخْصِصَاتِ سِرَاوِیْ مُبَارَکَہ		
	سر مبارک	

لے احمدان، بلوچی
۶۳ بیگی
لے اعلیٰ رئیسہ
دیکھو جوۃ السیرین کا
صفحہ ۱۲۳ جس میں اسکی
بحث ہے

<p>ولا وصف سیر اقدس میں غامہ سیر چلتا ہو</p>	<p>روان ایسا ہے کوسون سر کے بل و چل نکلتا ہو</p>
<p>سرایا مستعد ہے منزلوں چلکر سنبھلتا ہے</p>	<p>اگر میں دکتا ہوں مجھ پہ وہ آنکھیں بٹاتا ہے</p>
<p>مرا مطلع ہے سرجسم سراپا سے محمد کا</p>	<p>سرایا نور کا پتلا ہے ایجان جسم احمد کا</p>
<p>سیر سرور ہے قبتہ گنبد نورانی قد کا</p>	<p>یہی سرتاج ہے۔ سرور ہے۔ سیراں شہ کا</p>
<p>یہ وہ سر ہے کہ سرداران عالم چپہ قربان ہیں</p>	<p>تصدق فرق کی بیدار مغزی پل جان ہیں</p>
<p>یہ وہ سر ہے کہ آنکھیں سر سبز کی نگہبان ہیں</p>	<p>اجودان دو گوش حق نبوش اس سر کے دربان ہیں</p>
<p>اسی کی اولیت کو تفوق ہے کل اعضا پر</p>	<p>اسی سر کو صدارت جملہ اعضاء رئیس پر</p>
<p>حکومت ہے اسی کی جسم کے ادنے و اعنے پر</p>	<p>اسی کی سروری قائم زبان نطق گویا پر</p>
<p>مردمغ یہ نہیں ہے اور عالی ہے دماغ اس کا</p>	<p></p>

اسی کے لب سے نورانی ہے لعل شجرِ اس کا	
سماعت کا وسیلہ کان ہے اس کا جگر گوشا ولا اوصاف کی ہے ناک وصفِ شامہ اس کا	اسی کی دور بینی کا ذریعہ آنکھ کا چشمہ وہن سے اس سخن پرور نے پایا ذوق کا چشما
خبر جس کی اسی سرور کو ہاتھوں ہاتھ جاتی ہے اسی سے ہر رُبنِ انگشت میں جس آہی جاتی ہے	
ولا آنکھوں کے وہ بالوں سے ہیں آق و خیر اسی گلزار میں چاہِ ذوق سیبِ زرخدان پر	اسی میں ہیں خمِ ابرو سے دو شمشیرِ محبوب اسی میں ہیں لبِ دندان سے کانِ لعل میں گہر
اسی میں خال تھا اب ہم حنا عارض کو پاتے ہیں کبھی تھا تخمِ ریحان آج سیرے لہلہاتے ہیں	
انھیں گلہائے رنگین کا دل مداح ہے بلبل اسی محبوب کے ہے ناصیہ پر طرہ کا کل	اسی محبوبِ سر کے عارض گلگون پہین و گل اسی محبوب کی ہیں دونوں زلفین غیرِ سنبل
اسی محبوب کے چاہِ ذوق سے آبِ ساری ہے اسی محبوب کی ریحِ نفسِ دہساری ہے	
اسی محبوب کے عارض ہیں مہر و ماہِ سرتاہ اسی محبوب کا یا قوتِ لب ہے لعل کا جوہر	اسی محبوبِ سر کی ہے جبین اک مطلعِ انور اسی محبوب کے الماسِ دندان سے نخلِ گوہر

لے دماغ سوختن یعنی
محنت شاقہ کردن ۱۲

<p>خمشیر اس محبوب کے ابرو سے ہے نادوم اسی محبوب سر کی آنکھ کے ہتیار ہیں خادم</p>	
<p>بڑا تھا آپ کا سریہ بزرگی عین حکمت تھی نظارہ آپ تھے اُمّی مگر خالق کی قدرت تھی</p>	<p>سراسر یہ کیت عقل کامل کی علامت تھی کہ باطن میں یہاں علم لدنی کی فصیلت تھی</p>
<p>ولا اہل شامل متفق ہیں سر کی غطت میں وہ فرد منتخب تھے دانش و عقل و فراست میں</p>	
<p>معاصر جانتے ہیں سب مرے اشغال کی کثرت مگر کم فرصتی میں نے کی اس کام کی ہمت</p>	<p>بیجاں کاموں سے مجھ کو سر اٹھانے کی نہ تھی فرصت کسی کا ہاتھ تھا سر پر پہکانے لگ گئی محنت</p>
<p>یہ فرمانے لگے سب سر پرستانِ سخن یکسر ولا وصفِ سرِ سرکار کا سمجھنا ہے تیرے سر</p>	
<p>دماغ مبارک</p>	
<p>ولا ہونے لگا روشن دماغوں میں شمار اپنا ملا عالی دماغی کا لقب یہ ہے وقار اپنا</p>	<p>بڑا ہا وصفِ دماغ سروری سے افتخار اپنا خطابِ بخش دماغی نے بڑھایا اعتبار اپنا</p>
<p>دماغے سوختم در مدحتِ روشن دماغ او بہ بزم تیز مغنِ زبان چون بجشم آمد چراغ او</p>	

<p>بدن میں مغز روشن اچھا رک شمع روشن ہے شگفتہ گل ہے وہ روح چین اور جان گلشن ہے</p>	<p>تجلی اسکی ساری تن میں مثل شمع امین ہے ایسکے رنگ و بو سے رونق آبادی تن ہے</p>
<p>اسی جو سے روان سے بلغ تن شاداب ہوتے ہیں اسی برق نھان سے تازہ دم عصاب ہوتے ہیں</p>	
<p>تجھے بھیجا خدا نے ہم نے پایا تجھ کو قسمت سی تیری بیدار مغزی نے جگایا ہم کو غفلت سے</p>	<p>بنے ہم نچتہ مغز رہنما تیری فراست سی تری روشن دماغی نے بچایا ہم کو ظلمت سے</p>
<p>زہنشیاری دماغی دایم آرایش بہ تعریف کہستی را نمیدانم سزاے حسن توصیف</p>	
<p>تری ہشیار مغزی سے ہوئی غفلت تہ وبالا تری عالی دماغی کا ہون میں پہچاننے والا</p>	<p>دماغ خشک کو تیرے دماغ تر نے لے ڈالا تری روشن دماغی نے کیا ظلمت کا منہ کالا</p>
<p>دماغ من بیلامی برد وصف دماغ تو کہ بالا خانہ مغزت بیفزود چراغ تو</p>	
<p>ہوئی قائم شریعت اس دماغ و دل کے سرور سے کھلی ہم پر حقیقت اس دماغ و دل کے جوہر سے</p>	<p>ملی راہ طریقت اس دماغ و دل کے رہبر سے ہوئی ہم کو محبت اس دماغ و دل کے دلبر سے</p>
<p>دماغ گرم کن جانان کہ ذوق زندگی دارم</p>	

شمع امین تجلی

حق تعالیٰ

دماغ آرایش روان

سرخ شدن

دماغ بالا بردن

غور کردن

دماغ گرم کردن

یعنی تندست داشتن

دماغ

دلہا غم نرم کن آفت کہ شوقِ بندگی دارم	
نہ تھا اُمّت کی بخشش کی خوشی میں باغِ ایسا نہ دیکھی کان ایسی اور نہ لعلِ شجرِ غِ ایسا	غمِ اُمّت میں بیہوش کا نہ تھا دلِ داغِ داغِ ایسا کر ورون میں نہ پایا ہمیں دلِ ایسا داغِ ایسا
و لا روشن خیالی میں ملا ایسا داغِ اس کو کہ کہتی ہے بلاغت آج لعلِ شجرِ غِ اس کو	
فصاحت جو ہر آئینہ ہوش اس کو کہتی ہے شجاعت آپ کی جرات پر جوش اس کو کہتی ہے	مناست آپ کی (ہشیارِ خاموش) اس کو کہتی ہے کرامت آپ کی مغرِ خطا پوش اس کو کہتی ہے
ابھی تازہ ہے اس مضمون کے صدقے میں داغِ اپنا و لا شاداب ہے وصفِ داغِ تر سے داغِ اپنا	
گیسوے سر مبارک	
سرمائی میں تھا سودا اسی تصویرِ گیسو کا عبث تھی موٹنگانی تھا نہ یہ کام اسکے قابو کا	بنایا موقلم ہر ایک اپنے موے ابرو کا بنا خاکا نہ اُس سے یک سر مو یک سر مو کا
مُسلس ہر بون مو سے تہی کوشش عمر بھر جاری مگر بایں بال بھر چلنے نہ پائی اُس کی عیاری	
کھڑے ہوتے ہیں میرے جسم پر سب بال ہریشہ	۸۲ میں پڑا ترو گنا یا رب کس طرح گیسو کی خدمت سے

ملہ داغِ نرم کردن
یعنی میل کردن و تخیل
دادن ۱۲

<p>بنا سکتا ہوں میں گوبال کا محفل نزاکت سے</p>	<p>اگر میں کام لیتا ہوں بھان اپنی صداقت سے</p>
<p>ولا ان گیسوون کا بال سے باریک تھا مضمون کمال پوشگانی سے ہر مقصد ہوا موزون</p>	
<p>بھان تعلیم گیسو میں ہیں داخل مقتدر من مگر ہم کو سرا قدس کے یاں مقصود ہیں گیسو</p>	<p>خط و ریش و بروست و زلف و ترکان کا کل واد سراسر جو تھے نرم و صاف ستھری عنبر خنیشو</p>
<p>اتر آتے تھے یہ گیسو کبھی گردن سے شانوں تک کبھی رہتے تھے یہ اس سرور عالم کے کانوں تک</p>	
<p>شمال کیا بیان نہ لے ولا گیسوے سرور کے بہت کالے تھے گیسوے مبارک آپ کے سر</p>	<p>ٹٹنے تھے سراپا۔ موبو زلف معنبر کے نہ چھوٹے تھے نہ پیچیدہ بہت۔ گیسو ہمیر کے</p>
<p>عجم کے بال ہیں چھوٹے۔ عرب کے بال پیچیدہ یہ ان دونوں میں پیچیدہ حسن آویزش میں سنجیدہ</p>	
<p>زبان پر گیسوون کے جا بجا انوکار میں قائم روایات سلف میں معتبر آثار میں قائم</p>	<p>شمال میں رسول اللہ کے اسرار میں قائم مسلمانوں کے قبضے میں ولا آثار میں قائم</p>
<p>صحابہ جب کبھی مسلح سرور کی خبر پاتے ہر اک گیسوے اقدس کو وہ ہاتھوں ہاتھ لیجاتے</p>	

لے بال کا سن بنانا۔
چھوٹی بجا بجا کر کے
دیکھنا
سے آثار یعنی موسے
بارک

<p>یہی گیسو پر یزادون کے منہ پر سُسر چھورت ہیں یہی گیسو مری آنکھوں میں تصویرِ زراکت ہیں</p>	<p>یہی گیسو حسینوں کیلئے چھوڑے کی زینت ہیں اسی گیسو پہ قربان گیسو حورانِ جنت ہیں</p>
<p>اسی گیسو سے پیشانی نے پایا طرہ کا کل اسی گیسو سے عارض پر ہیں زلفینِ باغِ سنبل</p>	
<p>اسی گیسو میں ہیں گیسو پہ پہچان گیسو پر خم بنے ہیں موقلم تارنگہ تارِ نفسِ باہم</p>	<p>اسی گیسو سے مشکین پر تصدیق گیسو عالم سرِ مفرق اس تصویر میں پاتے نہیں کچھ</p>
<p>شبِ معراج میں پایا ہے ہم نے رشتہ جان کو انھیں سے شوگانی ہاتھ آئی ہے سخنِ دان کو</p>	
<p>ولا تصویر گیسو ہم نے کہینچی ہے نزاکت سی ٹھکانے لگ گئی محنت ہماری اپنی قسمت سی</p>	<p>نظر آتا ہے ہر اک بال اپنے حُسنِ صنعت سے صلے میں مل گیا موے مبارک ہم کو حضرت سے</p>
<p>مدد اس سے لیا کرتے ہیں ہم وقتِ مصیبت میں مشرف ہم ہوا کرتے ہیں تاریخِ ولادت میں</p>	
<p>فرق سر مبارک</p>	
<p>یہاں تصویرِ فرقِ فرقِ اقدس کے بندہ ہر سان وہی خضرِ طریقت تھا ہمارا چپہ ہم قربان</p>	<p>نہ ملتی گردِ دوشانے کی ہم ہوتے بہت حیران ملی ظلمات میں نہرِ روانِ چشمہ حیوان</p>

	<p>وَلَا پیا سے کو جب نعمت ملی اس آب صافی کی گہلی اس جوے گیسو سے حقیقت مو شگافی کی</p>	
<p>اجازت پائی آنکھوں نے مگردل پنا گہرا نظر کا بھی گزرنا سر بسر ترک ادب پایا</p>	<p>وَلَا اس راہ سے اپنا گزیر مشکل نظر آیا گمہ بڑھنے لگی آگے تو پھر سر اپنا چکرایا</p>	
	<p>اجازت مانگ کر شانہ اسی پر سر سے چلتا ہے بُن مو سے سر موتک وہ سید ہا چل نکلتا ہے</p>	
<p>اسی سے ہم نے پائی ہے نزاکت سرِ مہر کی وَلَا اس بحرِ اسود سے ہے روشن سلک نو کی</p>	<p>نکلتی ہے اسی اک راہ سے تجیر تا لو کی اسی فرق مبارک سے ہوئی تفریق گیسو کی</p>	
	<p>شب و بچور میں ہے کہکشان اس فرق انور سے یہی نہر روان جاری ہوئی ہے حوض کوثر سے</p>	
<p>یہی ہے قارق گیسو یہی ہے وصل گیسو سر انور میں تہی فرق مبارک فاصل گیسو</p>	<p>ہمیشہ یہ رہا کرتی ہے محفی و خسل گیسو یہی صغریٰ و کبریٰ کا نتیجہ حاصل گیسو</p>	
	<p>یہی اپنی صراطِ مستقیم باغِ جنت ہے یہی راہِ نجاتِ کُل سیہ کا رانِ اُمت ہے</p>	
<p>یہ گویا موتیوں کی مانگ ہے قائم نے سر سے</p>	<p>سجائے ہیں اسے خوبانِ عالم سلک گوہر سے</p>	

کبھی بہتر نہیں ہے یہ سجاوٹ صنع و اور	ہوا فرق حق و باطل عیان اس فرق انور سے
ولا فرق بنی فارق ہے مشرک اور مسلمان کی وہ یکتائی سے شاہد بنگی توحید یزدان کی	
سخندان ار و اس کو فرق حور کہتے ہیں بلیخان عرب شہ راہ کوہ طور کہتے ہیں	فصیحان عجم صبح شب دیکھ کہتے ہیں ولا ہم اس کو حسن چہرہ پر نور کہتے ہیں
وہاں لوح جبین پر مانگ کا نقشہ اُتر آیا یہاں ہم کو سراپاؤں کا فرق اس سے نظر آیا	
جبین مبارک	
انرا چاہتے ہیں ہم ولا تصویر پیشانی اس آئینے میں یارب ہیں عجب انوارِ جانی	بنی بین موقلم ترکان جبین ہے لوح نورانی مصور بنکے ہم خود ہیں یہاں تصویرِ جانی
سنجھالا اپنے دلوں کو لیا پھرتی سے کام اپنا اسی ماتھے کے صدقے میں ہوا مشہور نام اپنا	
حلب کا آئینہ ہے آپ کی پیشانی انور خط پیشانی روشن اس آئینے کا ہے جوہر	اسی آئینہ رونی کا نمونہ صنع اسکند ایکے نور سے روشن ہوا وہ عکس کا منظر
اسی تصویر سے روشن بنی ہے صبح نورانی	

لے داغ بلندان
بسنی نشان سجدہ جین

	اسی تصویر کو کہنے لگے ہسم لوح پیشانی	
یہی ماہ مبین منظر ہے رازِ قلب انسان کا	۹۷	یہی روشن جبین مطلع ہے ہر روت تاباں نوشتہ ہے اسی ماتھے پہ تقدیر مسلمان کا
	اسی ماتھے کو ہے خالق کے سجد کا شرف حاصل اسی کو سارے اعضا میں ہوا ایسا شرف حاصل	
میرے کامل لیا کرتا تھا عکس اس ماہِ کامل سے	۹۸	فدا تھے میرے جبین اس چاند سے ماتھے پہ سو دل کشادہ تھی جبین۔ ظاہر ہے سرور کے شامل سے
	جو پیشانی کشادہ تھی تو پھر دل بھی کشادہ تھا سبب یہ تھا جو حضرت کا کرم حد سے زیادہ تھا	
اُسی ماتھے پہ محبوبان ہند افشان جاتے ہیں	۹۹	وِلا ماتھے پہ ہند و رنگ کا قشقہ لگائے ہیں پریر و سب اُسی ماتھے کو ٹیکے سے سجاتے ہیں
	چمکتا تھا مرے سرور کا ماتھا بے نفتابی میں یہ ماتھا لوحِ بسم اللہ تھا روئے کتابی میں	
ندامت سے پسینہ اسکی پیشانی سے بہتا تھا	۱۰۰	وِلا بہزاد کو یان و یکھڑ بہکا مرے ماتھا نگہ تصویر پر۔ ماتھے پہ رکھے ہاتھ بیٹھا تھا

لے گیوس مبارک
کیا بیان میں ہو
مبارک کے ساتھ تمام
کیا بیان ہے ۱۱

<p>کہا مجھ سے (قولا تحت کی ہم بھی دودیتے ہیں) تمھاری کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں</p>	
<p>شک نہ تھے پہ آتی ہی نہ تھی اللہ کے دجونی کسی کفر نے کی تھی دودہد حضرت کی بدگوئی</p>	<p>۱۰۱ نہ ہوتے تھے کہیں چین چین اللہ ری خوشخونی تکس سے نہ ناک تیری پر پل پڑا کوئی</p>
<p>یہی ہے وہ چین تصویر جسکی کہیں چری ہم نے پسند اسکو کیا (روشن چین سہوار عالم) نے</p>	
<p>کاکل مبارک</p>	
<p>صفات گیوس اقدس میں کاکل کا اشارہ ہے انھیں ساتون سپارو میں سے کاکل ایک ہے</p>	<p>۱۰۲ وہاں تمیم یان تخصیص کاکل کا نظارہ ہے ولا ساتون ستارون سے یہ چوٹی کا ستارہ</p>
<p>اگر شبیہ کاکل چاہئے اجزائے کاکل کی چمن میں ہے سراپا منطبق تصویر سنبل کی</p>	
<p>بنایا موقلم ہم نے قولا سنبل کی کاکل سے گلابی مل گئے اوراق اوس مجموعہ گل سے</p>	<p>۱۰۳ سیاہی ہم کو ہاتھ آئی سو اوچشم بلب سے بنی تصویر کاکل موبوف کروتا مل سے</p>
<p>ملایا کاکل اقدس کو اس تصویر سے ہم نے سرفرق دونوں میں نہ پایا چشم عالم نے</p>	

کاکل افشانی
اظہار عشاقی
عقل طرہ نام لکھی

یہی کالی گہٹا ہے مطلع سیما سے روشن پر
جبین شعلہ رو ہے زیر کاکل برق کی ہوسر
چمکتا ہے پسینہ اس سے پیہم بوند بن بنگر
ہے کاکل تو بجلی کی چمک سے دل مضطرب

کیا کرتے ہیں خوبانِ جہان جب کاکل افشانی
دلِ عشاق پر ہوتی ہے کاکل سے پریشانی

اسی کاکل کو شاعر طرہ طرار کہتے ہیں
عرب موب جبین احمد مختار کہتے ہیں
اسی طرے کو ہم بھی زینت دستار کہتے ہیں
عجم کے نکتہ پرور گوے مشکین تار کہتے ہیں

اسی پاکیزہ کاکل کا نمونہ طرہ زر ہے
جو دستارِ سلاطین و کنین زینت سر ہے

ولا این طرہ کاکل بود گل طرہ مشکین
از گلاب لطیف گلبن گلزار جسم است این
کہ از عکسِ جبینِ سرخ او مشکینش رنگین
کہ بہرِ جیدنش دستے ندارد و این گلچین

اگر گل طرہ از گلاب رنگین چمن باشد
گل این طرہ مشکین ز گلزار ختن باشد

سینو کی جبین ہے طرہ طرار سے روشن
سہرا قدس ہوا عائدہ سرکار سے روشن
ہوا چہرہ کسی کا طرہ زرتار سے روشن
جبین ہے آپکی گیسوے عنبر بار سے روشن

غضب تھا طرہ طرار اسپرہ ہوا طرہ

ملہ کامل شمع - کنایہ
از دو شمع " ۱۱
ملہ زلف و دوس نام ملہ

لگا ہے گوشہ دستار میں خورشید کا طرہ

کوئی کہتا ہے صحن باغ میں ہے بوئے سنبل
نظر آتی ہے گل کو آئینہ میں صورتِ بلب
جبین صاف پر ہے صبحِ اول صورتِ کامل^{۱۰۸}
رہا کرتی ہے جس میں تیرگی مانند شبِ بکل

سخندان کا گلِ شمعِ منور اس کو کہتے ہیں
ہم اُس نورِ حیمین کی شمع پر پروانہ رہتے ہیں

نہ سمجھا شاعروں نے ہاے فرقِ لفظِ کامل کو
سمجھنے وہ لگے (زلفِ عروس) افسوسِ بکل
ملا یا بال کے پھندے کیوں شاہین کے چنگل کو^{۱۰۹}
بھلا کامل سے کیا نسبت ہے زلف و تلخِ تسلسل کو

کو کہا یا فرقِ نازک کو و لانے اس سراپا میں
اسی کامل کا سایہ مل رہیگا اسکو قصبی میں

ابروے مبارک

قولا تصویرِ حسنِ ابرو پر خم سے ڈرتا ہوں
حفاظت سے بہت بیچ بچ کے اپنا کام کرتا ہوں
جو آجاتا ہوں خطرے میں تو پھر مین کر گرتا ہوں^{۱۱۰}
نھیں کچھ جان کی پروا ہی اس ابرو پہ مڑتا ہوں

سمجھتا ہوں مین تیغِ تیز اس ابروے پر خم کو
الہی خیر گزری تو نے دی رحمِ مجسم کو

مصنوع کا ہو جب سر قلم اس تیغِ ابرو سے
اسے ہاتھ آگیا اچھا قلم اس تیغِ ابرو سے

ہوا شجر کا سامان ہم اس تیغ ابرو	بنا وہ خاں یا قوتی رقم اس تیغ ابرو
مزایہ ہے اسی کے گھاٹ پر وہ چڑھے پار اُترا	بمُحَمَّد اللہ قلم سے نقش تیغ اُبدار اُترا
صفات اسکے کشادہ پر خم و پر چین پیوستہ	دل آرا دلفریب و دلکش و دلکش کمر بستہ
سبکدست و کماندار و دلیر و شوخ و دوارستہ	سینہ پر تاب زرین عتبر بن مشکین و وابستہ
یہی ابرو ہیں حاجب خسر و مغر پریمبر کے	یہی ابرو در کمر بستہ نگہبان اطارم سر کے
یہی ابرو ہیں دو تینے شجیعانِ لاور کے	انھیں کے مٹے مشکین نقش ہیں غونچے جوہر کے
سخن گوار و خمدار کو شمشیر کہتے ہیں	بلعیاں سخنور تیغ عالم گیس کہتے ہیں
اگر ناوک فگن اس کو کمان کہتے ہیں	ہم اس کو جوہر شمشیر کی تصویر کہتے ہیں
وَلَا وہ تیغ ہے یہ جو سرِ کافر پہ چلتی ہے	شجیعانِ عرب کے ہاتھ سے بچ کر نکلتی ہے

معلق ابرو۔ ابرو سے
کوش طاق است ۱۲

<p>اسے تیز نگاہ چشمِ خوبان کی کسان کہئے اسے طاقِ حریمِ پاکِ خلاقِ حجان کہئے</p>	<p>اسے قوسِ قزح کہئے۔ ہلالِ آسمان کہئے اسی کو سایہ تیغِ نبی دارالامان کہئے</p>
<p>ولا ہم پار اترینگے اسی پُل کے سہارے سے ملیگا ساحلِ مقصد اس ابرو کے اشارے سے</p>	
<p>ولا دو ابرو و نکوبیت کہتے ہیں سخن پرور قصیدے میں مرے روشن انھیں سے مطلعِ نذر</p>	<p>اگر وہ بیت ہیں بیت الغزل ہیں ابرو پرور انھیں سے حسنِ مطلع ہے عیان ہر کھنور پر</p>
<p>سند اشعار کی سارے سخندان اس سے لیتے ہیں مرے مضمون کی استادِ سخن روا دیتے ہیں</p>	
<p>شمال سے ولا ثابت نہیں پیوستہ ابروئی اسی کا تھا اثر حسنِ تکلم میں تمھی و بجوئی</p>	<p>اسی تعریف سے مدوح کی ثابت ہے خوشروئی سراپا آپ کی فطرت میں تھے اوصافِ خوشنوی</p>
<p>کشادہ دل۔ فراخی تھی وہاں ابروے و بجوین یہاں ہے ربط و ونون مصححِ تعریفِ ابروین</p>	
<p>نکہ دارم برابر ویش ولا مانند شیدائے ز موی ابرویش لہائے عالمِ دشتِ سودائے</p>	<p>سیلہ ہوا و دار و بربرتا بندہ سیمائے سرش پیوستہ از یک گوشہ اش مکیرو ایمائے</p>
<p>روصفِ طاقِ ابرویش خبر نہو و سخن گورا</p>	

	کہ گویند ابرو طاق نبی آن جفت ابرو مرا	
ہوا برج کمان ابروے عالیشان سی عالیشان	خیم ابرو پتیرے ہے ہلال آسمان قربان	اشارت کن بابر وے کہ دار و صورت چو گان ^{۱۱۹}
	فراخی انخی اُس پیوستہ ابروئی سے بہتر ہے یہ تیغ تیز ہے رحم مجسم اس کا جوہر ہے	
کبھی ہم نے نہ اس ابرو میں بل پڑتا ہوا پایا	کبھی ابرو پتیرے اے ہلال ابرو نہ بل آیا	خیم ابرو سے تیرے ہے سر مخلوق پر سایا ^{۱۲۰}
	زرا بروے گرہ دارِ تور روشن و الفقار تو وزا بروے سیہ تاب تو تیغ آبدار تو	
سرِ پایا عدل تھا ابرو کے شاہین ترازو میں	صفت (ابرو فراخی) کی تھی اس مخرابا بر میں	جو انمردون کے دل اس صفت تھی اسکے قابو میں ^{۱۲۱}
	برا بروے بلند اوست ابروے فلک شیدا بشوق جلوہ اش ماہانہ برگردون شود پیدا	
زند محمد و ما ابرو کہ وصف او پسند آمد	و دہان او بوصف این رباعی غنیچہ آمد ^{۱۲۲}	بکھلائے کہ مداحش ز ابرو بہرہ مند آمد و ابرو با خط لب در مضامین چا پند آمد

۱۱۹ اشارت کن بابر وے کہ دار و صورت چو گان
۱۲۰ کبھی ابرو پتیرے اے ہلال ابرو نہ بل آیا
۱۲۱ صفت (ابرو فراخی) کی تھی اس مخرابا بر میں
۱۲۲ زند محمد و ما ابرو کہ وصف او پسند آمد

طہاروت ہلال از دھند
آسمان بہر نشود نہل
فاریان یگاہی زندگ
مقصود از بیان مرقبت
اصل باشد یعنی نقل بقاد
اصل نمودند کرد و تشبہ
تا آنکہ کامل باشد لفظ
مع تصدیق بنی حیران
و نقش بار

و لا تشبہ ما ہمایہ صل است در مضمون

کہ نشود سبز ابروے ہلال از وسعہ گردون

چشم مبارک

مری آنکھیں ہین تیرے سامنے تصویر کا آئہ

۱۲۳

سوا چشم اس آئہ کا ہے اک آئہ کا لا

۱۲۴

مقابل آئہ تصویر کے تیرا فتربالا

۱۲۵

کھڑا تھا سامنے ہیبت سے آنکھیں بندھیں مری

۱۲۶

کھلین آنکھیں تو میری آنکھ میں تصویر تھی تیری

۱۲۷

مری آنکھوں میں ہے تصویر اس سرور کی آنکھوں کی

۱۲۸

و لایہ ہے عجب تاثیر اس سرور کی آنکھوں کی

۱۲۹

مین یخو و حسن سے انکے ہون یخو و انکو پاتا ہون

۱۳۰

یہ وصف حسن ہے ان کا جو میں آپے میں آتا ہون

۱۳۱

ریلی ہین سرپا چشم بد دور آپ کی آنکھیں

۱۳۲

سوا و خلد میں ہین غیرت جو آپ کی آنکھیں

۱۳۳

و لا جسکی نہ ہون آنکھیں ہان آنکھوں کو کیا جانے

۱۳۴

ان آنکھوں کی نگہ کے عین مقصد کو خدا جانے

۱۳۵

اگر وہ چشم حیران کو ملاتے اپنی آنکھوں سے جو آئینے میں وہ آنکھیں ملاتے اپنی آنکھوں سے	ہم انکو انکی تصویر میں دکھاتے اپنی آنکھوں سے ولا تصویر وحدت دیکھ پاتے اپنی آنکھوں سے
بند ہا جب اپنی آنکھوں میں تصویر چشم نازک کا ہو تصویر سے روشن تھا غر چشم نازک کا	
نزاکت سے نظر آتی ہیں بیمار آپ کی آنکھیں غضب و جب نظر آتی ہیں خونخوار آپ کی آنکھیں	ولا سرے سے ہوتی ہیں دھوان دہا آپ کی آنکھیں سجھ لو کفر کے حق میں ہیں تلوار آپ کی آنکھیں
وہاں ہے سرگیننی راز۔ مرگان کی درازی کا بیجان کفار کے دلمیں ہے دھڑکا نیزہ بازی کا	
بیاض چشم کو اہل نظر کا فور کہتے ہیں سواد چشم کو شاعر سیہ انگور کہتے ہیں	ہم اسکو سیمِ خالص اوصح نور کہتے ہیں ہم اسکو جو ہر اسود۔ شبِ دیوگر کہتے ہیں
رگ گل نرگس شھلا میں ہیں اس آنکھ کے دورے رگ یا قوت رکھتے ہیں ولا اسکان کے ہیرے	
انھیں کے شوق میں شام و سحر بید ہو کر گرس مگر پابندِ لطفِ صحبت گلزار ہے نرگس	چمن میں اپنے مطلب کی بڑی بیشا ہے نرگس فراقِ چشم نازک میں ولا بیمار ہے نرگس
اگر آنکھوں کو شاعر نرگس بیمار کہتے ہیں	

یہ کلام استعارہ
بازو اثر ہے

ہم ان آنکھوں کو اُس بیمار کا غمخوار کہتے ہیں	
فرست لازمہ اسکا قیافے کے خصائص سے نظر کی خوبیاں ثابت شامل کے رسائل سے	بڑی آنکھوں کا چلتا ہے پتا حسنِ شمال سے سراپا متصفِ حسنِ بصارت کے فضائل سے
گلمہ کی اس قدر قوت تھی چشمِ سرمہ پالا بین ولا گیارہ ستارے آپ گنتے تھے ثریا میں	
دلِ جان سے فدائیں شاعرِ رنگین بیان جن پر (کھلی آنکھیں) بلاغت کے چمن کے پھول ستر	انھیں آنکھوں کو کہتے ہیں گلِ نازک سخن پرور شیخہ غنچہ سربستہ بند آنکھیں تری سرور
عجائب گلِ کھلا آنکھیں کہیں غنچہ کیسی گلِ بین سخنِ سخنِ رنگین داستانِ اس گل کے بل بین	
مری آنکھوں میں نقشہ کینچ گیا اُس سر کی آنکھوں کا لقب ہے پاک بین حق بین اسی سر کی آنکھوں کا	بندِ حاجب میری آنکھوں میں سماںِ لبر کی آنکھوں کا بنام عاشقِ ولایت اپنے پیغمبر کی آنکھوں کا
صدفِ چشمان پر گوہرِ فردے اشکِ چشم او سرِ شکِ ابرِ نیسان آبِ شدا ز رشکِ چشم او	
بسکُلِ مردوکہ میری آنکھوں میں سماقی بین خدائی کا تماشا مج کو بھی بھر کر دکھاتی ہیں	پیرِ حجب تری آنکھ میں مری آنکھوں میں آتی ہیں مری آنکھوں میں سرمہ بصیرت کا لگاتی ہیں

اے ابلق ایام سر سنا
از روز شب (الغایت)

	تری تصویر سے جان آگئی اب میری آنکھوں میں جگہ جگہ ملی جسکی بدولت تیری آنکھوں میں	
تو سمجھیں پھر ملاک کیوں ان آنکھوں کو پیغمبر فرشتہ خوان نہیں کہنے لگے سارے سخن پر	۱۳۴ جب تری آیت ابرو سے خالق ان آنکھوں پر لقامیں حور ہیں صورت میں مثل چشمہ کوثر	
	نظر کے منتظر (اس آنکھ کے بیمار) رہتے ہیں حکیمانِ خداقتِ خمسیا اس کو کہتے ہیں	
دل جان سے صدف قربان اور گوہر آنکھوں پر فدا ہے ابلق ایام سرتاسر ان آنکھوں پر	۱۳۵ ٹھرتی ہی نہیں آنکھ اپنی اس سُران آنکھوں پر تصدق ہیں فلک کے تیر انور ان آنکھوں پر	
	ہم آنکھوں سے لگا رکھتے ہیں سورتیری آنکھوں کو سمجھتے ہیں سراپا نور انور تیری آنکھوں کو	
سراپا ہے پسینہ جسم میں کتا ہے دم اپنا ادب کا مقتضایہ ہے کہ اب روکین قلم اپنا	۱۳۶ ولا اب تھک گیا ہے خامہ نازک رقم اپنا و فورضعف سے آگے نہیں بڑھتا قدم اپنا	
	صلہ ہم کو ملا معقول پیغمبر کی آنکھوں سے ٹپکتی ہے مسرت اے ولا سُر کی آنکھوں سے	
	مردک مبارک	

<p>وَلَا اَکُوْهُم فِیْ تَصْوِیْرِ مِیْنِ اسْتَاوِیْرِ کُلِّ ل ہوا ہے آج ہکو چار چشمی کا شرف حاصل</p>	<p>۱۳۷ مگر آنکھوں کی نازک تیلیوں کا عکس ہے مشکل اچھلتا ہے خوشی سے سینہ صافی میں پنا دل</p>
<p>مگر دل تھام کر بھرتی سے کام اپنا کیا ہم نے وَلَا اَکُوْهُنْ کَے آئینے پہ عکس اس کا کیا ہم نے</p>	
<p>یہ نازک تیلیاں جب دیدہ عاشق میں آتی ہیں دکھا کر اپنی صورت اس کے دیوانہ بناتی ہیں</p>	<p>۱۳۸ جمالِ صورت پر نور کا جلوہ دکھاتی ہیں مگر تصویر میں عکس مصوڑ پائی جاتی ہیں</p>
<p>بنقشِ مردک لوحِ سلو دیدہ روشن شد کہ عکسِ قامتِ روشن نگار دیدہ من شد</p>	
<p>یہی ہے مردک اس خانہ چشمِ مبارک کی یہ روشن شمع ہے پروانہ چشمِ مبارک کی</p>	<p>۱۳۹ یہی لیلے بنی دیوانہ چشمِ مبارک کی وَلَا ساقی ہے یہ پیانہ چشمِ مبارک کی</p>
<p>مے وحدت سے ہیں شرار اسکے چاہنے والے مسیحا وہ ہے اور بیمار اس کے چاہنے والے</p>	
<p>یہی تیلی حکیموں کی ہے یاورانچی حکمت میں سکندر کی یہی ہادی ہے آئینے کی صنعت میں</p>	<p>۱۴۰ یہی تصویر عکسی کی ہے رہبر نقشِ صورت میں یہ میری آنکھ کی تیلی ہے اندازِ محبت میں</p>
<p>محبت اسکی میرے دل میں ہے وہ تیری آنکھوں میں</p>	

لے اشارہ جلتے ہوئے

	تری تصویر پٹلی بنگنی ہے میری آنکھوں میں	
پوٹے اسکے دروازے صفِ مژگان ہر چہرہ	۱۳۱	اسی پتلی کا ہے آئینہ خانہ دیدہ انور پڑے رہتے ہیں انم سات پردے قصر کے اندر
	یہ دن میں جاگتی ہے رات میں بٹیا سوئی ہے عبادت کے لئے راتوں میں یہ بیدار ہوتی ہے	
منجم اسکو نقشِ نیرِ تابیدہ کہتے ہیں	۱۳۲	سخنور اسکو برِ قطرہ باریدہ کہتے ہیں اسی کو جوہری اک جوہرِ سنجیدہ کہتے ہیں
	نزاکت میں اسے نازک کہا سارے حسینوں نے کہا ہے نور کے پٹلے کو پٹلی و ورہینوں نے	
نظر بھیلی مہوئی پڑتی ہے اس کو بار ہوتی ہے	۱۳۳	نزول آب سے یہ جب کہی بیمار ہوتی ہے ولاشدّت میں عینک آنکھ پر بیکار ہوتی ہے
	معالج بعدِ روقحِ پردہ چاک کرتے ہیں دعا سے اسکو سرور اس مرضِ سیاہ کی تپے ہیں	
	مژگانِ مبارک	
میری مژگانِ نبی ہیں موقوف تصویرِ مژگان میں	۱۳۴	یہی تصویر کی تھی ایک صورت اپنے امکان میں

ابھجکرورنہ رجھتا بھان نیزونکے طوفان میں	اسی تدبیر سے آیا نہ میں چشم گہبان میں
ولا اس کام میں جس زاوے میں نے دی پانی اُسی کی رہبری سے یہ نئی ترکیب ہاتھ آئی	
نظر آنے لگی تیزی سے ہلک تیرا نگہ نہیں ۱۴۵ جی تصویر مژگان کی بھر تقدیرا نگہ نہیں	جب اس مژگان نازک کی گنجی تصویر نگہ نہیں ولا اس قبح سے بڑھنے لگی تنویرا نگہ نہیں
۱۴۵ اسی تصویر کو آنکھوں سے کاغذ پر لیا ہم نے تصویر کو ولا تصویر کا جو ہر کیا ہم نے	
ولا بھلے ہیں یہ جن سے دل غار ڈرتے ہیں ۱۴۶ ولا ہم رستی پران پر یادوں کی مرتے ہیں	ولا خنجر ہیں مژگان جن کا فرخ فرتے ہیں ولا تیغ ہیں یہ جن سے عدو پروا کرتے ہیں
عرب کے نیزہ بازوں کی ہوصف نگہ نہیں جان لگی نم ابرو سے ٹکر چشم نے پائی کمان لگی	
بھان ہے استعارہ آپ کی ٹپکوں کے بالوں سے ۱۴۶ سر اسرناک میں گور و نکادہم ہے ایسے کالوں سے	حش کے ہیں سپاہی مستعد شکونگی ڈالوں سے لڑا کرتی ہیں دن بھر دو صفیں جہاں بھالوں سے
ولا یہ جنگ مصنوعی ہے۔ جھلے زمین ہوتے ہیں میشہ رات میں یہ دونوں باہم ملے سوتے ہیں	

بلاغت میں ہیں تشبیحات انکے دشنہ و شتر
خداگِ ناک و پیکانِ سنان و نیزہ و خنجر
نستانِ کُشتانِ الماسِ یزہ برشتہ گوہر
۱۴۸ کلیدِ قفل و کلکِ پنجرہ - تار و سوزن و مسطر

خبر کفار کی لیتی ہیں یہ مڑگانِ اِطالی میں
وَلَا یَصْلِحُ کُلُّ مِینِ اِہْلِ اِیْمَانِ کِی بھلائی میں

باغِ غامضِ نظرِ دائمِ برابر و میسندِ مڑگان
۱۴۹ با ممانِ نظرِ وار و بہمِ مسندِ نیزہ پُنجان
چو مڑگانِ گرم ساز و بُرنِجِ خورشیدِ تابستان
۱۵۰ مڑہ درویدہ او بشکند از چہرہ تابان

نخلِ مڑگانِ خورشیدِ زسیہ مڑگانِ چشمانش
کہ صد مڑگانِ زریں والہ یک موے مڑگانِش

نگاہِ مبارک

کھڑا ہونِ صورتِ آئینہ تیرے سامنے سرو
۱۵۰ نظرِ آجائے گرتیری نگہ دیکھوں گے بھر کر
ٹھہرتی ہی نہیں میری نگہ تیری نگاہوں پہر
نظرِ جیتی نہیں اپنی تو پھر تصویر ہو کیونکر

مری نظردن میں گر قسمت سے آجاتی نظر تیری
تو پھر میری نگاہوں میں سما جاتی نظر تیری

اٹھائی اسنے پھر اپنی نظر دیکھا محبت سے
۱۵۱ جہانی اسنے پھر اپنی نظر ہم پر عنایت سے
نظر سے جب نظر اسنے ملائی عینِ الفت سے
نظر پر چڑ گئے ہم اے ولا اسکی کرامت سے

۱۴۷ مڑگانِ برابر و سوزن -

۱۴۸ مڑگانِ گرم کردن -

۱۴۹ مڑگانِ گرم کردن -

۱۵۰ مڑگانِ گرم کردن -

۱۵۱ مڑگانِ گرم کردن -

۱۵۲ مڑگانِ گرم کردن -

۱۵۳ مڑگانِ گرم کردن -

۱۵۴ مڑگانِ گرم کردن -

۱۵۵ مڑگانِ گرم کردن -

۱۵۶ مڑگانِ گرم کردن -

۱۵۷ مڑگانِ گرم کردن -

	نظر میں آگئی اس کی نظر دیکھا نظر بھڑک کر جگایا اس کا خاکا ہم نے لوحِ چشمِ بینا پر	
نگاہِ پاک کی تصویر میں اعجاز تھا آیا مرے پھلو میں جب دل اپنی ناکامی سے گہرایا	۱۵۲ نہ اُس کا جسم تھا کوئی نہ آنکھوں میں جاسایا تصور نے نگاہِ پاک کا مجھ مجسمہ پایا	
	نگہ میری تری آنکھوں پہ آنکھیں میری آنکھوں عجب اعجاز ہے میری نگہ ہے تیری آنکھوں میں	
نگاہِ پاک کی تصویر میں آنکھوں میں پاتا ہوں اگر آنکھوں سے وہ اند ہے پیکر کا نون سے سناتا ہوں	۱۵۳ قلم سے اپنے میں اہل بصیرت کو دکھاتا ہوں جو سُن سکتے تھیں انکو اشاروں سے بتاتا ہوں	
	عرض کو مثل جو ہر آج محکم کر دیا میں نے وَلَا غَیْرَ مَحْصَم کو محسَم کر دیا میں نے	
نگاہِ تیز کی شبیہ تیغ و تیر و خنجر ہے کمان - تیر نگہ کی ابرو خمدارِ سرور ہے	۱۵۴ نیام تیغ و خنجر وہ غلافِ چشمِ انور ہے وَلَا کُفَّار کے دلمیں انھیں کا خون ہے ڈر ہے	
	محبت کی نگہ مخصوص ہے اربابِ ایمان سے مروت کی نظر روشن ہے نقشِ چشمِ خندان سے	
اسی تاری نگہ کو سوزِ مرگان سے ہر شتا	۱۵۵ یہی سوزِ سیا کرتی ہے زخمِ دل کو ستر پاتا	

یہی تارنگہ ہے آپکی تسبیح کا رشتہ	اسی میں دانہ ہاے اشکِ روشن گوہرِ بیکتا
ہی شرکان میں چلسن - خانہ دیکھے دریچے کی دریچہ آنکھ ہے اور گھر کی مالک آنکھ کی پستلی	
برہمن اس نگہ کو رشتہ زنا کہتے ہیں نگاہِ قہر کو ہم تیغِ آشہا کہتے ہیں	مسلمان اسکو نوایزدی کا تار کہتے ہیں نگاہِ مہر کو نازکِ نظر کا پیار کہتے ہیں
نگاہِ مہر سرور کی مسلمانوں پہ پڑتی ہے نگاہِ قہر پیغمبر کی ہر کافر سے لڑتی ہے	
نظر انداز وہ کرتا ہے خلقت کی خطاؤں کو نظر بند ہی میں رکھتا ہے وہ ظالم کی جفاؤں کو	بچاتا ہے نظر - آسان بناتا ہے سزاؤں کو چھپاتا ہے نظر سے اے والا اپنی عطاؤں کو
نظر بازانِ صورت کو وہ نظروں سے گراتا ہے انجھدارانِ سیرت کو نظر پر وہ چڑھاتا ہے	
ولا وہ اپنی اُمت کے لئے جب آپ روتے تھے اسی تارنگہ میں اشک کے موتے پڑتے تھے	وضو میں روئے روشن آنکھ کے ٹپکنے ہوئے تھے اسی تسبیحِ اقدس سے گہر آب ہوتے تھے
اسی تسبیح مرورید سے ہم نے صلہ پایا اسی سے مدحتِ عارض کا ہم نے حوصلہ پایا	

عارض مبارک

لے تذبذب دی سید
سرور ادب ہے

۱۵۹ **وَلَا تَصْوِرْ حَسْنَ نَوَاحِشٍ تَهِيَ بِهِنَّ مَشْغَلٌ**
ہمیشہ عکس صورت میں چمک ہوتی رہی مائل
اسی سرور کے سائے میں مرام مقصد ہوا صل

چمک اس عارض روشن کی گو عارض نظر لائی
مگر تدبیر سے اس چاند کی تصویر اتر آئی

۱۶۰ **مَلَا حَبَّ مَوْقَلَمِ زَلْفُونِ كَيْ نَاظِرُكَ اسْتَعَارِيسَ**
نمایان ہو گئی تصویر اس عارض کے جلو سے
خط مشکین بھان ظاہر ہوا عارض کے صفحے سے
چمک اٹھے ہم رخسار اس سرور کے چہرے سے

فدا ہونے لگے جب چاند سورج نقش صورت پر
ہوا مجھ کو بھر و سہاے **وَلَا اس اپنی صنعت پر**

۱۶۱ **سَخْنُوْرَ عَارِضٍ پَر نَوْرٍ كُوْ چَہْرَ اس بَہْتِہِیْنِ**
و فو ر نور سے انگہ کو وہ شعلا بختیہیْنِ
خدا معلوم وہ چہرہ کو تیرے کیا سمجھتے ہیں
ہم اس عارض کو مہر و چاند کا ٹکڑا سمجھتے ہیں

اگر عارض مقام آمد خط کا اشارہ ہے
تو پھر چہرہ ہے مصحف اور عارض اس کا پارہ ہے

۱۶۲ **اِسِی عَارِضٍ مِیْنِ ہِے شَانِ وَلِ لَفِ عَالِیْشَانِ**
اِسِی قُرْآنِ مِیْنِ ہِے سُوْرَہُ وَاَشْمَسُ کَا عِرْفَانِ
انھیں لفون میں ہے عارض اسی عارض میں ہے قرآن
اسی و اشمس کے خط سے ملی والیس کی جہان

صلی عارض فرشتہ
خشتیاں شدن ۱۱

<p>و لا محف کہلا رہتا ہے رح خط پہ کعبے میں اسی کا صفحہ روشن ہے عارض اس کے چہرے میں</p>	
<p>اسی عارض کو ارباب لغت رخسار کہتے ہیں بلاغت آفرین اسکو گل بے خار کہتے ہیں</p>	<p>۱۶۳ اسی کو شاعر رنگین بیان گلزار کہتے ہیں ہم اس عارض کو روشن مطلع انوار کہتے ہیں</p>
<p>چو بر آتش پرستان سرور ما عارض افروز ز تاب حسن و سوز خشم مہر و مادہ راسوز</p>	
<p>کہا کرتے ہیں چہرے کا عارض سب پر پی گیر اسے رشک قر کہتے ہیں شاہان بلند ختر</p>	<p>۱۶۴ ہم اس عارض کو کہتے ہیں و لا انوار کا جہر منجم عارض روشن کو کہتے ہیں شہ خاور</p>
<p>ہوے اک برج روشن میں قرین و بے تابان قران مہر و مہ کہنے لگے پھر اسکو ہیأت دان</p>	
<p>گل عارض یہ قربان زلف لیلے لیل آئل اسی گل سے ٹپکتا ہے پیشہ شل عطر گل</p>	<p>۱۶۵ اسی گل پر فدا زلف بنفشہ کامل سنبل اسی گل کے بہار حسن کا مداح ہے بلبل</p>
<p>اسی کے رنگ و بو پر گلرخان دہر مرتے ہیں وہ اپنے حسن عارض کو تصدق اسپہ کرتے ہیں</p>	
<p>اگر گلپوش ہے عارض تو اس کا نام گلشن ہے ۱۶۶</p>	<p>اگر آتش فشان ہے یہ تو بیشک شعلاتین ہے</p>

جلد برق یمن کنایہ از
تجلیات طور ۱۲

تجلی ہے اگر اس میں تو پھر یہ برق یمن ہے | دل افروزی جب اس میں ہے تو نوشمع گردن ہے

ترے عارض پہ قربان برق شمع و شعلہ گلشن
اسی عارض سے تیرے نام عارض کل ہوا روشن

روایت ہے نہ بھی بالیدگی رخسار انور پر | نظر آتی تھی عارض پتھری جیسے گل تر پر
پلکتے تھے کبھی عارض کے قطرے ناف اظہر پر | کبھی رہتے تھے وونون ہاتھ رخسار منور پر

نغم اُمت کو دان مخفی رکھا سرورِ عالم نے
یہ جان اس حسن سے تصویر سکی کہیں چھری سے

بینی مبارک

قلم نے ناک رکھ لی فکر کی - تعریف بینی میں | بہت مشہور ہے اپنا قلم باریک بینی میں
بڑا متنازعہ مدوح حسنِ نازِ بینی میں | بڑا متنازعہ مدوح حسنِ نازِ بینی میں

ہوا جس دن سے تشبیہات بینی میں قلم داخل
ولا اس وز سے باریک بینیوں میں ہن ہم داخل

ولا تعریف بینی میں طبیعت ہے بنی اپنی | اگر افسوس اسکا ہے زبان پاتے ہیں بند اپنی
طبیعت وصف بینی سے ہوئی جب بھر ہند اپنی | سختہ انوکھ پھر ہونے لگی مدحت پسند اپنی

شماں کی کتب بینی سے دھری ہو گئی قوت

وَلَا بِنِي كَيْ سَوَاخُونِ سَ پَچھڑ پَہنَ لَگی فَرَحَت	
<p>دیباغ پاک ہے نازک مقامِ پیشِ انور اسی بینش کی بینی ہے مرادف۔ ماخذِ قصہ</p> <p>ٹپک جاتے ہیں بینی سے رطوباتِ دماغ اکثر ۱۶۰ کہا کرتے ہیں اسکو صاحبِ انفاس نام آور</p>	
<p>خدا بینی کی رہبِ بینی اقدسِ پمیر کی تخلیلی ہے سراسر بینی اقدسِ پمیر کی</p>	
<p>چمن میں غنچہ گلزار ہے یہ بینی اقدس نظر میں شعلہ انوار ہے یہ بینی اقدس</p> <p>جمالِ بینی دستار ہے یہ بینی اقدس ۱۶۱ بامد و نازک و خمدار ہے یہ بینی اقدس</p>	
<p>وَلَا اِنْ خَامَةُ بِنِي كَتَّ مَعْجَرَطٍ رَا زِيْهَا بَحْرُفِ جَانْفَرِ اِيْوِسْتَمَ وَاوَدُو لِنُو اَزِيْهَا</p>	
<p>تعالی اللہ یہ کیسی سستی ہے آپ کی بینی ۱۶۲ پر نیرادون نے حیرت سے رکھی ہے ناک پر نگلی</p> <p>عروجِ نور ہے وصفِ عروجِ بینی عالی حقیقت میں یہی ہے ناک اس حُسنِ مجسم کی</p>	
<p>مقدس ناک انگشتِ شہادت کی اشارت ہے وَلَا شَقُّ الْقَمْرِ اُسَ مَاہِ عَارِضِ کِی رَوَايَتِ هِیَ</p>	
<p>بہت نازک ہیں نتھنہ مرتبے میں لب و بالا تر ۱۶۳ انھیں کہتے لگے قُرسِ عربِ بینی پرہ۔ منخر</p> <p>اسی اک راہ سے جاتی ہے بیرونی ہوا اندر مہذبِ زندگی ہو کر نکل آتی ہے پھر باہر</p>	

	<p>شیم عطر و عنبر - مفرین اس سے جاتی ہے اسی منفذ سے خوشبو سے مبارک ہم کو آتی ہے</p>	
<p>جمین صاف و قدس صحن سجد کے برابر ہے ولایہ بینی اقدس اسی سجد کا منبر ہے</p>	<p>۱۴۴ خمر ابر و رواق مسجد و گنبد یہی سر ہے وہن اس مسجد اقصیٰ میں مثل حوض کوثر ہے</p>	
	<p>بروے روشن ادب بینی نازک اگر بینی بتوجہ حجاب بینی کئی توبہ زخو و بیسنی</p>	
<p>رگڑتے تھے وہ اپنی ناک اتم مبارک پر اسی سے ناک اونچی تھی مسلمانوں کی سترتاہر</p>	<p>۱۴۵ چڑھتی رہتی تھی جن کی ناک خود بینی سے لے سرو اسی سے ناک میں رہتا تھا دم کفار کا اکثر</p>	
	<p>مسلمان بیٹھے دیتے نہ تھے جب ناک پر مکتبی اسی غیرت پسندی سے رہا کرتی تھی ناک اونچی</p>	
<p>ولا گیتے ہوئے ناک انکو ہم نے بارہا دیکھا اگل جاتا تھا بہ کر ناک کے رستے دماغ اٹھا</p>	<p>۱۴۶ چڑھائے ناک جو رہتے تھے تھا جگ دماغ اونچا وہاں نخوت سے جن کفار کے تھا ناک پر غصا</p>	
	<p>عرب دین اپنی خود بینی سے جو کافر اگڑتے تھے وہ اپنی ناک (انھیں قدموں پہ سر رکھ کر) رگڑتے تھے</p>	
	<p>گوش مبارک</p>	

گوش خندان
سید

<p>نہ ہاتھ آیا بہین اس کان کا علیہ رسائل سے صفا تر حسی نہ شئی ہم نے پائے میں خصال سے</p>	<p>سنا ہم نے نہ کانوں کان کچھ اہل شامل سے ہوے گوش آشنا گوش مبارک کے فضاں سے</p>
<p>گوش گل خورو چون از گل گوش تو تعریفش و تو گل از گلستان گوش بر آواز تو صیفش</p>	
<p>لگا کر کان ہم سنتے ہیں وصف گوش پیغمبر کسی شبیہ میں ہم نے نہ پایا کان کا زیور</p>	<p>و بائے کان بڑھ جاتے ہیں لفظان حاکم اگر ہم پوچھتے ہیں ہاتھ وہ رکھتے ہیں کان نوچ</p>
<p>و لا اشعار اپنے جب کہی کانوں میں پڑتے ہیں سخندانان نازک فہم کان اپنے پکڑتے ہیں</p>	
<p>یہ وہ گل بین و لا جن پر دل جان ہو گیا زر گل موے گوش نازکش پیش سخن سخنان</p>	<p>کوین انکی بین برگ گل سے نازک شجرہ بستان بسک مویں از آب مضمود لولو غلطان</p>
<p>اسی گوہر سے کہتے ہیں صدف کانوں کو اہل فن و لا یہ کان ہیں یا جو ہر اسرار کے معدن</p>	
<p>توون کو مہ جبین خورشید زبور دار کہتے ہیں سختور انکو اوراق گل بے خار کہتے ہیں</p>	<p>انھیں اہل نظر آئینہ انوار کہتے ہیں ہم انکو جوہر آویزہ اسرار کہتے ہیں</p>
<p>و لا انکی صفت میں کیوں نہ ہو اپنی زبان پیاری</p>	

لے گوش مبارک کیا یہ
از صفحہ ۱۳
لے حلقہ در گوش کیا یہ
از غلوک و غلام ۱۲
لے جہر دریا کیا یہ از غلام

مثل ہے کان پیارے ہیں تو انکی بالیاں پاری	
انجین گوش مبارکین سرا سر حق نیوشی تہی انجین سے زلف کی سرگوشیاں تھیں گرمخوشی تھی ۱۸۱ گنہ گارانِ امت اسرا پر وہ پوشی تھی	منے جاتے تھے سب کچھ لب پاک نہر خوشی تھی
شاگفتہ گل سخن زانانِ عالم انکو کہتے ہیں یہ اوان زلفون کے پیچھے سایہ سنبل میں بہتے ہیں	
۱۸۲ گول گویند دار و درجہاں دیوار ہم گوش گل گوش تو شد از سنبل و ریحان چمن پوشی	پس گوش مبارک کیسوت استاد خاموشی خطِ عارض ز زلف عنبرین بکشا وہ آغوشی
بہ تشبیہ ہمایون گوش دریا حلقہ در گوشش بائین محبت جو بہ دریا و آغوشش	
۱۸۳ مگر وہ کان کے کچے نہ تھے نفرت تھی تہمت سے یہ چلتی تھی کہی اسکان پر چون حسنیت سے	ہر اک معروض پر وہ کان ہر تنہ تھے محبت سے بھرا کرتے تھے گو کفایان کا وزن کو غیبت سے
بہت سے کاہنوں کے کان کاٹے پختہ کاری میں بہت سے کا یونکے کان کترے ہوشیاری میں	
۱۸۴ پکڑ کر کان جکے وہ اٹھاتے تھے بٹھاتے تھے کہی انکو پکڑ کر کان محفل سے اٹھاتے تھے	۱۸۴ و لا پیران کا نر طفل کتب بنکے آتے تھے کہی وہ خود دبائے کان اس محفل سے جاتے تھے

<p>کبھی وہ گوشمالی کا مزا کانوں سے لیتے تھے کبھی غفلت سے انکے کان سرور کو بول دیتے تھے</p>	
<p>فضیلت میں تھے نبیوں سے رسولِ محترمؐ کے صفاتِ گوشِ اقدس میں ہے اور نئے ہم آگے</p>	<p>۱۸۵ سماعت تیز تھی اغماض اس سے دو قدم آگے رہا کرتا ہے جیسے دستِ کاتب میں قلم آگے</p>
<p>یہاں اعضاءِ اقدس میں شامل ساتھ بہتے ہیں حقیقت میں وَلَا حَسَنَ سِوَاِیْہِ کہتے ہیں</p>	
<p>زُلفِ مُبارک</p>	
<p>وَلَا تَصَوِّرُ زُلفِ پاک کا ابقت آیا ہے یہاں تا رنگ کو موتِ سلم میں نے بنایا ہے</p>	<p>۱۸۶ مری آنکھوں نے پیاری زُلف کا نقشہ جمایا ہے سوا چشم نے بہراؤ کا خاکا اڑایا ہے</p>
<p>جب اسکے حلقہ ہاے زُلف کی تصویر اتر آئی ہر اک عارض پہ دو دو چاند کی صورت نظر آئی</p>	
<p>بنی بسم اللہ تعریفِ زلفِ سرورِ عالم وَلَا کرنے لگے ہندو سے کافر مشورہ باہم</p>	<p>۱۸۷ جو کافر زلف کو کافر سمجھتے تھے ہوئے برہم طفیلِ مصحفِ عارض ہے دونوں پر غالب ہم</p>
<p>مسلمان کر کے چھوڑا کافر و نکو اے وَلَا ہم نے بچھا کر اُنکا سہیچا دکھایا زُلفِ پر خم نے</p>	

لے زُلفِ شبِ بزمی
شب ۱۱
لے زُلفِ ۶ دوس نام
گل ۱۱
لے زُلفِ سبیلِ سبیل
لے زُلفِ مبارک
باشد ۱۱

یہی شانِ زلفِ آیتِ خطِ شانِ عارض ہے	اسے کافر سمجھنا کافر و کفرانِ عارض ہے
۱۸۸ اگر ایمان کی پوچھو تو یہ ایمانِ عارض ہے	
مسلسلِ مصحفِ عارض میں ہے تفسیرِ زلفونگی	یہاں طغرائے اسمِ پاک ہے تصویرِ زلفونگی
۱۸۹ اگر زلفونگو زلفِ شبِ سمجھتے ہیں سخنِ پور	بداعت نے کہا شیرنگِ مشکِ نافہ و سیر
شبِ دیو رکھتے ہیں سخنِ سنجائی نام آور	۱۸۹ شبِ قدیرِ مبارک انکو ہم کہتے ہیں اسے سرور
یہی معراج ہے فکرِ بلندِ عرشِ بہا کی	اسی سے ہے فصیلتِ خلق میں اپنے سراپا کی
۱۹۰ قولاً عارض پہ دو زلفین ہیں پیرایہ کمال	انھیں زلفون سے ہے آشفۃ جانِ شفقۃ و سہل
اسی زلفِ مغیرہ کا نقشہ بنگیا بلبس	۱۹۰ انھیں زلفون کی شبیروں پہ ہے نازانِ چمن میں گل
بزیرِ سایہ اش باشد گلِ گوشِ بنا گوشش	مسلسلِ رخسارِ بگذشتہ از رخسارِ تا گوشش
۱۹۱ شمیمِ جا نغرائے زلفِ جبِ گلشن میں جاتی ہے	وہاں زلفِ عروسِ گلبدن کو شرم آتی ہے
چمن کی سیر میں جب زلفِ آنکھ اس سے ملاتی ہے	۱۹۱ پریشان سرِ بہرہ وہ زلفِ منیل کو بناتی ہے
صبا زلفِ صبا اے زلفِ کہلاتی ہے گلشن میں	

لف تار و مار یعنی بسیار
پریشان ۱۲

	و دھڑاتی ہوئی بوتیری لجاتی ہے گلشن میں	
نسیم صبح دم کہنے لگی مشکین پرند اسکو ۱۹۲ یہ بھلواناں گرو و ن جست کہتے ہیں کند اسکو	سجھتے ہیں مخم چرخ کا بیج بلند اسکو کہا کرتے ہیں سب دنیا و دام و طوق بند اسکو	
	حقیقت یہ ہے جتنا منہ ہے اتنی بات کرتے ہیں ہم اس عارض پہ ان لہو نسے و نکورات کرتے ہیں	
چمن میں یہ سمن پوش و سمن سائے سمن بو ہے ۱۹۳ یہاں یہ مشرکان ہند کی آنکھ نہیں بند ہے	نگاہِ معدلت میں تازیانہ ہے ترازو ہے و لا جا و گرو کی آنکھیں یہ لُف جادو ہے	
	انھیں باتوں کو ہم کہتے ہیں چھوٹا منہ بڑی باتیں اگر ہم ٹوکتے ہیں و سنا دیتے ہیں صلواتیں	
پریشان حال عاشق اسکو تار و مار کہتے ہیں ۱۹۴ مسلمان ان کو سجدہ برہنہ تار کہتے ہیں	سخمور زُلف کو جب اڑو مار کہتے ہیں ہم ان زلفوں کو غبربیز و غنبر بار کہتے ہیں	
	سخندانانِ نازک فہم کی طبع آزمائی ہے نبی کی زُلف کو درگاہِ خالق تک سائی ہے	
سیہ پوش سیہ پکیر ہے شہر گشتستان ہے ۱۹۵ ہر اک مداح اس غمخوار پر سول سے قربان ہے	و لا زُلفِ نبی پر تاب ہے پر خم ہے پیمان ہے غم مُت میں آشفہ ہے غمگین ہے پریشان ہے	

لے راقم تشرین سخن
خان ایک مشہور استاد
گزارش ہیں جن سے بجا
تکڑا حاصل تھا ۱۲

بلا کی زلف ہے اور ہم بلائیں اسکی لیتے ہیں
بلا گردان ہیں ہم۔ اسکی بلا پر جان دیتے ہیں

بیان وہ کر گئے بے خوف انکے لمبے جج آیا
سحارے کے لئے سر پر ہوا اس زلف کلاسیا

۱۹۶
بلاغت سے سخن دانوں نے ایسا حوصلہ پایا
مگر اس طرز سے اپنا دل محتاط گہرا

و لا یزلف خود محتاط ہے اپنی درازمین
ہمیں حد ادب ملحوظ ہے مدحت طرازی میں

دہان مبارک

۱۹۷
مگر اس بیدہانی سے یہاں منہ نہ تھا اپنا
اصول راقم کیٹا کا دل پایہ نہ تھا اپنا

دہن کے نقش کا قصہ ولا جہ نہ تھا اپنا
بھروسہ تھا ہمیں مدوح و دشمن نہ تھا اپنا

شودمانی رقم پرواز تصویر و ہانش را
بدست آرد بجائے خامہ گرمیے میانش را

۱۹۸
بس اس ارشاد سے موقع ہی ہاتھ آیا بہت اچھا
ہوا ارشاد (قابو تو نے یہ پایا بہت اچھا)

مرے مدوح نے یہ سنکے فرمایا بہت اچھا
پڑایہ خاکہ تصویر کا پایا بہت اچھا

ادب سے عرض کی سرکار نے موقع دیا مجھکو
اسی ارشاد سے نقش دہن ہاتھ آگیا مجھکو

اگلتا ہوں میں منہ سے دج میں احسن خسانی وَلَا انشِ دہن سے میرے منہ پر پھر گیا پانی	۱۹۹ مے منہ پر شفق پھولی ہے اور چہرہ ہے نورانی برنگ آئینہ بھی نہا ہے تصویر حیرانی
مے آگے اُسے منہ کہوں مشکل نظر آیا چھٹی مہتاب جب منہ پر تو ناکامی سے گہرا یا	
وَلَا در حُسن تعریف دہان او دہن در ارم دہن او ترکند از لطف و من فوق سخن در ارم	۲۰۰ نذار دیچکس فوقِ ثنای او کم در ارم اگر انگشت حیرت در دہان خوشتن در ارم
العابے از دہانش ریخت کز آبش وضو کروم دہن چون باز کروا و من دعا را آرزو کروم	
کرون کس منہ سے تعریف ہان پاک اس سرور حفاظت ملکِ مذاہنی بھی کرتا ہے سرتاسر	۲۰۱ بہت آسان ہے کہد و ن میں اسکو حقہ گوہر حکومت اسکی ہے شام و سحر بتیں گوہر پر
لبوں کے قبضہ قدرت میں ہر اک کام ہے اسکا وجود لب سے عالم کی زبان پر نام ہے اس کا	
سنا جب ہم نے نغمہ آج متعارفِ ناول سے ملار ازِ نھان کا کچھ پتا ارشادِ کامل سے	۲۰۲ مُعتمای دہن حل ہو گیا اندازِ مشکل سے تعلق ہے دہن کے نقطہ موبہم کا دل سے
وہ سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں جت تک دل چاہے	

۱۹۹ دہن دہشتن -

قابلیت داشتن -

۲۰۰ دہن ترک کردن -

۲۰۱ گفتگو کردن و پرسیدن -

۲۰۲ دہن باز کردن -

۲۰۳ نشان دہن بازے کا -

طلب و دندان دشمن
بکالہ صلاحت انکار
دشمن ۱۱

تو تشبیہی برآید از دل لب بستان ہے	
اگر خاموش ہے قائل تو پھر غنچہ ہے یہ گویا تعب اس کا تھا گل ہو کے کیونکر ہو گیا غنچہ	۲۰۳ اسی کو بیلون نے گل کہا جب ہوا گویا وہن ہو کر کھلا رازِ سخاں کا دوستو عقدا
تبستمین یحسان و یکھا ہمیشہ ہم نے بندہ اسی تشبیہ سے کہتے ہیں شاعر غنچہ خستہ	
شبہت میں نہن ہو سقینو کھا ہر نسیم ہے وہن میں دانت بچتے ہیں ولا غنچہ نہنیم ہے	۲۰۴ تعلق اسکی تپسی کا پروں سے سلم ہے سُری اور بلند آواز زیر و ہم کی ہدم ہے
بلاغت ہو رہی ہے اس نئی تشبیہ پر مازان ہم اس ارگن کو کرتے ہیں دہان پاک پر قربان	
دہان تنگ ہے حُسن دہان بس حقیقت ہے بڑا مرغوب تھا طرزیان لطف فصاحت ہے	۲۰۵ بہت بیٹھی تھی حضرت کی زبان فوقِ صداوت ہے ملاک درج میں عذاب اللسان حُسن طلاوت ہے
وہن تنگ شکر ہے آپ کی شیرین زبانی کا لب اپنے چاٹتے ہیں ہم۔ مزا ہے خوش بیانی کا	
مٹے دو مصیع لب اور دونوں مصیع دندان مسدس کے لئے مشکل نہ اب باقی رہی چند	۲۰۶ رباعی سے وہن کی ہو گئے اہل سخن خندان کہ میداریم تضمین خطالب رالب و دندان

<p>بہم ناید چو گل از خندہ اسے سرخوش دہان ما چہ خوش وصف دہان او برآمد از زبان ما</p>	
<p>لبِ مبارک</p>	
<p>مصور اسے وَلَا تصویر لب کی فکر میں سب ہیں حقیقت یہ ہے انکی ہم انکو مانتے کب ہیں</p>	<p>۲۰۷ مگر صنعت کو اپنی دیکھ کر انگشت برب ہیں لبون میں دودھ کی بو ہے ابھی طفل کتب میں</p>
<p>اُدھر غصے سے وہ ہونٹھاپے دانتوں میں چبائے ہیں اُدھر سرکار بھی ہونٹوں میں اپنے مسکراتے ہیں</p>	
<p>فنِ تصویر میں نے کمال پایا دکھایا ہے لبو نکا ذوق اس تصویر کے ہونٹوں میں آیا ہے</p>	<p>۲۰۸ لب شیرین کا نقشہ نقشِ صورت میں چھایا ہے اسی تصویر کے بوسے سے لب نے ذوق پایا ہے</p>
<p>لب شیرین کی مدحت سے ہوئی میری زبان شیرین مزیارہ ہے ہوا مضمون شیرین سے بیان شیرین</p>	
<p>لب حرف آفرین کہنے لگے اہل زبان لب کو نواگلا عمل منہ سے کہدیا آتش زبان لب کو</p>	<p>۲۰۹ اسی اک وصف سے ہم مانتے ہیں کتہ دان لب کو دُر افتانی سے ہم کہنے لگے گوہرِ شان لب کو</p>
<p>وَلَا یا قوت لب سے ہاتھ آئے گوہرِ دندان صدف میں لعل۔ کانِ لعل میں ہیں لولو عثمان</p>	

لے ابنِ شکران خوش
کے شاعر کے بود معرفت
دے اجہم ناید چو گل از خندہ
شادی زبان ناید خوش
ہائے برآمد اللہ از زبان
لے انگشت برب کنا یہ
ز بختِ پیر از آصف اللغات
لے در افتانی۔ خوش
کلامی۔ فصاحت (در زبانِ لعل)
لے گوہرِ شان صفت لب
در بحدار عم

لے دوس ہین ہر ایک
از گلِ بیوہ و شمعِ نازد
رستہ و درختِ بیوہ دار
لے سرزدن - یعنی غلام
شدن ۱۱
لے گلِ شدن و گلِ دیدن
یعنی غلام شدن

نصیحانِ عرب اس لب کو شکر بار کہتے ہیں	۲۱۰	بلینانِ عجم خوش حرف و خوش گفتار کہتے ہیں اسی لب کو حسینانِ جهان و لدار کہتے ہیں
<p>و لا جب بند رہتے ہیں شگوفہ نام ہے انکا کھلا کرتے ہیں جب یہ گل - تکلم کام ہے انکا</p>		
جب اُسکے تشنہ و دیدار کی جان آگئی لب پر	۲۱۱	پلایا لب نے آبِ سر و جامِ چشم بھر بھر کر کہا ہے کتہہ سخن نے اسے جان بخش و جان پور
<p>اعاب لب سے جدم زخم کے لب ملگئے باہم لبِ معجز نامعجز بیان کہنے لگے پھر ہم</p>		
لبِ خاموش ہے تائید تیری بیدہانی کی	۲۱۲	لبِ گویا نے کی تردید تیری بی زبان کی کہے جب لب حقیقت کھل گئی رازِ خفائی کی
<p>اگر اس لب کو لبِ جانین - دہن مفقود ہے تیرا لبِ چشمہ اگر جانین - دہن موجود ہے تیرا</p>		
تبسم می ترا و در تکلم از لب خندان	۲۱۳	بائیتے کہ صبحے سوزند از تابشِ دندان کہ گل گرد و گل تر در نگاہِ آرزو مندان
<p>ولا از جنبش لب غنچہ او نشگفہ چندان</p>		
<p>ز حسن خندہ و حسن تکلم و رلبش سازے</p>		

<p>سر و نعمہ بیل ندا قے در چین وارو</p>	<p>نہ آن لطف نہ این فو وق زبانے چھو من دارد</p>
<p>زبانم رشک طوطی۔ و اصف لطف زبان او</p>	<p>اسانم رشک بیل نعمہ سنج و استان او</p>
<p>مین وہ نقاش ہون جسکے مقابل میج ہوائی</p>	<p>سخن سخی مین خلّاق العسائی رشک خاقانی</p>
<p>زبان کے ساتھ ہے لطف زبان کا نقش لاثانی</p>	<p>دکھاتا ہون والا تصویر مین لطف سخندان</p>
<p>بنفش برگ گل از رنگ بوسے اوست تصویرے</p>	<p>بتعرف سخن تصویر وارو ووق تفسیرے</p>
<p>ولا شاگرد صنعت مانی و بھڑا دین میرے</p>	<p>زباندا نان نورانی زبان استادین میرے</p>
<p>سخن سنجان مشہور عجم نفتا دین میرے</p>	<p>فصیحان و بلیغان عرب اجدادین میرے</p>
<p>زبان کے لطف مین اہل زبان سے داد لیتا ہون</p>	<p>کمال نقش مین از رنگ چین کی داد دیتا ہون</p>
<p>یہاں وصف زبان مین لالہ پری زبان آور</p>	<p>زبان ہے خشک آنکی آج میری تر زبانی پر</p>
<p>کہا اہل سخن نے صدق دل سے یک زبان ہو کر</p>	<p>ولا اوصف بان پاک مین رتبہ ترا برتر</p>
<p>وہاں لوح زبان پر آج تصویر زبان اتری</p>	<p>غزنی و صورت بہزاد جملت سے یہاں اتری</p>

مرے لطفِ زبان کے قدردان سب کلمہ پڑھیں	۲۲۱	مرے ذوقِ سخن پر یک زبان سارے سخنور ہیں
مرے مدوحِ ختمِ المرسلین نبیوں کے سرور ہیں		حدیثیں کچی شانِ کلامِ اللہ کی منظر ہیں
<p>وَلَا مِیْنِ جِس زَبَانِ پَاکِ کَا ہُوں آجِ مَدَحِ گَر</p> <p>اِسی رُوْشَن زَبَانِ مِیْنِ ہِے کَلَامِ حَاقِ اکْبَر</p>		
لسانِ پاک سے ہم نے زبانِ پاک کو پایا	۲۲۲	کلامِ اللہ سے جیسے کلامِ پاک ہاتھ آیا
یہ جانِ تصویر نے ہم کو ولایہ لطف دکھلایا		تصویر کو ہمارا موصوفہ تصویر میں لایا
<p>زَبَانِ پَاکِ مِیْنِ کُجِیْس سے ہم کام لیتے ہیں</p> <p>زَبَانِ دَانِ نَامِ آوَرِ سَخْنِ کِی دَا دِیْتِے ہیں</p>		
سخنِ سجانِ کافر کیش اس کو خار کہتے ہیں	۲۲۳	عجم کے باغبان اس کو گلِ گلزار کہتے ہیں
سخندانانِ یثرب خالقِ گفتار کہتے ہیں		ہم اس کو اے ولایتِ نبی کی دہار کہتے ہیں
<p>زَبَانِ تیغِ پُر تَم ہوا جھنکار نام اس کا</p> <p>دَلِ کُفَّارِ کِی ہِیْیَتِ بِنَا رُوْشَن کَلَامِ اس کا</p>		
یہ بانو ہے دہن ہے اس کی آرایشِ سچائی ہے	۲۲۴	حسین ہے اس کی صورت اور طبیعتِ صفائی ہے
اسی کا خلقِ جہانِ غدا کی پیشوائی ہے		اسی کا وصف ہے ہماں کی آگے رہنمائی ہے
<p>دَلِ دُجَان سے وَلَا قَرْبَان ہوں مِیْنِ اسکی قُدَّتِ پَر</p>		

<p>بلاغت ہے قصہٴ اس کے اندازِ طلاقت پر</p>	
<p>کہ دارم ہر زبان باندِ بلبسِ دستاںش را ۲۲۵ زبانِ نازکِ اور ہیرے لطفِ زبانش را</p>	<p>بیر گل و ہنم شبیہ در گاشنِ زبانش را فصیحانِ عرب عذب اللسانِ حُسنِ بیانش را</p>
<p>شدم شیرین سخن از حُسنِ تعریفِ بانِ او کہ دارد در سخن قندِ لطافتِ دستانِ او</p>	
<p>عجب یہ ہے نہایت نرم ہے یہ گوہرِ کانی ۲۲۶ یہ لوزِ عفرانی ہے کہ فالودہ ہے نورانی</p>	<p>مُقرنس ہے یہ لعلِ بے بہا یا قوتِ مانی نیکتی ہے لطافت - آبداری جس طرح پانی</p>
<p>بہت دلچسپ ہے لطفِ زبان سے دستانِ اپنی وَلَا اس بحسبِ مینِ ہوئی دہلائی ہے زبانِ اپنی</p>	
<p>زبانِ قال میں قوت اسی جوہر سے سرتاں ۲۲۷ اسی سے روکتے تھے جس سے خود محفوظ تھی ٹہر</p>	<p>زبانِ حال سرور کی - زبانِ قال کا جوہر اسی کا حکم دیتے تھے عمل تھا آپ کا جس پر</p>
<p>زبان سے آپ جو کہتے تھے اسکو کرو کہاتے تھے عمل کو اپنی اُمت کے لئے سُنّت بناتے تھے</p>	
<p>صَفِ کفار پر وہ الامان بے طرح چلتی تھی ۲۲۸ پناہِ رحمِ ملتی تھی تو پھر وہ سر سے ملتی تھی</p>	<p>نیام لب سے یہ تیغِ زبانِ جسدِ نکلتی تھی بگڑ کر مشرکوں کے قتل پر جب وہ مچلتی تھی</p>

ملے زبان یافتن اجازت
"خفت یافتن"
ملے زبان لغزین لغز
واقع شدن در گنگو

	<p>خمشیر بروم کے سید ہا ہونہیں سکت وَلَا تَعِزُّ زَبَانَكَ زَنَمِ اُجْہٖ ہونہیں سکت</p>	
<p>کھلی رہتی تھی سرور کی زبان حاجت روائی پر ۲۱۹ کیا کرتی تھی وہ لعنت ہمیشہ بیوفائی پر</p>		<p>کھلی رہتی تھی سرور کی زبان حاجت روائی پر ۲۱۹ کیا کرتی تھی وہ لعنت ہمیشہ بیوفائی پر</p>
	<p>زبان جب دیکھے سمجھو کہ ہو کر ہی رہا ایسا زبانِ پاک کو بدلے ہوئے ہم نے نہیں دیکھا</p>	
<p>زبان پر وہ کہہ لیتے نہ تھے احوالِ رنج و غم ۲۲۰ مگر چلتی زبان اُن پر تو وہ ہوتے نہ تھے برہم</p>		<p>زبان پر وہ کہہ لیتے نہ تھے احوالِ رنج و غم ۲۲۰ مگر چلتی زبان اُن پر تو وہ ہوتے نہ تھے برہم</p>
	<p>بعضِ خود زبانِ می یافت ہر کس در حضورِ او زبانِ او نمی لغزید از دُستِ صبورِ او</p>	
<p>زبانِ خلق پر ہے یہ زبانِ حُسنِ بلاغت سے ۲۳۱ وَلَا امْتَنَّا زَنَمِ اُجْہٖ ہونہیں سکت</p>		<p>زبانِ خلق پر ہے یہ زبانِ حُسنِ بلاغت سے ۲۳۱ وَلَا امْتَنَّا زَنَمِ اُجْہٖ ہونہیں سکت</p>
	<p>وَلِیْ مِنْ اَزْ زَبَانِشْ بَیْشْ اَزْیَنْ چیرے نمی جوید کہ تصویرِ زبانِ بر صغتمِ احسنِ می گوید</p>	
	<p>آوازِ مبارک</p>	

<p>بلند آواز دام درو بہار تصویرِ آوازِ شمس ۲۳۲ کہ آوازِ دم بہست آوازِ با حسنِ اندازش</p>	<p>چہ تصویریت کہ صنایعِ ازل نمود پروازش ۲۳۳ کہ آوازِ دم بہست آوازِ با حسنِ اندازش</p>
<p>چہ آوازے کہ آوازِ دم ف راے ہائے تصویریت ہائے ہائے غیبی صداے حسنِ تعریفش</p>	
<p>قلم سے رہبری آواز کی تصویر ہے مشکل ۲۳۳ ولّا اس آیت آواز کی تفسیر ہے مشکل</p>	<p>شہانے خواب کی اسخ اب میں تعبیر ہو مشکل ۲۳۴ ولّا اس آیت آواز کی تفسیر ہے مشکل</p>
<p>اگر اموفون اگر ہوتا تو پھر ہم اس میں بھر لیتے چھڑا کر چرخ پر راہِ بابِ محفل کو سنا دیتے</p>	
<p>یہ وہ تصویر ہے جسکی نظر آتی نہیں صوت ۲۳۴ اسی سے ہم کو ہاتھ آئی ہے جس صوت کی صنعت</p>	<p>سنا دیتی ہے یہ کانوں کو اس اسخ کی کیفیت ۲۳۵ نظر آتی ہے اس تصویر میں اللہ کی قدرت</p>
<p>اگر اموفون کی ریکی کارڈ کی اس میں شہادت ہے مگر وہ جسمِ مصنوعی ہے یہ جانِ بلاغت ہے</p>	
<p>وہان پاک سے ہم نے زبانِ پاک جب پائی ۲۳۵ صدے خوش کے سننے پر طبیعت اپنی للچائی</p>	<p>زبانِ پاک سے قوتِ طلاق کی نظر آئی ۲۳۶ ولّا میٹھی زبان سے کان میں آوازِ جیانی</p>
<p>وہان سرورِ کلام اللہ میں مجرّات تھے</p>	

	یہاں ہم گوشِ براواز مشتاقِ سماعت تھے	
پریرادونکی آوازیں کوئی موٹی کوئی پتلی مُنتنی کی صدا کوئی اکہری اور کوئی دُہری	حسینوخی صدون مین کوئی بھاری کوئی ہلکی ۲۳۶ نواسخانِ گلشن سے کوئی اونچی کوئی نیچی	
	مرے سرور تری آواز پیاری ہے سُری ہے حسینِ خوبصورت رسِ بھری ستھری ریلی ہے	
مرے کانوں میں جب سرکار کی آواز آتی ہے نکلتی ہی نہیں بھلی تو ایسی تہر تہراتی ہے	۲۳۷ وِلاہیت سے پھر آواز اپنی بھوبجاتی ہے کسی کے کان میں دقت سے ودا آواز جاتی ہے	
	بیانِ مشکل ہے اس آواز کی تصویر ہے آسان یہاں لوح و قلم تصویرِ الحان بنکے ہیں حیران	
ہوا شیریں بانی میں بلند آوازہ طوطی ۲۳۸ وِلاحتِ سرہ سے سرو کی عاشقِ بنی قری	چمن کے گلِ خون میں دھوم دھول کے نغمے کی زبانِ خلق پر ضربِ لاشل ہے لحنِ داودی	
	حرم میں جب رسولِ دوسر ٹہرنے لگے قرآن قرأت کی خوشِ کانی پیہ چارون ہوے قربان	
۲۳۹ بلاغت نے دیا ہے صوتِ دلکش کا لقب اسکو فصیحانِ عجم کہنے لگے مخلوقِ لب اسکو	سمجھتے ہیں سخنِ امروزی معیارِ طرب اسکو بلند آواز کہتے ہیں بلیغانِ عرب اسکو	

<p>ہم اس آوازِ اقدس کو صدے غیب کہتے ہیں فرشتے ہم زبان ہو کر وَلَا لاریب کہتے ہیں</p>	
<p>وہ اس اخلاق اور اغماض پر حیران ہتے تھے پیمبرِ اُمّی آہٹ پر لگائے کان رہتے تھے</p>	<p>عدو کہتے تھے آوازے تو آپ انجان ہتے تھے وَلَا مومن جو اس آواز پر قربان ہتے تھے</p>
<p>ادھر سے یا رسول اللہ کی آواز آتی تھی ادھر سے مرجا کی کان تک آواز جاتی تھی</p>	
<p>بزرگی وہ اگر کرتے تو کرتے آپ بھی حرمت بغاوت آپ سے ہوتی تو ہوتی انکی خود ولت</p>	<p>دیا کرتے تھے وہ کفار کو اسلام کی دعوت محبت آپ سے کرتے تو کرتے آپ بھی لفت</p>
<p>صدف تاہر و لب نار و بہم گوہر نمی خیزد کہ از یک دست در عالم صدائے بر نمی خیزد</p>	
<p>کرم سے آپ کے مفلس کہی خالی نہ جاتے تھے ندامت سے دُعائے خیر دیکر مسکراتے تھے</p>	<p>در سرکارِ پرآواز جب سائل لگاتے تھے مدار کے لئے جس وز گھر میں کچھ نہ پاتے تھے</p>
<p>بجوشِ نذل دیدم گوشِ برآواز سلطان را کہ آوازِ گدازِ روتق و ہد بابِ کریمان را</p>	
<p>خلا مانِ رسول اللہ میں ہم ہو گئے دخل</p>	<p>وَلَا تصویرِ آوازِ مبارک ہو گئی کامل</p>

بجھ اللہ یہ عزت مصور کو پہنئی حاصل | تو توجہ عالم رویا میں اسپر ہو گئی مائل

لگی محنت ٹہکانے جان اپنی جان میں آئی
جراک اللہ کی آواز اپنے کان میں آئی

دندان مبارک

بچشم آمد دندان پاکش از لب خندان | کنون دارم نقش حسنِ ندانش لب دندان
ولا دندانِ فردر دم بکار خویش چندان | اگر از ہر سو گویشم خور و تحمین ہنرمندان

بناکامی کنون دندانِ بدندان می زندمانی
بحسن صنعتِ تصویر دندان می نہدمانی

نظر آنے لگی جب سلاک ٹوٹا اسکی بتیسی | دبائی اپنے واتون میں ولا بھڑانے انگلی
کہا حاصل علی اتری ہے یہ تصویر کیا اچھی | مری آنکھوں کو دانت اپنے دکھاتی ہر چپ اسکی

جلاے او بچشم مہر و مہ دندانِ صبح و شب
بچشم پارہ دندانِ کوہ از عکسِ لب

سخن سخن نے دی تشبیہ انون کو گھر سے | گاہہ محکمہ سخنان میں نظر آتے ہیں آخر سے
چمن میں باغبان کا استعارہ شبنم تر سے | کہا حبِ نباتی آنکو لب نے اپنی شکر سے

ہم آنکو پارہ الماسِ محسوسِ سبھتے ہیں

لے لب دندان دشمن

بہنی قابلیت دشمن

لے دندان فردر دم یعنی

سیلے کردن

لے گویش خوردن

بہمت رسیدن

لے دندان بدندان

بہنی نفوس دندان

لے دندان نهادن یعنی

اعتراف کردن

لے دندان صبح و دندان

شب ہر دو یعنی پیسیدگی

لے دندان کوہ کنایہ از

لعل باقوت

لعل باقوت

بلاغت میں ہم اس تشبیہ کو پوری سمجھتے تھے	
یہ موتی ہیں تو تیشی انھیں کی سلاک کو ہرے سبب انجم اگر وہ ہے تو ہر اک دانت اختر ہے	حبیبہ قند کی تشبیہ گوشہ بنم سے بہتر ہے ۲۴۶ مگر میر و نکی خولی اور تشبیہ ہون و ٹکر ہے
کہا گو ہر شناسون نے مسوڑوں سے ہوا روشن یہاں الماس کے زیور میں ہے یا قوت کا گنبد	
مسوڑے پھول پیش بنم کے قطر کیوں کی ہن نباقی حسین یہ شیریں دہن گویا ہے مصری ان	شفق ہے گریب روشن جو یہیں خست تابان ۲۴۸ دہن کو اگر صدف کہئے تو یہیں کوٹو غلطان
تنبیہ یہ ہے جب لب معدن لعل بدیشان ہے تو میرے کسطح اسمین ہیں میری عقل حیران ہے	
ستارہ میرے طالع کا انھیں نہ اتنے جھجکا ۲۴۹ ہوا غواص میں اس بحر ذخا مضامین کا	قصیدہ اس درودناں کا جب ہکو پند آیا شہ دیجاہ نے منہ موتیوں سے پھر دیا ہرا
عدو کے دانت کہتے ہو گئے ہونے لگا برہم مڑے قرص نباتی کی شتا کے لوٹتے ہیں ہم	
نسخہ ان مبارک	
ولا چاہ ذوق کی جب کہنچی تصویر نورانی ۲۵۰ بھرا یا منھ میں پانی غرق نخلت ہو گیا مانی	

مسترت سے سراپا نے منہ پر میرے پھر گیا پانی	نظر آیا مجھے اس چاہ میں مجھ سے بہک افسانی
فسون سازانِ حکمت چاہِ نخب اسکو کہتے ہیں سخنِ سخنیاںِ دحت چاہِ غیب اسکو کہتے ہیں	
فرشتوں نے فلک پر اسکو چاہِ دلوں سبھا تھا ولا پھرین برین چکر میں مثلِ حسین چلتا تھا	جسے چاہِ ستارہ میں اتر کر ہم نے جانچا تھا اسی پر ڈول برج دلو کا چڑھتا اترتا تھا
چمن میں نھر جاری تھی اسی چاہِ زنخندان سے یہ ساری آبیاری تھی اسی چاہِ زنخندان سے	
ہوا آبِ معلق سے ولا اس چاہ کا شہر ترنج بے شجر ہوتے ہیں اس گلزار میں پیدا	نہالِ قد پہ ہے سیدِ وقتن اس باغ کا میوا اسی چاہِ زنخندان میں ہے سارا حسنِ یوسف کا
اسی کے عشق میں اک باولی ہے بانو زمرم اسی کے چاہنے والوں میں انوانِ دل میں اک ہم	
شمال نے صراحت کی نہ اس چاہِ زنخندان کی زنخندانِ پاک ہے اوصافِ حسن سے خوبا کی	بنی ریشِ مبارک بھی تقاباسِ حسنِ چھانکی اسی سے بڑھ گئی تعریف میں جراتِ سخندان کی
وقتن کی چاہ میں بے ہوئے ہیں ہم سخندانو اسی تجنیس کو پھر اس کا ماخذ کیون نہ تم مانو	

سے چاہِ نخب چاہ
بنامِ نخب حکیم ابن علی
ساختہ بود ابو نصر شعبہ
ماہ از ربی آورد
سے چاہِ غیب مراد
چاہِ وقتن
سے چاہِ دلو یعنی برج دلو
سے چاہِ ستارہ یعنی
صد گاہ
سے آبِ معلق از نشین
وقتن

ملہ ریش دانت بنی
۲۰ دن دانت

ملہ ریش سیاہ از آسیا
پیدا کن بنی نازک کارون

ملہ ریش خوب بست دیگر
دادن کار خود را بدست

دیگر برون

ملہ ریش کند بنی

بیا کردن

ملہ ریش فروشد

ملہ ریش فروشد
کار بدعا و فحش بکنند
و بدان معنی که جارا با بیا
ریش می کشند

اسی چاہ ذقن سے باغ تن کی آبیاری ہے
اسی سے گلشن عارض میں خط کی سبزه آری ہے

لعاب لبہ اسی کی نمھر ہے جو منہ سے جاری ہے
اسی سے روست اقدس کے چمن میں گلعداری ہے

و لا ریش مبارک میں ہے یہ چاہ ذقن نھان
ہواطلات میں جس طرح مخفی چشمہ حیوان

اسی چاہ ذقن سے منفعل تالاب ہوتے ہیں
اسی چاہ ذقن سے تشنہ لب سیراب ہوتے ہیں

ندامت سے سمندر بھی و لا آب آب ہوتے ہیں
اسی سے گلعداروں کے چمن میں آب ہوتے ہیں

اسی گرداب سے گردش ہے چرخ چاہ زمزم کو
بھرا کرتے ہیں ہم پانی اسی پر ناز ہے ہم کو

ریش مبارک

ز نقش ریش پیغمبر تو اسے مانی ابا کردی
مگر ریش سیاہ خود سپید از آسیا کردی

نداری پیش ماریشے چین کارے چو کردی
مگر ریش خود بدست دیگرے دادی خطا کردی

ہر انگو در کمال ریش کنند خود نمی کو شد
بدان مانند متاع قلب اورا ریش بفروشد

نقوش موی ریش لک کی ابالگئی باری
جب اپنی مونہ گافی صرف کروی ہم نے یا ساری

بجائے مو قلم ہونے لگی ابرو سے تیاری
کنچی تصویر ریش پاک پیغمبر بہت پیاری

	سرپاے ریش خندے ریش پُر باد تو اسے مانی بدست ماسپردی صنعت خود را بنادانی	
بہت کچھ نچہ خورشید نے کی ریش پروازی مرا ممدوح ریش آسمان پر لے گیا بازی	۲۵۸ مگر چلنے نہ پائی ایک بھی ان کی سخن سازی	مہوئی گود ریشور کفار کی اس میں در اندازی
	عدو پہنکارتے ہیں اپنی واڑ ہی کو سبب کیا ہے اڑایا اپنا مضمون چور کی واڑ ہی میں تنکا ہے	
یہی ریش مبارک حل ہے عارض کے قرائکی یہی شانِ نزول اس آیت زلف پریشانی	۲۵۹ یہی حل مبارک ریش ہے روستے زنجانی یہی تفسیر ہے اس صورت و شمس تابانی	
	خطِ عارض سرپا ہالہ ماہ درخشان ہے یہ واڑ ہی جامع خطِ حافظِ آیاتِ قرآن ہے	
سکھوں میں راجپوتوں میں اکرام ہے اسکا خان مالوں میں ایرانی لقب گلغام ہے اسکا	۲۶۰ ہوائی زہر سے حفظِ تنفس کا م ہے اسکا وکن میں اے ولا ماہِ منور نام ہے اسکا	
	یہ اُس چہرے پہ ماہِ کاملِ عارض کا ہالا ہے شفقِ رنگِ خوا اور رنگِ اس ہالے کا کالا ہے	
قصیدہ ہے یہی مضمونِ حسنِ روستے تا باگنا	۲۶۱ جبین مطلع تو ابرو حسنِ مطلع اسکے عنون کا	

لے ریش بند بنی شہزاد

لے ریش پُر باد بنی

لے ریش پروازی

لے ریش مبارک

لے ریش شانِ نزول

لے ریش عارض

لے ریش مبارک

لے ریش مبارک

لے ریش مبارک

لے ریش مبارک

۵ بروت یا بدن یعنی
نکست و غرور کردن ۱۲
نکست بروت یا فتنہ زدگی
نکست الوافی کردن ۱۳
نکست ویندن ۱۴
نکست بروت یا فتنہ یعنی
نکست و غرور کردن ۱۵

وَلَا مَقْلَعُ هِيَ رِيشِ مَبَارَكِ اُس سَخْنَدَاکَا	یہی مجموعہ اشعار ہے عارض کے دیوان کا
رباعی نوچکھ اور برو کی ہے روے مقدس میں یہی ریش مبارک ٹیپ کا مصرعِ مختص میں	
خطِ عارض اسی ریش مبارک کا ہے دیباچہ قلم سے کاتبِ قدرت نے خود لکھا ہے دیباچہ	کتابی چہرہ انور کا کیا اچھا ہے دیباچہ ۲۶۲ یہ خاکہ ہے کسی کے موقلم کا یا ہے دیباچہ
اسی خاکے میں ہے پرواز الوانِ خضابی کا وہ دیباچہ تو یہ ہے حاتمہ روے کتابی کا	
گہنتے بالِ ریشِ اقدسِ روے پیمبر کے چمکے بالوں کی نورِ عارضِ روشن میں سرور کے	سٹھانے بالِ گرداگرد تھے رخسارِ انور کے ۲۶۳ شعاعی خط کو کرتی تھی خجلِ مہرِ منور کے
محاسنِ آپکی ریشِ مبارک کے بیان کیا ہوں مضامین جب کروں بال سے باریک پلایوں	
بروتِ مبارک	
وَلَا بَهْرَادِمِی مَالِدُ بروتِ خود بہ تصویرِ ریش نزدیم در قلمِ پاسِ ادب ہنگامِ تحریرِ ریش	بروتِ خویش از و بر تافتم در حفظِ توقیرِ ریش ۲۶۴ زبونِ کردم - بروتش ریختم کاین بوجہ غریرِ ریش
نگاہِ نازکِ من موتم گردید سرتاسر	

نقشِ زونِ جبر

بلوچِ دل ز دم نقشِ بزوتِ پاکِ پیغمبر	
خطِ لب کی بنی تصویرِ مشکین اس نزاکت سے ۲۶۵ کہ اربابِ نظر نے داد دی اپنی بصیرت سے وَلَا بھرا دے منڈوائی ہن موچھین بہت سے	لبِ جان بخش پر تصویر کیا اچھی دکھائی ہے اسی جوہر سے اُس شمشیر لبِ مین جان آئی ہے
کمالِ صنعِ مین و شمن سے جب ہم دا لیتے ہیں ۲۶۶ ہم اب بھرا د کی نازک نگہ کو مان لیتے ہیں وَلَا پھر اپنی موچھون پر خوشی سے تاؤ دیتے ہیں بصیرت کی سند اسکو قبول دل سے دیتے ہیں	وَلَا وہ موچھ کا ہے بالِ سترِ پا صداقت مین مگر شاگرد وہ اپنا ہے نقاشی کی صنعت مین
نظر آتی تھیں طہرین ات مین جو فضلِ لب پر ۲۶۷ نزاکت مین وہ موچھین جو شمشیر تھیں لب پر نہ غالب تھی چمکِ عارض کی اس تار کی شب پر اثر ہوتا تھا اس شمشیر کا چشمِ مخاطب پر	مسلمان اس نزاکت پر وَلَا قربان ہوتے تھے مگر کفار مے خوف کے بے جان ہوتے تھے
نخلِ آئی ہن موچھین اُس خطِ لب کی ترقی سے ۲۶۸ ہوا روشن یہ نکتہ آپ کے روئے کتابی سے جل جلی ہونے لگا خطِ حقی دیرینہ مشقی سے لکھا ہے کاتبِ تقدیر نے باریک بینی سے	

لے زلف شب بھنی
یترگی گنبد

<p>لبون کا سرگین خط صفحہ عارض کا مسطر ہے بروت عنبرین - سطر کتابت کے برابر ہے</p>	
<p>لب نازک بلاغت میں ہے تیج آتشین پیکر جو انمردان نام آور شجیعان عرب اکثر</p>	<p>خط لب ہے اسی شمشیر جو ہر دار کا جوہر ۲۶۹ دیا کرتے ہیں دشمن کے مقابل تا وہ موچھو نہر</p>
<p>وسیلہ رزم میں یہ خط ہے اظہار شجاعت کا ذریعہ بزم میں ہے اعتبار حسن صورت کا</p>	
<p>سختدان موچھ کی سبزی کو حسن سمجھتے ہیں ولاہم موچھ کی تخلیق کا مطلب سمجھتے ہیں</p>	<p>بلاغت میں بخنور سکوزلف شب سمجھتے ہیں ۲۷۰ حفاظت کے لئے نہنوں کی صنع رب سمجھتے ہیں</p>
<p>ہوا بینی میں ان بالوں سے ہر دم چھن کے جاتی ہے سحارا اسکو ملتا ہے پلٹ کر جب وہ آتی ہے</p>	
<p>لب نازک پہ قائم ہیں بوت نازک سرور نبا شد حسن تشبیہ خط لب بیش ازین بہتر</p>	<p>ہمیشہ سورہ واللیل خط ہے آپ کے لب پر ۲۷۱ لکھ کر از بیت الغزل موسوم کر وندش سخن پرور</p>
<p>ولا دو مصرع اول میں اس ابروے عالی یہی دو مصرع آخر میں موزون اس باغی کے</p>	
<p>غنغب مبارک</p>	

از ریش آسان کنایہ
از خط شامی ۱۱

<p>یہاں تصویر غیب میں طبیعت اپنی گہرائی نظر ریش مبارک پر چربی تھی مثل شیدائی</p>	<p>۲۴۲ ہوئی رہبر ہماری شانہ اقدس کی دانائی اُسی کی موسگانی سے ولا تصویر اترائی</p>
<p>مراہند روشانہ موبوسہ گرم یاری تھا ندامت کا پسینہ غیب مانی سے جاری تھا</p>	
<p>مفصل لکھ گئے جب حلیہ فرق پیپ کو نقاب اسکی سمجھتے ہیں اگر ہم ریش انور کو</p>	<p>۲۴۳ تو پھر تعریف میں کیوں کر دین خاتم سہ کو تو پھر اسکے غرض سے کیوں چھپائیں جس جہر کو</p>
<p>ولا ریش فلک میں جرم کو کب چھپ نہیں سکتا نقاب ریش میں خورشید غیب چھپ نہیں سکتا</p>	
<p>جسامت آپکی تھی آخر عمر معالے میں ولا متروک ہے یہ آپکے ہر اک سراپا میں</p>	<p>۲۴۴ تیر ریش نبی غیب تھا دیدہ چشم بنیامین جباب منعکس ہم کو نظر آتا ہے دریامین</p>
<p>سخنور غیب جان کو موج نہر کہتے ہیں ہم اس غیب کو نہر خلد کی اک لہر کہتے ہیں</p>	
<p>بدنکی فزہی میں نام اسکا غیبِ کامل ہو غیب بان نازنین کے حسن میں داخل</p>	<p>۲۴۵ اسی غیب کو ہے ظل زرخدا کا شرفِ حاصل زرخدان اے ولا دریائے غیب کا ہی اک حائل</p>
<p>بحور تن سے ترک موج غیب ہو نہیں سکتا</p>	

کسی ترکیب سے خالی مرکب ہونہیں سکتا	بلاغت میں بڑی تشبیہ سے توقیر غنچ کی ۲۴۶ ہلالی شکل سے ہاتھ آگئی شمشیر غنچ کی ہوئی خورشید غنچ سے عیان تو غنچ کی	
ہلال اس کا نظر آتا ہے مغرب کے کنارے سے مگر ہوتا ہے غائب ایک انگلی کے اشارے سے	سخنور گواہ کہتے ہیں خود مختار و وارستہ ۲۴۷ مگر یہ ہے مضافاتِ دہن کا جزو پیوستہ بقولِ نکتہ سنجان یہ زرخندان کا ہے وابستہ اسی غنچ کو کہتے ہیں عجم آبِ گرہ بستہ	
یہی غنچ و لاجہ زرخندان کا خزانہ ہے یہی اُس خسرو بالانشین کا سرد خانہ ہے	بلاغت نے کہا ہے اسکو سیم و سیمین سمین ۲۴۸ کہی رہتا ہے یہ مانندِ عارضِ زہ و رنگین گئے نرم و گئے سخت و بگ گئے گئے سنگین و لا در عالمِ اجسامِ جسمِ طرفہ رنگتِ این	
اگر سر اٹھ گیا اوپر تو یہ خورشید بنتا ہے اگر سر جھک گیا نیچے - ہلال عید بنتا ہے	اسی غنچ کو شاعر گوئے سیمین فام کہتے ہیں ۲۴۹ ہلالی بٹ سے اسکو غرہ ایتام کہتے ہیں خبر دار انِ ہیأتِ مالہ اجرام کہتے ہیں حکیمانِ جہان آویزشِ اندام کہتے ہیں	

	فنِ تشیخ سے اسکی حقیقت ہو گئی روشن یہی آویزشِ سطحِ دہن ہے ہمسرِ گردن	
سوا تھی انکے چھر کی چمک سارے حسینوں سے	۲۸۰ کسی پروین چھپ سکتا نہیں دور بینوں سے	مستلم ہے نبی کا حسن فائقِ معجزینوں سے نزاکت تھی ہی غیب میں مگر مازنینوں سے
	بصیرت جس کو حکمت میں نہیں ہاں کیا جانے وِلا ہم جانتے ہیں اس قدر آگے خدا جانے	
گردن مبارک		
زبانِ راہِ برم تا خبریابی ز نادانی	۲۸۱ گرمی خاری بناخن گردن خوارِ پشیمانی	بنفش گردنش چون شمع گردنِ کبشی مانی چنان شبِ بدِ طبعِ خویش آور و دم بچولانی
	ز نقشِ گردنِ عالی سخنِ راندم بآئینے کہ گو شمع خور و از گردنِ کشانِ نظمِ تحسینے	
اسی سے سرِ سہرِ قالب کی رونقِ زینتِ تن ہے	۲۸۲ یہی گلہن ہے جہرِ بلبلِ سرِ کشمین ہے	حقیقت وہ تھی سر کی یہ صراحی دارِ گردن ہے وِلا یہ شمع کا فوریِ بیاضِ صبحِ روشن ہے
	جھکی رہتی ہے یہ جھکتی ہے جیسی شاخِ بار آور سبق گردنِ کشتو کومل چکا ہے اس سے سرتاھر	

لے گردن کر تین شمع کتبہ
 از تیر شمشاد
 لے گردن خارِ دینِ آلود
 لے سخنِ اندرِ منہ کی کون
 لے گویاں خردنِ بعضی
 لے سخنِ طاعتِ زبان
 لے صافِ بزمِ گردشِ خورون
 بدون موصدہ استقال است
 کہ دوران موصدہ را چو دین
 دانند چنانکہ باشند بجا
 باشند
 لے گردن کشانِ نظم
 سنایہ از سخنِ گیانِ بزم

<p>سرا قدس شگفتہ پھول تھا سرو کی گردن پر ولا احسان گردن جس طرح زیور کی گردن پر</p>	<p>مگر اخلاق سے تھا بار احسان سرو کی گردن پر عیان تھا بار گردن آپ کے چنبر کی گردن پر</p>
<p>سرو گردن بہم وابستہ احسان تھے ہنسلی کے یہ تینوں سر بسر ممنون تھے ہر ایک پسلی کے</p>	
<p>ولا یہ آپ کے اعضا کے تھے اخلاقِ جہانی جو ارج سے سوا تھے آپ کے اخلاقِ روحانی</p>	<p>یہاں جتنے بیان میں ہم نے دی داؤدِ سخندان بھکی رہتی تھی گردن اور مروتِ نقشبانی</p>
<p>چنان می کر دگر دین چرب نرم اندر سخن گفتن کہ تارِ رشتہ نرمی می پسند و در گہر سفتن</p>	
<p>ولا اگر دیکھیں انکے سامنے گردن چمکاؤ تو جو انکے امثالِ حکم میں گردن ہلاتے تھے</p>	<p>نہ سرکش و بروا کے کیسی گردن اٹھاتے تھے نہجیان آنکی گردن تیغ ابرو اڑاتے تھے</p>
<p>اسی گردن کا شہرہ گردن افراز و سکے قانون میں اسی گردن کی رفعت کا ہے چرچا آسمانوں میں</p>	
<p>اسی کا نام ہے فوارہ سرچشمہ کوثر صفات اسکے ہیں نورانی مصفا و صفا پرو</p>	<p>اسی سے لے چلے پیاسے صراحتی اپنی بھر بھر کر یہی ہے دستہ بلور یا مرقہ پر جو ہر</p>
<p>اس آئینے میں روشن عکس ہے خالق کی قدر کا</p>	

یہ پتھر بقول فرہنگِ یاقوت
گردن کی ہنسلی پاپی نہ
ہنسلی پر فریاد ہے چو گردن
وہ ہڈی جو گردن کی پینچ
اویس سنسکا اویس ہے
سے گردن پر وہ بوزوم
گردن یعنی فرزداد گردن کی پینچ

	وَلَا دَلَّ عَلَیْهِ نَقْشٌ هُوَ صَانِعٌ كِی صَنْعَتِ كَا	
نمونہ ہے فلک اس گردنِ عالی کی رفعت کا اسی گردن پہ سارا بوجھ ہے عصیانِ مہمت کا	۲۸۷ اسی گردن کا خم انہما رہے حق کی اطاعت کا اسی گردن پہ سارا بار امت کی شفاعت کا	
	کبھی آنے نہ پایا بارِ احسان کی گردن پر انھیں کا ہے سراسر بارِ احسان اپنی گردن پر	
جفا پرواز کی گردن سے وہ ہرگز نہ ملتے تھے پکڑ کر اسکی گردن باغیہ کے سر پکھلتے تھے	۲۸۸ وَلَا نِزَبٌ پَر سِرْ گردن اُڑا کرے نکلتے تھے صفوفِ جنگ میں گردن اُٹھائے آپ جلتے تھے	
	دیکھتے تھے وہ عجز اپنا جھکا کر اپنی گردن کو بڑھاتے تھے ہمارے دل پھنسا کر اپنی گردن کو	
اسی گردن کا آگاہِ خلق ہے اپنی زبانوں پر یہی راہِ غذا ہے جس سے جاتی ہے غذا اللہ	۲۸۹ جسے حلقوم کہتے ہیں سخنِ عجم اکثر غذا کے پاک کا پیغامبر ہے خلقِ پیغمبر	
	تنفس کی ہے نالی اس میں جو ذرات چلتی ہے اسی رہ سے ہوا ہوتی ہے داخل اور نکلتی ہے	
ادب سے آپ کے گردن جھکائے سب پوش تھے اسی گردن کے آگے سر جھکائے سارے سرکش تھے	۲۹۰ جمالِ حُسن سے حورانِ عالم آپ پر غش تھے سراجی دار گردن پر کیا کرتے سب اشک تھے	

۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

<p>بائیں سخنذاتی کشیدم نقش گردن را مجالِ در گردن دعوے کشیدن (دادہ ام تن را)</p>	
<p>دوش مبارک</p>	
<p>اگر بیزاد کا کاندہ پکڑ کر بڑے چلین ہم بھی بصیرت سے اگر کچھ کام اس فن میں لین ہم بھی</p>	<p>سراپائے مورت اسکے سانچے میں لین ہم بھی کسی دن پھر کھانا فوسوس حسرت سے لین ہم بھی</p>
<p>وَلَا مَمْنُونِ احسانم کہ دو تھم می و ہد مانی کہ نبود شیوہ کفرانِ نعمت در سلمانی</p>	
<p>یہاں گو ہم فنِ تصویر میں پتہ دوش مانی ہیں مگر تصویر کی پرواز میں جدت کے بانی ہیں</p>	<p>نجاتِ فن سے ماہر عرف میں از رنگِ ثانی ہیں مزایہ ہے کہ اس فن میں بھی خلاقِ المعانی ہیں</p>
<p>بصنعتِ دوشِ خود بر میز نیم از موشکافیھا خبر واریم از موضوعِ مصنوعات و مافیھا</p>	
<p>وَلَا تصویرِ دوشِ پاک میں اعجازِ پائنا ہمارا جہرِ ذاتی سخن پر واز ہے اپنا</p>	<p>بحمد اللہ صنایعِ ازلِ ساز ہے اپنا فنِ نازک میں اس تصویر سے اغزاز ہے اپنا</p>
<p>بنقصِ صنایعِ او چون می ز نیم از رنگِ را دوشے چرا دوشے خورد این مردِ پیشاری چو مدہوشے</p>	

خدا کی شان آتی ہے نظرِ شانوں کی رفعت میں رہا کرتا ہے سارا ہاتھ انکے دستِ قدرت میں	جنھیں کرسی سمجھتے ہیں بان آور ہلاعت میں کلائی اور کہنی پر میں قادر اپنی قوت میں
یہ جہین سے ابتدا ہے باز و دستِ مقدس کی انھیں پر انتھا آویزشِ گیسوے اقدس کی	
وِلا دوشِ مبارک منزلت میں عرشِ کریمین کراماتین سے انکی تشبیہیں سھانی ہیں	یہ دوشانے میں لیکن شانِ یکتائی میں یکتا ہیں علو مرتبت میں آسمانوں سے یہ عالی ہیں
روئے اقدس انپر پردہ ابر بہاری ہے انھیں پر بال ہیں کالی گہٹا کی مشک باری ہے	
کفن میں اپنا منھ ڈھانپے ہوئے آیا ہوں ایسے گنہ کے بار سے طاقت نہ تھی چلنے کی اسے رہبر	و فورِ معصیت سے اپنے شرمندہ ہوں تارک سوار آیا ہوں اپنے چار فرزند و سکے کا ندھویر
بوصفِ دوشِ پاکت شاید مقصد و راغوشم کہ دوشم دادی و من از گناہِ خود سبکدوشم	
بنی تصویرِ جب شانے کی پھر شہر دھوا اپنا ہجومِ خلق سے شانے سے شانہ چھل گیا اپنا	اُمند آئے تھے زائر اس قدر گھر بھر گیا اپنا بڑا تصویرِ دلجوے بغل میں حوصلہ اپنا
بڑی ہمت تو پھر ہم نے چڑھائی آستین اپنی	

۱۱ دوشِ اردن یعنی
۱۲ مذکور دن
۱۳ عکسکدوش یعنی
۱۴ جبار و مجاز کا سیلاب

	مسرت سے چمکتی تھی وَلَا رُوشَن جبینِ پنی	
	بغل مبارک	
بغل میں مار کر آئے تھے سامانِ حضرتِ مانی وَلَا انخی نہ ہوگی اس سے بڑا بکر کوئی نادانی	۲۹۸	لگ کر ہیأت سے صورت پر برستی تھی پریشانی مرے آگے دکھایا چاہتے تھے اپنی جولانی
	بغل میں جو دُبار کہتے ہیں نادان اپنے ایمان کو کبھی نچا دکھا سکتے نہیں مردِ مسلمان کو	
لگنا ہیبت سے بغلیں بچنے جست تھی عیاری روان تھی سبیلِ حجِ بگلے سے دہن ہو گیا بھاری	۲۹۹	وَلَا مانی کی خاکے ہی میں قلعی کہل گئی ساری نذرت کا پسینہ سرِ سرِ بخلو سے تھا جاری
	وہاں آنکھوں میں ہم کو پھر نہ وہ صورت نظر آئی یہاں تصویرِ شایانِ بغل فوراً اُتر آئی	
یہی شانے کے نیچے کا ہے حصہ جسمِ انسانی معاف آپ ہوتے تھے ہمیشہ اپنے جہان سے	۳۰۰	پہرے کے جوڑ کا حافظہ ہے اندازِ نگہبان سے بغل گیری نے آگہ کر دیا اس حُسنِ چھان سے
	یہ تصویر ہے کہ چرن تصویرِ جانانِ بربغل دارم پئے وصفِ بغلِ با بر زبانِ لطفِ مثلِ دارم	
	۳۰۱	نفاست میں تری اسکی ہے مثلِ نافِ اُہو پسینے کو ٹپکے کا کہی ملت انھیں تباہو

وَلَاہِم کو ملا تشبیہ میں تعریف کا پھلو	کہا نازک خیالوں نے بغل کو غنچہ پستبو
بغل گیری سے مہمان جب مشرف ہو کے آتے تھے	صفاتِ حُسن و تعریفِ بغل کو جان جاتے تھے
سراپہ میں سخنِ انون نے اسکو ترک فرمایا	یہ اونکی مصلحت تھی ہم کو موقع اس کا ہاتھ آیا ۳۰۲ تبسم نے قبولیت کا ہم کو رنگ دکھلایا
سخندان سارے بغلین جھانکتے ہیں منہ چھپاتے ہیں	خوشی سے اپنے بچے آپ وَلَا بغلین بجاتے ہیں
مُہرِ نبوت	
لب بہزاد پر مُہرِ خوشی کا سبب کیا ہے	ذرا پوچھے کوئی خاموش کیونے کہنے روکا ہے ۳۰۳ سیانا ہے اسی میں خیر وہ اپنی سمجھتا ہے
یہاں درِ قلم کے ساتھ ہے تائیدِ روانی	بڑے جب ہم تو وہ تھا اے وَلَا تصویرِ جیرانی
بلا موقع زیارت کا ہمیں حجامِ سرور میں	کھڑے تھے ہم وہاں پشتِ مبارک کے بزمِ برین ۳۰۴ وَلَا تصویرِ بھی پھر قدرتِ دستِ بخور میں
قلم سے کاغذِ روشن چیب نقشہ اُتر آیا	

لے مہربان روزہ مارو
 کتاب از آفتاب
 علی صحت کا کوئی صاحب
 سرپاے رسول مقبول
 صحتی اللہ علیہ وسلم

	وَلَا تُحَرِّدْ بَانَ رُوزَہ دَارَانِ ہَم سَجَّتے ہین بھان لطفِ سخن کو غیصِ سائِم کم سَجَّتے ہین	
اشارہ جس شہادت میں ہُو اس خالق کی حمد وَلَا پاتے ہین ہم کچھ خُلافِ سَمینِ وایت کا	۳۰۹	کہا مَحْسُن نے تھا اُس مَہر میں کلمہ شہادت کا وُثیقہ تھا یہی سرورِ عالم کی رسالت کا
	خدا ہی کو خبر اس واقعے کی کیا حقیقت تھی ہوا ہے اتفاق اس پر کہ وہ مَہرِ نبوت تھی	
سلاطین نے لیا اس نگ کو مَہرِ نبوت سے بھان ہم کو ملی تائید اس آثارِ عزت سے	۳۱۰	بنا ہے آلِ تمنے کی بھان ترکو کی دولت سے دول نے اس طریقہ کو کیا جاری عقیدے سے
	وَلَا زَنگِ بلندش لطفِ تاریخی دہد مارا کہ لاکِ سنج شد تَزْنِینِ عنوانِ آلِ تمغارا	
	دستِ مبارک	
مرادِ شوق سے ہاتھوں اُچھلتا ہے کتابِ مین اُٹھے ہین ہاتھ لاکھوں ہر طرف میری حمایت میں	۳۱۱	قلم ہے ہاتھ مین میرے ترے ہاتھ کی حیرت میں ہر اک مضمون برجستہ ہے میرے دستِ قدرت میں
	اگر ہو جائے گایہ کام سرورِ میرے ہاتھوں سے مین ہاتھوں ہاتھ پاؤں کا صلہ ان تیرے ہاتھوں سے	

حقیقت کہیں گئی ہاتھوں سے تیرے اُس صورت کی بٹایا ہاتھ ہم نے بھی مگر اسکو نہ کچھ سوجھی	مبارک کام سے وہ ہاتھ دھو بیٹھا بہت جلدی ہوئی دنیا میں آخر اسکے ہاتھوں کی سیوا
پئے تصویر جب دستِ مبارک سے ہٹا جاوے کپڑا کر رہ گیا بھڑا اپنے ہاتھ میں خامہ	
لگاتا ہاتھ میں جس کام کو ہوں کر دکھاتا ہوں پھر اس تصویر کو دستِ مبارک سے ملا تا ہوں	۱۔ بھی تصویر میں دستِ مبارک کی بنانا ہوں صلہ اس کا انھیں ہاتھوں سے ہاتھوں پاتا ہوں
شدم با او مصافح دستِ پاک او بدست من قلم تشبیہ دست و خامہ من (پیشیت من)	
انھیں ہاتھوں میں ہے ساعدِ سحر میں بڑا زو کا انھیں میں بند دستِ پاک ہے اور ہاتھ کا پنجا	۳۱۳ انھیں ہاتھوں میں ہی کہنی انھیں ہاتھوں میں پنجا اُسی میں ہے پتیلی انگلیاں اور ناخن والا
ولا تعسیم دستِ پاک را تخصیص ہم باید بیان ہر یکے در لمحاتِ دستِ می آید	
انھیں ہاتھوں کو کافر بے امان تلوار کہتے ہیں زبان آورا انھیں کو حامی پیکار کہتے ہیں	۳۱۵ مسلمانانِ عالم و تَل کفار کہتے ہیں ہم انکو حاملِ شمشیر جو ہر وار کہتے ہیں
انھیں ہاتھوں وہ اپنی میان سے باہر نکلتی ہے	

لے دستِ بزرگ کا پیر
عافِ زنا تو ان و مضطرب ۱۱

	انھیں ہاتھوں سے وہ کفار کی گردن چلتی ہے	
انھیں ہاتھوں کی مہیت سے عدو کو دستانے تھے	۳۱۶	انھیں ہاتھوں سے وہ کفار پر زہر چلاتے تھے یہی وہ ہاتھ ہیں جو دشمن کے دل ہلاتے تھے
	انھیں ہاتھوں کی قوت سے گہنی کفار کی طاقت انھیں ہاتھوں کے صدقے میں بڑی سلام کی قوت	
یہی ہیں بانی مذہب یہی ہیں حافظِ ملت انھیں کچھ نہ سچوں نے کہا ہے خالقِ نصرت	۳۱۷	یہی رازِ حمایت ہیں یہی حامیِ امت انھیں ہاتھوں میں یہ طاقت انھیں ہاتھوں میں قوت
	انھیں ہاتھوں سے وہ ملو اور کافر پر اٹھاتے تھے انھیں ہاتھوں سے وہ کفار کو نیچا دکھاتے تھے	
دلِ عالم میں تیرے ہاتھ میں تو انکی خدمت میں ملا نا کہ ہاتھ پہیلے ہوئے تیری حکومت میں	۳۱۸	جو تو چاہے کہ سب کچھ ہے تیرے دستِ قدرت میں مقدور دستِ بستم ہے یہاں تیری طاعت میں
	اشارے پر ترے تقدیر تیرے ساتھ ہوتی ہے ترے احکام کی تعمیل ہاتھوں ہاتھ ہوتی ہے	
ترادستِ مبارک دستِ بزرگ کا نگہبان ہے ترے دستِ کرم پر حاتمِ طائی ہی قربان ہے	۳۱۹	ترادستِ مبارک دستِ گہرا تو انان ہے اسکی وصف گوہرِ بار ہے اور گوہرِ افشان ہے

سلجھان ساعد یعنی بازو
ہے۔ فارسی اور عربی کا
استعمال بازو اور کلانی
دونوں کے لئے ہے ۱۳

بدرگاہِ خدا بھر دیا چون دست برداری
باستقبالِ آید اجا بست از درِ باری

بازوے مبارک

پھر کئے جب لگے بازو تو پھر آنے لگی خوشبو
ہٹی ساعد سے جب چادر نظر آنے لگے بازو
سواری آگئی اور سامنے تھی قامتِ دلجو
مرے بختِ ساعد سے ملا تصویر کا قابو

ادب سے ہاتھ کو بوسہ دیا قد مونہ پر رکھا
مگر بازو کو مین نے اسے ولا پیشِ نظر رکھا

مری خوش قسمتی سے ساتھ تھا تصویر کا ساٹا
ملا یا بازوِ اقدس سے پھر اسپر ہوا قربان
بچا کر آنکھ مین نے لی ولا تصویرِ عالیشان
بلورین ساعدِ منقوش پر مین خود رہا حیران

اسی تصویر کو بندِ مسدس مین دکھاتا ہوں
جسے مین ساعدِ خوبان کا بازو بتاتا ہوں

ولا اسلحہ مین سے جب ہاتھ آگئی دولت
قبائلی آستین ہے پروہ فانوس کی صورت
اسی دولت سے ہاتھوں ہاتھ پیدا ہو گئی قوت
اسی فانوس سے اس شمعِ ساعد کی ہوئی نہایت

یہاں تشبیہِ شمعِ طور سے پُر نور ہے بازو
مرے زخمِ جگر کا مرہم کا فور ہے بازو

۱۲۳ ساعدی بازو ۱۲

حکومت ہے اسی کی جسم میں کہنی سے شانے تک	۳۲۳	اسی کے زور سے زور کمان اور قوتِ ناک
اسی سے تھے مخاطب شاہِ عضلہ و لڑیرک		اسی کے زور بازو تھے علی مرتضیٰ بیشک
اسی بازو کی قوت قوتِ بازو سے چدر تھی		شیعانِ عرب کے زور بازو کا یہ جو ہر تھی
وِلا وصفِ اعانت ساعدِ انور پہ شیدائے	۳۲۴	مسعد بخت میں اپنے جو اس سعد کو دیکھا ہی
بلورین سعد اس کا سینہ ماہی سے پیدا ہے		نظر آتی ہیں جن میں مچھلیاں وہ سیلِ ریا ہے
اعانت جسکو اس بازو سے ہو وہ کیونچ پارتے		جو اسکو دیکھ لے دریا تو موجوں کا خارا ترے
آرنج مبارک (کہنی)		
وِلا بازو سے آگے بڑمکے ہم کہنی پاتے ہیں	۳۲۵	یہاں مسند پہ کہنی ٹیک کر خاکا جاتے ہیں
لقاے بند گاہِ سعد و بازو دکھاتے ہیں		ہلاتا ہاتھ ہے بہزاد ہم کہنی چلاتے ہیں
یہاں بہزاد کی کہنی پہ ہم ہرگز نہ جاسینگے		مزا کت سے وِلا تصویر اسکی خود بنا سینگے
اسی پر ہے وِلا کرسی نشینو کا سہارا ہے	۳۲۶	اسی مرفق کے ٹیکے پر بھان اپنا گزارا ہے
اسی کا حالتِ غفلت میں کیا اچھا اشارا ہے		اسی مرفق میں وصفِ نازکِ فوق و مدارا ہے

<p>نظر آئی وضوے مصطفیٰ میں نازنین اپنی چڑھائی تھی پیمبر نے اُسی تک آستین اپنی</p>	
<p>سحار سے اسی مفصل کے ہم ہر دم سنبھلتے ہیں سمند میں سفینے اسکی پامردی سے چلتے ہیں</p>	<p>اسی اک جوڑ سے دن بھر میں بیوں کام چلتے ہیں اسی کہنی کی ٹکڑ سے ہزاروں دل ہتے ہیں</p>
<p>مقولہ ہے عرب کا اے وِلاِ اسباب میں برحق جراح السیف شئِ ھیت من ضربۃ المرفق</p>	
<p>ساعِدِ مبارک (کلائی)</p>	
<p>میں پہچا آپکے پہنچے یہ جب صفِ سراپا میں حقیقت میں ہیں یہ دو ہڈیاں دستِ انا میں</p>	<p>نظر آنے لگی اک شلخ نازک سروِ بالا میں دونالی ہے تمنجہ ہو بہو اُس دستِ یکتا میں</p>
<p>یہ دو ضربی تمنجہ جب صفِ شکر پہ چلتا ہے وِلاِ ہیبت سے سارے کافروں کا دل دہلتا ہے</p>	
<p>یہاں کہنی کے آگے آپکی نازک کلائی ہے اسی نازک بدنکی اپنے پنجے تک رسائی ہے</p>	<p>تزاکت کی بدولت اس میں وصفِ دلربائی ہے عزیز و اسکی فطرت میں سراپا خود نمائی ہے</p>
<p>کلائی آستین سے خود بخود باہر نہ نکلتی ہے مسیحا کی ہے یہ رہبر اسی میں نبض چلتی ہے</p>	

یہ دن بھرمین کئی بار آبِ زمزم سے نہلاتی ہیں
 ۳۳۰ نامانچ وقتہ کے وضو میں دھوئی جاتی ہیں
 چڑھا کر آستین جیاستین سے باہر آتی ہیں
 تو پھر آنکھوں میں میری مردک بکرساٹی ہیں

یہ دونوں دلربا بین لمحاتِ دست میں شامل
 معین زور بازو پنچہ اقدس کی ہیں حال

پنچہ دست مبارک

مرے پنچے میں انگلی کا قلم یہ نقشِ فطرت ہے
 ۳۳۱ ملا ہے خامہ معجزِ رسم خالق کی قدرت ہے
 وہ مخولِ نقش ہے سرا قدم تصویرِ صورت ہے
 ترے پنچے کا وہ بھرتا ہے دم یہ اسکی طاقت ہے

اسی تصویر کا صدقہ ہے خامہ اپنی طاقت میں
 خدا کی شان ہے لوح و قلم ہیں اسکی قدرت میں

کفِ دست مبارک سے مرکبِ پنچہ انور
 ۳۳۲ اسی پنچے نے پانچوں انگلیاں گھین بتیلی پر
 کہا کرتے ہیں اسکو پنچہ مرجان سخن پرور
 چمک میں پنچہ الٹاس ہے اور پنچہ گوہر

یہ اپنے رنگِ بومین پنچہ گل - پنچہ لا لا
 گلگون سے پنچہ خورشید کی تشبیہ ہے اعلیٰ

اکھاڑوں میں اسی پنچے کا دم ستا دھرتے ہیں
 ۳۳۳ اسی پنچے کی سارے پنچے کشِ تعظیم کرتے ہیں
 اسی پنچے سے کشتی باز کے شانے اترتے ہیں
 یہ وہ پنچہ ہے نورانی ہوئی جیسے مرتے ہیں

پنچہ پنچہ مرجان - مرجان
 باشد
 ملے پنچہ الٹاس گنایاں
 پنچہ آستین گنایاں
 استعمال کنند
 ملے پنچہ گل گوہر گوہر باشد
 ملے پنچہ گل گل باشد
 ملے پنچہ لا لا - لا لا باشد
 ملے پنچہ خورشید گنایاں
 از خلد و شامی

لے ہشت نظر کنایہ
از ہشت ہشت ۱۲
لے ہفت ظاہر کنایہ
از ہفت آسمان ۱۲

<p>اسی پنجے کا چوچا چار سو شش انگلہ مین اسی پنجے کا شہر اہشت منظر ہفت ظاہر مین</p>	
<p>اسی پنجے کی قوت سے ہوا دشمن قویا طفیل پنجہ سیمین ہوا کافر کا منہ کالا</p>	<p>اسی پنجے میں تھا خنجر اسی پنجے میں تھا بھالا سر دشمن اسی خنجر سے تو نے کاٹ ہی ڈالا</p>
<p>اسی پنجے سے پنجہ پھر گیا جب دست ظالم کا ہوا دنیا سے استیصال انواع مظالم کا</p>	
<p>اسی پنجے سے پائے ہم نے ان شعاع کے اوزن کف دست مبارک ہے انھیں شعاع کا دیوان</p>	<p>ہر اک انگلی ہے مصرع بند انگشت اسکے بین کا ہر اک ناخن ہے انکا قافیہ بحر سخن آسان</p>
<p>ولا پانچ انگلیوں سے پنجہ نازک محض ہے اسی پنجے پر قربان آج یہ اپنا مسدس ہے</p>	
<p>کف دست مبارک</p>	
<p>گہر بیٹھا ہے جرات پر مری صحنہ ان مجھ سے ہمیں گئے وہیں میدان نپٹ لین وہی جان مجھ سے</p>	<p>کف دست مبارک کی صفت کیا ہو بیان مجھ سے لیا چاہیں اگر اہل سراپا امتحان مجھ سے</p>
<p>اسی کف کو سخنور ساحت و میدان سمجھتے ہیں اسی سٹہی کو شاعر (گوسہ) و چوگان سمجھتے ہیں</p>	

<p>یہ میضا اگر موسے کا تھا یہ تھا کف بیضا جلا تھا آگ سے وہ یہ سرایا نور تھا ایسا</p>	<p>وہ ناری تھا یہ نور می مجازی یہ حقیقی تھا کہ یہ تھا ماہِ کامل و روہ تھا آگ کا شعلا</p>
<p>مسلمانوں کی جنت ہے اسی روشن ہتیلی مین اسی کی آگ ہے دلمین طیش قلبِ یہودی مین</p>	
<p>خطوطِ ہندی اسکے ہین نقشِ طالعِ انسان اسی کف کو کہا ہے نکتہِ ستیون نے کفِ احسان</p>	<p>وَلَا اَظْلُو كُوجَامِ جَمِ کہوں یا ساغرِ دوران صدفِ مٹتی ہے بے شک جب ہتیلی پر گہرِ نشان</p>
<p>کریم اس کا لقب ہے یہ لٹاتا ہے زر و گوہر پلاتا ہے مئے وحدت یہ اپنا جامِ بھر بھر کر</p>	
<p>انگشتانِ دستِ مبارک</p>	
<p>بلاغتِ مین قلمِ تشبیہ انگشتِ شہادت کی اسی سے لکھ رہا ہوں داستانِ مین انجیِ مدحت کی</p>	<p>مقدس انگلیو کے وصفِ مین جسے حمایت کی اسی کی خوش خطی تعریف ہے میری کتابت کی</p>
<p>قلم ہے تر زبانِ ڈوبا ہوا ذوقِ سیاہی مین بن آئی اسے وَلَا پینچے کی (پانچون انگلیان گہنی مین)</p>	
<p>وَلَا تِلَاحُ انگلی کے بڑے ثابت قدم نکلے سخن پرور نکلنے کو تو صد ہا پیش و کم نکلے</p>	<p>قلدان چھوڑ کر اس فکر مین لاہوں قلم نکلے مگر نکلے تو پورے امتحان مین ایک ہم نکلے</p>

چنانچہ آیت: ﴿قُلْ فَرِحْتُ بِمَا أُفَصِّحُ﴾ وہاں غور فرمیں
یہ آیات جو اگر فافہ میں
بڑی مائی ہیں ۱۲
کے انگشتِ آفتاب کی یہ
از خطوطِ سماوی و نہشت
شمسی سند ۱۱

سخنِ سخنِ فکرین اپنی ہمسرہ نہ تھیں سکتیں
یہ پانچوں انگلیاں باہم برابر نہ تھیں سکتیں

وَلَا شَيْءَ الْقُرْآنِ كَمِثْلِ شَهَادَاتِهَا
یہ استنار ہے روشن مقصدِ قانونِ قدرت کا
خلافِ عقل ہے لیکن ہے ماضیِ عرقِ عادت کا
۳۳۱

مخالفِ منحرف ہیں انگلیاں کانونِ بین کہتے ہیں
نبی اپنی نبوت کی سندِ شانوں میں کہتے ہیں

میتیلی اور پانچوں انگلیاں بچے میں مثل ہیں
یہ پانچوں ازیج آیت ہیں جڑ مٹی میں اہل ہیں
۳۳۲
وَلَا تَبْيِضُ يَدَايَاكَ مِنْ خِلْقَتِهِ
یہ ہیں پنجتن جو موجودِ عقدِ انامل ہیں

ہر اک انگلی پہ ناخنِ ماہِ نو اپنی شبابِ تین
یہ پانچوں ہیں بلورین مچھلیاں بحرِ بلاغت میں

اسی انگلی کی ہر اک پور میں دیکھا عجیب نقش
کیسی کہنی نظر آئی کہی شانہ کہی چنچ
۳۳۳
وَلَا يَبْصُرُ مِنْ تَحْتِهَا
اسی مٹی میں ہے مخفی معمارِ از و حدت کا

یہی مجموعہ قدرت ہے پنجہ جس کو کہتے ہیں
انامل جس میں باہم رات دن مل جل کے رہتے ہیں

ناخنِ دستِ مبارک

لہ پست بر دوار کیا
 از منبر ۱۲
 لہ ہر ہا سیم لکھا
 از سارگان ۱۳
 لہ فردق یعنی یوسف
 لہ پست دوتا یعنی
 پست قندہ ۱۴
 لہ پست حرمی یعنی تفتیش
 و مددگار ۱۵
 لہ پست داری یعنی
 پستی بانی ۱۶

شعاعی خط چمک میں مثل ناخن بڑھتے رہتے ہیں	
پشتِ مبارک	
صفحاتِ پشتِ مین ہوں پشتِ دیوار حیرت	پس آئینہ پائے ہر ہا سیم کثرت سے
فنِ تشریح نے واقف کیا انکی حقیقت سے	شمار انکا ولا چو میں ہے قانونِ حکمت سے
نظر آتا تھا آئینے کی صورت سامنے سینہ	
پس آئینہ بھی پشتِ مبارک پشتِ آئینہ	
عریض اسکو بتایا کتبہ سنجانِ شمال نے	اُسے عالم کا پشتیان کھا بعضے رساں نے
کیا مایوس ہم کو قلتِ علم و سائل نے	ہماری پیٹھ ٹھوکی آپکے حسنِ فضائل نے
فردق بود و در فنا رخ و پشت و تار و	
ز سلکِ مہرہ تبیہ ولا از کہر بادار و	
بیاضِ پشتِ اقدس صفحہ قرطاسِ نحرانی	سوا و موسے تنِ مشکینِ قم آیاتِ قرآنی
عیان اس پیٹھ کے فقر و فاقہ دو کالمِ طولانی	مسجل یہ سند تھی حاصلِ احکامِ ربّانی
اسی فرمان کے عنوان پر چھ نہوت تھی	
خطِ کوفی میں سرمانِ الہی کی کتابت تھی	
اسی کی پشت گرنی نے مٹایا سر و مہری کو	
اسی کی پشت داری نے بڑھایا خلق کے جی کو	

اسی پشتِ مبارک سے ملا اغزا پشتی کو
اسی کی پشت نے قوت عطا کی پشتِ ناہی کو

بایں توفیرِ پشتِ ہمیش برخواستن باشد
بشا باش دلم دستِ کرم بر پشتِ من باشد

سینہ مبارک

کشیدم سینہ بر مضمونِ حسنِ سینہ روشن
ببین سینہ کاوی یا فقم گنجینہ روشن
کشا دم سینہ آوردم بدستِ آئینہ روشن
دل و جانم فداے سینہ بے کینہ روشن

ز موی عنبرین از سینہ اش تاناف تحریر
کہ سلکِ فقرہ ہاے پشتِ او از سجدہ تصویر

نگہ گردن سے جباری تو آگے آگیا سینہ
مصفا ظاہری تشبیہ میں ہے مثلِ آئینہ
اسمیں پیمان صدرِ حریمِ قلب کا زیتہ
بلاغت نے اسے اسرار کا مانا ہے گنجینہ

اسی مین دل ہے دل میں اپنے خالق کی محبت ہی
اسی مین راز ہے یہ رازِ دانوں کی حقیقت ہی

ولا بے داغ ہے یہ اور ہمیں داغ رہتے ہیں
یہ غم پرور ہے جس سے وہ غمِ شمت کوستہ ہیں
سخن پرور سیکو سینہ بے کینہ کہتے ہیں
اسی چشمے سے آبلِ بلند وراثت کہتے ہیں

اسی سینے سے وہ سینہ سپر ہے اپنی امت کا

۱۱ پشتِ باہی یعنی

۱۲ اشارہ باہی زیر زمین

۱۳ پشتِ بجزین یعنی

۱۴ خود را در نظر نہ آوردن

۱۵ دستِ برشت

۱۶ یعنی بہت فروتن

۱۷ سینہ کشیدن یعنی نہ کرنا

۱۸ سینہ کشادن یعنی

۱۹ خوشحال شدن

۲۰ سینہ کاوی یعنی

۲۱ پوششِ باغ (آصفیہ)

۲۲ غم پرور یعنی غمگار

۲۳ سینہ سپر یعنی

۲۴ ثابت قدم و مددگار

جلد بیدل بنی عاشق
و شاعر مودت ۱۱

اسی سینے سے اُمت کو بھروسہ ہے شفاعت کا	
لمور و صفحہ و آئینہ تشبیہات ذات اسکے سخنِ امانِ عالم جانتے ہیں سب نکات اسکے	لطیف و صاف و روشن صبح پر و برین صفات اسکے کریم انفسی و اخلاق و نیکی ملحقات اسکے
فرشتے آسمان پر لوح محفوظ اسکو کہتے ہیں اسی سینے میں آیاتِ مبین محفوظ رہتے ہیں	
قلب مبارک	
ذریعہ عکسِ دل کی کشش اور جذبِ اُلفت ہے نگارِ سادہ لوحانِ جہان میں یہ کرامت ہے	و لا تصویرِ دل میں آئینہ برقی کی صنعت ہے نقوشِ عضوِ مخفی میں یہ استاد و مکی جدت ہے
توجہ سے جایا اپنی لوحِ دل پہ جب خاک کا لیکا کا غنڈ پہ ہم نے عکسِ پھر قلبِ معلیٰ کا	
سخن میں جب بنے بیدل تو پھر دلبر کہا نہ جگو خداوندِ تعالیٰ نے خود اپنا دل دیا تج کو	صفاتِ دل میں ہم دل دیکھے لے دلبر باجگو خبر ہے اس دلِ عاشق کی محبوبِ خدا تج کو
تجھے دلدار کہتے ہیں ترا دل تیرے پھلو میں نہیں اے دستان۔ ہے ہے مراد دل اپنے قابو میں	
یہاں لینے کے دینے پڑ گئے ہم دلمین گہبرائے	وہاں تصویرِ دل لینے گئے تھے دیکھ دلائے

ترا دل موبہ واقف ہر میرے دکھ بھر دے	تو تجھ سے کیا کرتا ہے وہ باتیں مری دل سے
رہے دل جسکے پھلوں میں تری عزت کر دے	جو صوفی ہو وہ حتیٰ آگاہ واقف ہوتی دل سے
مین سالک ہوں طریقت میں مارا ہر ہے دل تیرا	شریعت میں وہ میرا رہتا پیر ہے دل میرا
شکم مبارک	
نکا لا حوصلہ وصف شکم ہوا اس سے کیا بہتر	سوار البطن ہے اہل شامل کی زبا نوں پیر
نہ تھے سرور ہمارے کہانے پینے میں شکم پرور	غذا رہتی تھی کم صائم رہا کرتے تھے آپا کثر
بیان کیا اس سے بڑا کہ ہوئے منہ میں انت ہی کوئی	ضعیفی سے نہ اپنے پیٹ میں یا انت ہے کوئی
اذوقے میں ہاں کچھ ایسی قلت پائی جاتی تھی	طبیعت دیکھ کر سکھو لا گہرائی جاتی تھی
ادھر و اٹھ غذا بھی بھوک سے کم کہاں جاتی تھی	ادھر فاقون سے دعوت صبر کی فرائی جاتی تھی
شکم بندہ نہ تھے روٹی نہیں پاتے تھے وہ اکثر	مگر شام و سحر انت کا غم کہاتے تھے وہ اکثر
نہ تھا یہ حال سرور شکی وجہ معیشت سے	رہا کرتے تھے وہ مجبور ایثار طبیعت سے
سمجھ سکتے ہیں ہم انکا خشم انکی حکومت سے	مگر کرتے تھے نفرت مال دنیا کی فرغت سے

	<p>وَلَا سِیرِی مِیْن وَهْ شُکْرَانِ نَعْمَتِ بَجَالَاتِ</p> <p>تَضَرَّعَ - ذِکْرِ حَقِّ تَخْلِیْفِ کِی حَالَتِ مِیْن فَرَمَاتِ</p>	
<p>سُحَا کرتے تھے اِسکو جس قدر انسان سہی ممکن</p> <p>ریاضت میں بسر کرتے تھے اپنی زندگی کے دن</p>	۳۶۶	<p>تَوَرِ بَطْنِ مِیْن رِہتی تھی آتش بھوک کی لیکن</p> <p>زہتے تھے وہ تکلیف و صعوبت سی کبھی اِیْن</p>
	<p>کبھی معدے پہ پتھر باندھ کر تسکین پاتے تھے</p> <p>کبھی تکلیف بڑھ جاتی تو بیٹھے مُسکراتے تھے</p>	
	<p>کرمبارک</p>	
<p>کرم سے کمر ہے حُسنِ ترکیبِ اصنافِ مِیْن</p> <p>لکھیں گے ہم مگرافات کی حُسنِ تلافی مِیْن</p>	۳۶۷	<p>کمر بستہ ہیں ہم وصفِ کمر کی موشگافی مِیْن</p> <p>سکوتِ جلد ار بابِ شمائل کی سنائی مِیْن</p>
	<p>حقیقت آپکی نازک کمر کی آپ ہی جانیں</p> <p>نزاکت کیون نہ ہم ہوے میان کی اے وِلا مِیْن</p>	
<p>بھروسہ آپ کو رہتا تھا خالق کی اعانت پر</p> <p>کمر دیوال میں ہتھیار رہتے تھے ضرورت پر</p>	۳۶۸	<p>کمر باندھے ہوئے رہتے تھے آپ ادا و منت پر</p> <p>کسا کرتے تھے جب اپنی کمر فوجی حمایت پر</p>
	<p>کمر دشمن کی آنکھوں سے دبدبے سے ٹوٹ جاتی تھی</p> <p>عدو کے ہاتھ سے تلوار اسکی چھوٹ جاتی تھی</p>	

<p>کمر کا کہو لہنا ممنوع تھا اسکی لڑائی میں کمر وہ ٹھہرتے تھے فوج کی جنگ آزمائی میں</p>	<p>کمر وہ باندھتے تھے چست لشکر کی چڑھائی میں ۲۶۹ فتوحاتِ عرب کی دھوم تھی ساری حدائی میں</p>
	<p>برز مش آبِ شمشیر کے اور اتنا کمرِ دیدم مقابلِ راہمان آبِ کمرِ بالائے سرِ دیدم</p>
<p>کمر جب ٹوٹ جاتی تھی ہر اکِ شکرِ شکر کی کمر جب بیٹھ جاتی تھی عدوے فتنہ پرور کی</p>	<p>کمر سید ہی ہوا کرتی تھی پیغمبر کے لشکر کی ۳۶۰ کمر کہلتی تھی اپنے سرورِ دیشانِ پیہر کی</p>
	<p>اسی مومے کمر کے وصف میں ہم ہیں کمر بستہ یہاں مومے میان سے ہے کمر کا راز سر بستہ</p>
<p>و لا مومے میانِ خوابِ عالم کی نزاکت ہی کمر میں آپکی ہتھیاریہ عینِ حقیقت ہے</p>	<p>۳۶۱ اسی سے انکی تعریفِ کمرِ حُسنِ بلاغت ہے اسی مومے میان کی شاخِ تشبیہی رعایت ہے</p>
	<p>سخنِ متفق ہیں آپ کے حُسنِ سراپا ہیں کمر معدوم ہے مثلِ دہنِ تحقیقِ اعضا میں</p>
	<p>پائے مبارک</p>
<p>قدم کے وصف میں میرا قلم کاغذ پہ چلتا ہی بلاغت نے کہا تشبیہ میں یہ ہمسرا ہے</p>	<p>۳۶۲ یہ مثلِ پائے نازک ہے روانِ اوراق میں سیما ہے سخنِ دانوں نے ایسا رہنما قسمت سی پایا ہے</p>

	<p>لقب ہے (خامہ پا) استخوانِ کعب انسان کا اسی کی ہمہری سے کام چلتا ہے سخن دان کا</p>	
<p>ہمارے سر پہ رکھا ہاتھ اس خلقِ مجسم نے وَلَا آنکھوں کو بخشنا نور اس پاے مکرم نے</p>	۳۷۳	<p>قدم پائے تو آنپر رکھ دیا سرے وَلَا ہم نے انھیں قدموں کو آنکھوں سے لگا یا ساری عالم نے</p>
	<p>قدم ہمنے لئے آہی گئی جب پاؤں کی باری چلو ہونے لگی پھر خلد کو چلنے کی تیاری</p>	
<p>قد مبوس انھیں قدموں کی ہے سرایہِ سعادت انھیں قدموں کے پیروں سا لکانِ مہربت</p>	۳۷۴	<p>انھیں قدموں پہ سر رکھتے ہیں سرواڑا فی ثلث قد انقش قدم پر ہر وانِ ادوی غربت</p>
	<p>علو عرش و کرسی پاے اقدس ہی کا پایا ہے جہان میں نصفِ پرموی انھیں قدموں کا سایا ہے</p>	
<p>مثلث دستہ بندوقان انوکھی حیات ہی اسی میں ساق کی ہے نال یہ خالق کی صنعت ہے</p>	۳۷۵	<p>تفنگ پاے اقدس حربہ دستِ بلاغت ہے اسی کے زانوروشن میں مخزن کی شبابہت ہے</p>
	<p>سنا یہ خود بخود چلتی ہے گو ٹوٹوں سے خالی ہے بچو اسے کافر و کفار پر یہ چلنے والی ہے</p>	
<p>یہاں ہم پاؤں اپنے قبر میں لٹکائے بیٹھے ہیں گناہوں سے سرسبز باغِ شرمائے بیٹھے ہیں</p>	۳۷۶	

لہ ران کن دن بمعنی
سوار پ شدن ۱۲
لہ ران اشتر دن بمعنی
بیز کردن اسپ ۱۲
لہ حکمران بمعنی بادشاہ ۱۲
لہ سخن راندن بمعنی
کن گفتن ۱۲
لہ زانوے مبارک

انھیں قد منو بجے آگے ہاتھ ہم سپاہ بیٹھیں	و لا اقدام کی مدحت کا چسکا پاے بیٹھیں
نی ہے اپنی ہیات خاک سی بین بھان جیسی تہ ہوگی پاؤں کے نیچے کی مٹی ہی کہی ایسی	
ران مبارک	
کشاوم ران بر اسپ خامہ بہر مدحت رانے سر من گوے این چکان خیالم ہچ میدا	فشر و م ران خدا شتر بران (دروست چوگانے) برنگ حکمران آمدورین میدان سخن دانے
سخن دانان لقب کردند و عالم سخن دانم بحمد اللہ کنون در مدحت رانش سخن رانم	
بلاغت نے کہا بکر کمر سے نھر چلتی ہے حقیقت میں و لا یہ مترل کعبہ کی کرسی ہے	پھر گئی ہیں اسی میں مچھلیاں تشبیہ اچھی ہے اسی کرسی پہ قائم آسمان عرش و کرسی ہے
یہ وہ ارکان عالی ہیں سقف تن کے ہیں حامل ہم ان و نون کو کہتے ہیں رواق حامل منزل	
زانوے مبارک	
شکستہ زانو خود را بہنگام سخن گفتن پاے او کہ زانویت چون آئینہ روشن	کہ آئین ادب باشد ہمین در بکر جان گفتن ولا در پردہ بانویت گوئی در حریم تن

ساقِ قلم از نیل
قلم سنا یا ز قلم
ساقِ گل - بستی پا
ساقِ گل - بستی پا
ساقِ گل - بستی پا
ساقِ گل - بستی پا
ساقِ گل - بستی پا
ساقِ گل - بستی پا

	ازین آئینہ روشن چو روشن شد مکانِ او بخشم آمد مرا تصویرِ حسنِ ساقِ و رانِ او	
	ساقِ مبارک	
یہاں ساقِ قلم مداحِ ہر ساقِ سید کی چمن میں ساقِ گل شاکی بنی اندازِ گلچین کی	تزاکت ساقِ نازک - میری تصویرِ مضامین کی یہاں ساقِ قلم ممنونِ سخند انوکھی تحسین کی	۳۸۰
	انھیں ساقون کی دو تلیو تین ہم نے نالیان پائین وَلَا اِن نالیون پر ہمنے جیتی پھلیاں پائین	
	کعبِ مبارک	
وَلَا ساقِ مبارک سی چراگے کعبِ نورانی گلابی رنگ پر یہ استخوانِ لعلِ بختانی	اسی کو قاب کہتے ہیں سخندانانِ ایرانی یہی کرتا ہے بندِ پائے اقدس کی نگہبانی	۳۸۱
	بلندی میں نظر آنے لگا جب دور سے کعبہ قدم بوسی میں ہم کرنے لگے اس کعب کو سجدہ	
وَلَا یہ کعبِ محبوبِ خداے بندہ پرور ہی اگر وہ مسجدِ خالق ہے یہ مسجد کا منبر ہے	وہ کعبہ سجدہ گاہِ خلق ہے اللہ کا گہر ہے قدم سے منبرِ کعبہ پہ یہ کعبِ تمہید ہے	۳۸۲
	فضیلت اس کی ثابت ہو گئی کعبے کے منبر پر	

سلا م کب و صیفی ۱۲

یہ محبوب خدا ہے اور وہ عاشقِ پیہر پر

قدم مبارک

قدم بوسی کے صدقے میں **و لا رازِ قدم پایا** اسی بوسے سے تصویرِ قدم کا پڑ گیا پایا
ہو جب خاکِ پا۔ نقشِ قدم کا لطف ہاتھ آیا ^{۳۸۳} رسنے پر قدم قوسِ قدم کا ہمہ تھا سایا

وضو کرنے لگے جب آپ ہم تھے سامنے حاضر

جہی تھیں اپنی آنکھیں ہم سہرا حاضر و ناظر

پنجپاے مبارک و پاشہ مبارک

و لا رازِ اقامت ہے یہی ایڑی ہی پنجبہ ^{۳۸۴} مقامِ حسنِ قیامت ہے یہی ایڑی ہی پنجبہ
ویلِ استقامت ہے یہی ایڑی ہی پنجبہ حسینو کنی قیامت ہے یہی ایڑی ہی پنجبہ

قیامت کیون ہو قائم اسی پنجے کی ٹھوکر سے

قیامت ہے ہر اک انگلی کفِ میدانِ محشر سے

کفِ پاے مبارک

کفِ پاکہ - خمِ نازک نظر آتا تھا پنجے سے ^{۳۸۵} گزر جاتی تھیں جہیلین اس پلِ نازک کے نیچے سے
نظر آتا تھا وہ دریائے رحمت کے کنارے سے عیان تھی پاداری لے و لا اس پل کے پائے سے

انھیں قدموں کا صدقہ ہے کہ وہ سردار ہے اپنا

لے ناخن بندان کتاب
از حیران و تعجب ۱۲
لے دیبکث دن بر
پیر سے شامہ آن کر ۱۱

	اسی پل کی بدولت آج بیڑا پار ہے اپنا	
	ناخن پاے مبارک	
ہلال چرخ قربان خم پہ تیرے ناخن پا کے ۳۸۶ ہے ناخن گیر حیران خم پہ تیرے ناخن پا کے	فدا ہوے قربان خم پہ تیرے ناخن پا کے تصدق تیج بر آن خم پہ تیرے ناخن پا کے	
	تعجب سے ہوئے ناخن بندان چارون بیچارے پڑے ہیں ناخنوں میں میل ہیں ناخن کے یہ سارے	
	نعلین مبارک	
فدا نعلین اطہر پر یہاں اپنے دل جان میں ۳۸۷ تصدقے والا س بند پر سارے بخندان میں	ولا نعلین اقدس کچے قدم پہ قربان میں چرخ بردار ہیں ہم اپنی اس خدمت نیاز میں	
	گزارم دیدہ پیش اوچو بر نعلین بکشا ید کشم از چشم خود نعلین اچون خانہ باز آید	
	رفتار مبارک	
ترے زیر قدم ہی آسمان پر تھا دماغ اُس کا ۳۸۸ فلک تھامے ہے تھا سر پہ تیرے ہر کا چھتا	یہاں رفتار اقدس سے زمین کو وہ طار تھا وہ خود چلنے لگی آگے ادب کا یہ تقاضا تھا	
	حسینانِ جہان اس راہ پر انکھیں کھاتے تھے	

	ہمیں انجیلیوں سے بہاؤ چلنے کا بتاتے تھے	
تیرے پیرو میں سارے ساکھانِ غلامِ غفل بہک کر چلے جو چال سے تیری ہوئی غفل	۳۸۹	تصدق میں ہی فقار پر اسے مہرب کرال تیرے نقش قدم پر چل رہے ہیں جملہ اہل دل
	شریعت ہاتھ میں تیرے تو قدیم زمینِ طریقت تھی شریعت میں طریقت اور طریقت میں شریعت تھی	
جسے رہتے تھے مسک پر قدم یہ اقتدار کا مڑوب سامنے چلتے صحابہ یہ وفات کا	۳۹۰	لگے رہتی تھی دائم راہ پر یہ تھا شعار ان کا جھکی رہتی تھی گردن چال میں یہ انکسار ان کا
	قدم آہستگی کے ساتھ رہ رہ کر اٹھاتے تھے سرافرازاںِ عالم جن کے آگے سر جھکانے تھے	
	خاتمہ سراپا	
یہی نقشِ شمال بن گیا سراپا تیرا ترامداح اس تاریخ سے بس ہو چکا تیرا	۳۹۱	سراپا ہو گیا تیرا محبوبِ خدا تیرا ترے دربارِ عالی میں قصیدہ خوانِ دلالتیرا
	دعا یہ ہے سراپاؤں پہ ہو اسکو شرف حاصل ترامداح نامی ہو ترے خدام میں داخل	
ملائیے۔ اہل جنت اسکو نقشِ جو رہتے ہیں	۳۹۲	سخنِ خدا اس سراپا کو سراپا نور کہتے ہیں

تجلی سے کلیم اللہ شمع طور کہتے ہیں	سراپا رسول اللہ سے جہور کہتے ہیں
کوئی کہتا ہے تصویر پری اور کوئی حرر اسکو کہا ہے صاحب لولاک نے تصویر نور اسکو	
وَعَا	
یہی ہے التجا میری خداوندِ قدرت رہوں جب تک میں دنیا میں ہے قائم مری صحت	صلے میں اس سراپا کے عطا ہو مجکو نعت اگر ہو جائے اس دُنیا سے فانی سے مری حلت
رسول اللہ کے خدام میں پاؤں جگہ ایسی کہ جس کا جائزہ ملجائے اس عالم میں جیتے جی	
رہے جب تک چمک عارض کی ریب و تمانہیں الہی جب تک اعضا میں قائم جسم انسان میں	دک جب تک ہے میرے خدا لولہ و دندان خداوند رہے جب تک تعلق جسم اور جان
سخندانِ عالم میں سخن فہمی رہے یا رب جہان میں قدر قائم محنتِ سخی کی ہے یا رب	
مضامین سخن میں اور جب تک بلاغت ہو سخن سخی میں جب تک یا خدا وصف فصاحت ہو	بلاغت میں الہی جب تک حسنِ کنایت ہو فصاحت میں خدایا جب تک لطفِ لطافت ہو
سیرِ آراے ملکِ نظم عثمانِ سخنور ہو	

	نظامِ سلطنت نظم کو اکب کے برابر ہو	
رہیں جوہر میں یارب جب تک لعل بدخشانی	۳۹۶	رہیں معدن میں جب تک الہی جوہر کافی زمین پر بحر ہو جب تک الہی بحر میں پانی
	سخنِ سخنِ نامِ آوریہ بارانِ گہر سے بھریں وہ اپنا دامن دستِ عثمانِ مخمور سے	
شبستان پر رہے پرتو فلک جب تک یہ نور	۳۹۷	رہیں جب تک الہی آسمان پر تیر و اختر رہے اوجِ فلک پر حکمران جب تک شہِ خاور
	رہے قائم دکن کی سلطنت میں درِ عثمانی شہِ عثمان سے روز افزون ہی قدرِ غدنی	
رہے سنبل میں جب تک یاخدا چرخِ و خم کا کل	۳۹۸	رہے کاش میں جب تک عاشقِ لعلِ سابل الہی جب تک بو باغ میں بلبل کو عشقِ گل
	جھڑیں مٹھ سے سخنِ سخن کے یارب بھل چل مین شگفتہ دل میں اس خسر و آصف کی دولت میں	
سخنِ سخن سے اسکی ہو عیان ہر ایک کا جوہر	۳۹۹	رہے یارب سخن کا قدر دان عثمانِ نامِ آود الہی اُسکے ہاتھوں سے صلے پائیں سخن پرور

	<p>قبائین گنگوٹن ایسے خوشی سے پھول جائیں ہم سلاطین سلف کی قدر دانی بھول جائیں ہم</p>	
<p>اسی دولت سے پاتا ہوں طیفہ حُسنِ خدمت کا دعا گو ہوں سراپا میں تیرے لطف و عنایت کا</p>	۴۰۰	<p>نمکِ پرور وہ دولت ہوں شاہِ اس بایست کا مرا حُسنِ طلب ہی حُسن ہے تیری سخاوت کا</p>
	<p>طفیل سرورِ ابرار تیرے بخت یا ور ہوں ترے حامی ابو بکر و عمر عثمان جید رہوں</p>	
<p>تمام شد</p>		

شکرانہ قطعات تاریخ بحساب ہذا

میں اُن شعراے نازک خیال کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کمال مہربانی سے اس کتاب کے متعلق قطعات تاریخی عنایت فرمائے جنکے اسمائے گرامی ذیل میں عرض کئے جاتے ہیں

نشان سلسلہ	تخلص	نام
۱	۲	۳
۱	ابر	عالیجناب مولوی محمد واحد علی صاحب انڈر سکریٹری فرمانروا دہلی رپورٹ
۲	اثر	عالیجناب مولوی سید سجاد علی صاحب طفیفہ یاب دوم تعلقہ اری سلطنت آصفیہ۔
۳	اختر	عالیجناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی معتمد و ناظم امور مذہبی سلطنت آصفیہ۔
۴	امیر	عالیجناب مولوی میر حسن علیخان صاحب منصب دار و جاگیر دار ملک سرکار عالی۔
۵	انجم	عالیجناب نواب سید بہادر حسین خان صاحب نیشاپوری۔ لکھنوی
۶	انور	عالیجناب مولوی محمود احمد صاحب مینائی خلف الرشید حضرت اختر مینائی۔
۷	جلیل	عالیجناب نواب فصاحت جنگ بھادور جلیل القدر استاذ السلطان
۸	سما	عزیزی مولوی حبیب اللہ صاحب بن مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم ناظم عدالت

۹	شکست	عالمجناب مولوی میر کاظم علی صاحب بلگرامی لمینڈر شیخ حضرت امیر مینانی ^{مغفور}
۱۰	عاصی	عالمجناب مولوی سید عبدالرزاق صاحب شش جہ جاگیرات عالمجناب نواب فخر الملک بجاور۔
۱۱	عشق	عالمجناب مولوی حبیب اللہ صاحب ناطی۔ جاگیر داخلہ طور صوبہ مدراس
۱۲	علامی	عالمجناب مولوی فصیح الدین احمد خان صاحب ایچ۔ سی۔ ایس۔ معتمد سرکار عالی صنیعہ مالگزار۔
۱۳	فاضل	عالمجناب مولوی سید غلام جبار صاحب رکن مجلس عالیہ عدالت سرکار عالی
۱۴	قادر	عالمجناب مولوی قادر حسین صاحب اروغہ فاش خانہ صرف خاص مبارک
۱۵	قاصد	عالمجناب مولوی فاضل ابوطیب محمدی صاحب کیل ہائیکورٹ سرکار عالی
۱۶	قیصر	عالمجناب مولوی سید ابوالحسن صاحب تعلقدار کورٹ آف اردو سرکار عالی
۱۷	محمود	عالمجناب مولوی سلطان محمودی الدین صاحب ناطی کیل ہائیکورٹ سرکار عالی
۱۸	نیر	عالمجناب مولوی نور الحسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ یادگار حضرت ^{موجود}
۱۹	واقف	عالمجناب مولوی حکیم امتیاز حسین صاحب ابوالعالی طیب سلطانی۔
۲۰	وفا	برخوردار مولوی کن الدین احمد صاحب ناطی ابن مصنف کتاب ہذا
۲۱	ہاتف	عالمجناب مولوی حاجی حکیم عاشق حسین صاحب ابوالعالی

حضرت آبرو علیجناب مولوی محمد واحد علی صاحب اندر سکریٹری فرمانرواے ریاست امپور:

وادرے طبع والا کا حُسن حیرت آفرین	جسکے آگے ذکرِ حُسنِ حور سترتا سر قصور
وہ سراپا ہے شہِ بطحا کیا ہے اسے نظم	ہو رہا ہے جس سے زورِ کلک قندرت کا ظہور
چُست بندش ہے بنا ہر شعر اک چوٹی کا شعر	دلکشی سے حُسنِ مضمون غیرت کیسویں حور
عالمِ انوارِ رحمت صفحہ کا غدیہ ہے	واوی ایمن مین یار و شنائی ہر شمع طر
کہنچیا مشکل تھا نقشہ حُسن احمد کا مگر	فکر پر نور و آلائے کبچیدی تصویر نور

۱۹۱۹ء

حضرت اختر علیجناب مولوی سید سجاد علی صاحب طیفیاب حُسن خدمت و م تعلقہ داری
سلطنت آصفیہ

بارک اللہ طبع وقت و ولا	کر لیا سرمایہ دارین خوب
برزخ علم و غمسل پایا تجھے	دین و دنیا کے ملے قوسین خوب
شاعری کا لطف ہے اور نعت مین	کر دکھایا مجمع البحرین خوب
بول بالا ملک و مالک کا رہے	ہے مبارک یہ قرآن سعدین خوب
مصرع تاریخ اثر کرتا ہوں نذر	ہے سراپا ہے شہِ کونین خوب

۱۳۳۸ھ

حضرت اختر علیجناب مولوی لطیف احمد صاحب مینائی معتمد و ناظم امور مذہبی

سرکار عالی

<p>شکلتا ہے رنگِ عقیدت سخن سے یہ ہے چشم بد و دور وہ نعت جس کو سراپا ہے پر نور کا صفحہ صفحہ کلامِ درخشان کے پردے میں گویا مصنف نے ایسا دکھایا ہے نقشہ سراپا نگاری کی غایت یہی ہے یہ ہے اسکے پھیننے کی تاریخِ آخر</p>	<p>وَلَا کُوْمَ بَارِکْ تُو لَّا سَ سَرُوْر لکھاتے ہیں آنکھوں سے شیلے سرور ہے آئینہ روئے زیبائے سرور چمکتی ہے برقِ تجلایں سرور کہ آنکھیں ہیں محو تماشا سرور بڑے ذوق و شوق و تمنائے سرور لکھا ہے تکلف سراپا سرور</p>
<p>حضرت امیر۔ عالیجناب میر حسن علیخان صاحب منصب دار و جاگیر دار سرکار عالی لکھا و لانا نے حلیہ پر نور مصطفیٰ ہاتھ نے سال طبع کہا اسکا اے امیر</p>	<p>مقبول لا کلام ہے مومن کی جان ہے کیا فخر انبیاء کا سراپا بیان ہے</p>
<p>حضرت انجم۔ عالیجناب نواب سید بہادر حسین خان صاحب نیشاپوری لکھنوی خلق میں پھیلا ہوا ہے آجکل نور و لا نذر انجم ہے یہ اس کا قطعہ تاریخ طبع</p>	<p>ہو گیا شائع دکن سے اب سراپا حضور آئینہ ہے طور کا یہ جلوہ تصویر نور</p>
<p>حضرت انور۔ عالیجناب مولوی محمود احمد صاحب مینائی خلف الرشید حضرت اختر مینائی سخن میں عجب رنگ تاثیر ہے</p>	<p>سراپا ہے یا نقشِ تسخیر ہے</p>

<p>ہر اک نقطہ ہے خال رخسارِ حور معانی وہ روشن بین جنس پرستار کبھی کلک انور نے تاریخِ طبع</p>	<p>ہر اک سطر زلفِ گرہ گیر ہے مہ و مہر و انجمن کی تنویر ہے شفیع الامم کی یہ تصویر ہے</p>
<p>حضرت جلیل۔ علیحجاب نواب فصاحت جنگ بجا۔ عیسیٰ اللہ رہا و السلط یہ نعت پاک کیا و کشف ہے دلچسپ و دلکش زہد مدحت طرازی زیور گلہائے مضمون یہ وہ شعرا رنگین ہیں جنہیں پیش نظر کہنا یہ وہ آئینہ جذبات ہے جس سے مصطفیٰ کا تعالی اللہ سراپا ہے یہ اس نور مجسم کا زبانِ حال سے نظم واکہتی ہے حضرت سی جلیل ہر جلیہ منظوم کی تاریخ لکھ تو یہی</p>	<p>سرورِ جان کی قلوب پر آئینہ نکھاتا ہے عروسِ نظم کو فکر و لائے کیا سنوارا ہے ریاضِ خلد کی ہے سیرِ بحر و کانٹا ہے خلوصِ ل نمایان ہی عقیدت آشکارا ہے جو رحمت کا ذریعہ ہے جو بخشش کا سہارا ہے صلہ اسکا نگاہِ رحمت کا اک اشارہ ہے سراپا ہے رسولِ پاک کیہ کتنا پیارا ہے</p>
<p>جناب سماء۔ غزنوی حبیب اللہ صاحب ناطلی ابن مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم ناظم عدالت</p>	
<p>ولائے خوب لکھا یہ سراپا سمانے نور کی تاریخ لکھی</p>	<p>سراپا آئینہ ہے حسنِ مضمون سراپا نور تصویرِ ہمایون</p>

حضرت شوکت - عالیجناب مولیٰ میر کاظم علی صاحب بگرامی - شاگرد رشید حضرت

امیر مینائی مغفور

ہے معجزہ نبی کا اس میں بھی ظہور

اعجاز - سراپا ہے یہ تصویر نور

آتا ہے سب اپا میں نظر جلوہ حور

کیا نور کی تاریخ کبھی شوکت نے

حضرت عاصی - عالیجناب مولیٰ سید عبدالرزاق صاحب سشن حج جاگیر ات

عالیجناب نواب فخر الحاکم بجاور

ہے فصیح و بلیغ و پر شوکت

لیکن اسمین ولانے کی جدت

عاصی اردو پہ آسکی ہے منت

کیون نہو شاعر و لکھو پھر حیرت

اور مضامین کی ہے کیا فعت

اور دیکھو زبان کی قوت

کہ سراپا ہے آیت رحمت

یہ سراپا شہر دو عالم کا

یوں تو اوروں نے بھی کیا ہے نظم

اس سے اب مفتخر زبان ہوئی

ہے نئے طرز کا سراپا بھ

کمیسی کسی نئی ہینش بیہین

استعارہ ہر ایک تازہ ہے

فکر تاریخ تمھی تو آئی ند ا -

حضرت عیسیٰ - عالیجناب مولیٰ حبیب اللہ صاحب ناطلی جاگیر دار ضلع ٹکڑو صوبہ راج

آخر آمد ز پس پر وہ تفتیر - بسا ز

بتدا محمد ہر آن چیز کہ خاطر می خواست

<p>اے وِلا آپ نے کیا خوب سراپا لکھا ہم نے دیکھے ہیں مانے میں سراپے اکثر چشم بد و ور یہ تصویر نبی نورانی ہو بہو عاشق و معشوق کی تصویر پرتہ بندش حسن مضامین کا بھلا کیا کہنا سال تاریخ کی تھی فکر تول نے اس عشق</p>	<p>واہ اس میں بھی نیا رنگ نہرا لا انداز و حقیقت یہ سراپا ہے سراپا ممتاز بارک اللہ عجب نقش عجب ہے پرواز ہے کہیں ناز و تعلق تو کہیں عجز و نیاز ہے فصاحت میں بہم فطنت و باغت و سنا کہدیا (نور کی تصویر) (سراپا اعجاز)</p>
<p>حضرت علامی - عالیجناب مولوی فصیح الدین احمد خان صاحب ایچ۔ سی۔ ایس۔ مستند سرکار عالی صیغہ مالگزار می</p>	
<p>واہ کیا اچھا کیا یہ کام تم نے اے وِلا اسکو گر کہئے سراپا یہ سراپا نور ہے اک ان میں کہا دو گنا حضور شاہ سے یون تو اس دنیا میں کر ہی رہیگی اسکی قدر نور کی تاریخ علامی نے لکھی فی البدیہ</p>	<p>اس سراپاے مقدس کی و شہرت و درود یہ اگر تصویر ہے نقشِ پری - تصویرِ حور اے وِلا اس کا صلہ پا کر ہو گے تم ضرور پر جزا پاؤ گے تم کچھ اور ہی یوم الغفور واہ کیا اچھی چھپی یہ ولر یا تصویر نور</p>
<p>یہ اعجاز ہے حلیہ پاک - میں</p>	<p>سراپا ہے تنویر نور نبی</p>

کہا میں نے فاضل سراپا کا سال	قصیدے میں تصویر نور نبی ۱۳۳۸ھ
حضرت قادر۔ عالیجناب مولوی قادر حسین صاحب دارونہ فراش خانہ مبارک	
خوب کہیں غریز جنگ نے خوب	سور کائنات کی تصویر
اس سراپا کا سال ہے قادر	سورہ نور کی ہولی تفسیر ۱۳۳۸ھ
حضرت قاصر۔ عالیجناب مولوی فاضل ابوطیب محمد یحییٰ صاحب کیل ہائیکورٹ	
نور احمد کا یہ سراپا ہے	ہے ہر اک حرف سے عیان تصویر
کیون نہ چمکے یہ مصحح تاریخ	ہے یہ تصویر نور ماہ منیر ۱۳۳۸ھ
حضرت قیصر۔ عالیجناب مولوی سید ابوالحسن صاحب تعلقدار کورٹ آف وارٹس	
حقیقت میں تصویر ہے نور کی	بڑی ہی اس سراپا سے توقیر نور
کتا بی ہے چھوہ تولب ہین ورق	لبون پر خطا لب ہے تحریر نور
جبین پر کہنچی بنکے تصویر پاک	وہ ابروے خمدار شمشیر نور
سراپا منور ہے چشم منیر	ہے نور علی نور تنویر نور
اسی نور عارض کا مصحف ہے نام	منور بنی خط سے تفسیر نور
اسی کی بدولت زمانے میں آج	مقدر سے چمکی ہے تقدیر نور
کہی اسکی تاریخ قیصر نے خوب	سراپاے کامل وہ (تصویر نور) ۱۳۳۸ھ

حضرت محمود۔ عالیجناب مولوی سلطان محمود علی الدین صاحب ناطلی وکیل (ایکورٹ	
یہ سراپا ہے رسول پاک ہے	یا ہے لوح عشرش کی تصویر نور
عرض کی محمود نے تاریخ طبع	پاک و نورانی ہے یہ تصویر نور ۱۳۳۸ھ
حضرت نصیر۔ عالیجناب مولوی نور الحسن صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ یادگار حضرت محسن مرحوم	
سراپا یہ بے مثل ہے اے ولّا	ہوئی جسکی شہرت بڑی دُور دُور
کہی فکر نصیر نے تاریخ طبع	کہنچی ہے یہ تصویر گلزارِ نور ۱۳۳۸ھ
حضرت واقف۔ عالیجناب مولوی حکیم امتیاز حسین صاحب ابوالعلمائی طیب سلطانی	
لکھتا ہے سراپا ہے رسول اکرم	کیا خوب کیا کام ولّا نے کیا خوب
واقف سن فصلی مین کہو سال طبع	ہے نور کی تصویر سراپا محبوب ۱۳۲۹ھ
وقف۔ برخوردار مولوی رکن الدین احمد صاحب ناطلی فرزند ولّا تلمیذ حضرت اختر مینائی	
رسول خدا کا سراپا ہے یہ	ہو اس کا شجرہ بہت دُور دُور
کوئی اس کو کہتا ہے نقش پری	کوئی اسکو کہتا ہے تصویر حور
سمجھتا ہے کوئی اسے مہر و ماہ	سمجھتا ہے کوئی تجلا سے طور

کسی کا نہیں اس میں کوئی قصور	وفا اپنی اپنی سمجھ اپنے ساتھ
سراپا میتر ہے تصویر نور ۱۳۳۸	کہا ہاتھ غیب نے اس کا سال
حضرت ہاتھ - عالیجناب مولوی - حاجی - حکیم - عاشق حسین صاحب ابوہلالی	
جان فداے قدر غنائے رسول اکرم ہے ولا محو تجلای رسول اکرم دلہین پنہان تھی تمناے رسول اکرم حلیہ حسن دل آراے رسول اکرم اسکو پاتا ہے جوشیلاے رسول اکرم	دلِ نثارِ رخ زیبای رسول اکرم ہے ولا والد و شیداے رسول اکرم یک بیک محفلِ عشاق میں بے پردہ ہوئی جب لکھا اپنے کاغذ ورقِ مہربنا اپنی آنکھوں سے کیلجے سے لگا لیتا ہے
مر جانا نور سراپاے رسول اکرم ۱۳۳۸	سنہ طبع کرو عرض ولا سے ہاتھ

ختم شد
محمد

دستخط مصنف

تصحیح الاغلاط

تصحیح	غلط	نشان خط	نشان صحیح
۴	۳	۲	۱
باد	اد	۱۳	۲۵
قبسم	تبسم	۱۲ حاشیہ	۳۹
آلے	آلہ	۴	۴۰
موتی	موتے	۱۳	۴۹
ہین	ہین	۱۰	۵۰
غنجیہ	غنجیہ	۲	۶۲
قدرت مین	قدرت	۱۳	۹۱

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
آئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
گورنر میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔
